مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

صحیح بخاری جیسی مستند معتبر اور مقبول عام کتاب

صحیح مسلم مترجم

۱۳۷۷ھ
۱۹۵۷ء

مع شرح نووی

امام مسلم رحمہ اللہ کی جمع کردہ بارہ ہزار احادیث نبوی کا قابل قدر و بیش بہا مجموعہ

اصل عربی مع مقابل اردو ترجمہ از حضرت مولانا وحید الزمان صاحب

جو صحت و طباعت میں بے مثل و بے نظیر ہے

چھ۶ جلدوں میں کامل

جلد پنجم ۵

طابع و ناشر

مکتبہ شعیب * آرٹیلری میدان ۱/۱ * برنس روڈ کراچی ۱/۱

رعایتی ھدیہ فی جلد ۸ روپے

فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم ۵

کتاب شکار اور

تمت بالخیر والعافیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

جہاد اور سفر کا بیان

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْئَلُهُ عَنِ الدُّعَآءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَىَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِى الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَآءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَا سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ اَلْبَتَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِىْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

ترجمہ:- ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضرور ہے انھوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا (جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے ان کے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبد اللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے۔

فائدہ:- نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا۔

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَامِيرِ الْاِمَامِ الْاُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ وَوَصِيَّتِهِ اِيَّاهُمْ بِاٰدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا - امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے۔ اور ان کو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَتَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ

ترجمہ :- بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں)، تو خاص اس کو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا، اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنی ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں میں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ ان سے پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک بات ہے ان تین باتوں میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ ان سے (یعنی ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لئے اور کہدے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو مہاجرین کے لئے ہے وہ ان کے لئے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہوگا (یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کریں تو کہدے ان سے وہ جنگلی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں

أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ إِسْحَاقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي أَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ

کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو مان لے اور باز رہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنے اور اپنے یاروں کی پناہ دے کس لئے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ والوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لئے کہ تجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں

حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاویں تو ان کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاویں گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام مسلمانوں کی جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں گے۔ جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاویں گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاویں گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملے گا جن کو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے واسطے ہے اور ان کو صدقات میں سے نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی کوئی دلیل نہیں انتہی مختصراً۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاوے گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر میں مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھہر جاوے اور مالک کے نزدیک سونے والوں پر چار دینار ہیں اور چاندی والوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور امام ابو حنیفہ اور احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک مالدار

پراڑتالیس درہم ہیں اور متوسط پر چوبیس اور فقیر پر بارہ انتہیٰ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا أَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ ترجمہ وہی جواوپر گذرا۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

ترجمہ:۔ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے صحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

فائدہ:۔تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا خوب نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضرور ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں اور نومسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہوں کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو محو کر دیتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

ترجمہ:۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔ ترجمہ وہی جواوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

ترجمہ:۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الْغَدْرِ ——— عہد شکنی حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جائے گا یہ دغابازی ہے فلانے

ابنِ فُلاَنٍ - کی جو فلانے کا بیٹا ہے۔

فائدہ :- امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لئے بازار میں جھنڈا کھڑا کرتے، دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاص کر اس شخص کے لئے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دغابازی سے ہزاروں خلق اللہ کو نقصان پہنچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونوں دغابازیاں مراد ہو سکتی ہیں ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کا فریب دے یا جو امانت اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کے حق کو ادا نہ کرے یعنی عدل اور انصاف نہ کرے خلق اللہ کو آسائش اور راحت نہ دلوے ان کے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهٗ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ -

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانٍ

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاوے گا کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ -

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اس کی شناخت ہوگی

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ :- ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن -

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيْرٍ،

ترجمہ :- حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے لئے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑھ

عَامَّتِہٖ۔ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دغابازی کرے۔

فائدہ:۔ کیوں کہ اس کی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اس سے ایک یا دو شخصوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِی الْحَرْبِ : لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَۃٌ

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

:۔ یعنی جنگ میں عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغابازی نہیں ہے کیونکہ دغا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقتاً جھوٹ بھی درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَۃٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری۔

بَابُ کَرَاھَۃِ تَمَنِّیْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ

جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

فائدہ:۔ اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو۔

عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ کِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَکَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ حِیْنَ سَارَ اِلَی الْحَرُوْرِیَّۃِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ:۔ ابوالنضر سے روایت ہے اس نے کتاب پڑھی عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے لکھا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیوں کے پاس جو حروراء میں رہتے تھے ان سے لڑنے کو، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب

قَامَ فِیْهِمْ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ۔

ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے نیچے سایہ کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ

دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئیں تھیں ۵ھ ہجری میں اور آپ خندق میں تھے) تو فرمایا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بھگا دے ان جتھوں کو یا اللہ بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ۔ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ مُجْرِیَ السَّحَابِ ــــ (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ

ترجمہ:۔ انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

فائدہ:۔ اس سے تسلیم ہے تقدیر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ تعالیٰ نہیں ہے نہ اس کی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپ نے یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

بَابُ تَحْرِیْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ

لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت پائی گئی

اِمْرَأَةٌ وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے .... جس کو مار ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتوں اور بچوں کے مارنے سے۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کیے جاویں اسی طرح ضعیف بوڑھوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہوں ورنہ قتل کیے جاویں اور نصرانی درویشوں کے مارنے میں اختلاف ہے مالک اور ابوحنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاویں گے اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک کیے جاویں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ — ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

رات کو اگر چھاپا ماریں تو عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہ ہو

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ

ترجمہ :۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کے چھاپے میں مارے جاویں اسی طرح عورتیں اون کی آپ نے کہا وہ ان میں داخل ہیں۔

فائدہ :۔ یعنی دنیا کے حکم میں اور ان کا شمار کافروں میں ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہ ہو سکے تو بڑوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جاویں تو کسی پر گناہ نہیں ہے اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہیں تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ ۔

ترجمہ :۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے میں مشرکوں کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ خَيْلًا أَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ۔

ترجمہ :۔ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ کریں اور مشرکوں کے بچے مارے جاویں آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے باپوں میں سے ہیں۔ (یعنی مشرکوں میں سے)

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيقِهَا

کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللّٰہ عنہ اَنَّ رسولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَۃُ زَادَ قُتَیْبَۃُ وَابْنُ رُمْحٍ فِی حَدِیْثِهِمَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْهَا قَائِمَۃً عَلٰٓی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیئے اور کاٹ ڈالے جن کو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اس لئے کہ رسوا کرے گنہگاروں کو۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے درخت کاٹنا یا جلانا اسی طرح ان کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابوبکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابوثور کے نزدیک درست نہیں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰی سَرَاةِ بَنِی لُؤَیٍّ حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ ۔ الخ

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیئے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ شعر اسی باب میں ہے ترجمہ اس کا یہ ہے سہل ہوا بنی لوی کے شریفوں اور سرداروں پر جلانا بویرہ کا جس کے انگارے اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیئے ۔

بَابُ تَحْلِیْلِ الْغَنَائِمِ لِهٰذِهِ الْاُمَّۃِ خَاصَّۃً

اس امت کے لئے خاص لوٹ کا حلال ہونا

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ

:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا

احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امراۃ وھو یرید ان یبنی بہا ولما یبن ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا آخر قد اشتری غنما او خلفات وھو منتظر ولادہا قال فغزا فادنی للقریۃ حین صلوۃ العصر او قریبا من ذالک فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللھم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی قبیلتک فبایعتہ قال فلصق بید رجلین او ثلاثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم قال فاخرجوا لہ مثل راس بقرۃ من ذھب قال فوضعوہ فی المال وھو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رای ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا۔

میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اس کی چھت بلند نہ کی ہو۔ اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ ان کے جننے کا امیدوار ہو۔ (اس لئے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اس کو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آ جاوے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا۔ اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھ سے پھر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے پھر اس قبیلہ نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انھوں نے کہا بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر۔ وہ بھی اس مال میں رکھا گیا۔ (جو جلانے کے لئے رکھا تھا) زمین پر اور انگارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو اور ہم سے پہلے کسی کے لئے لوٹ درست نہیں ہوئی۔ اور ہم کو درست ہوئی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لئے لوٹ کو۔

فائدہ :- یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ شام کے ملک میں اریحا شہر میں لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی دعا سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ فتح ہو گئی۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا اپنے اگلے مقام پر یا ٹھہر گیا اسی جگہ جہاں تھا یا اس کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں معجزہ ہیں اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی دوبارہ آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر کیا اس کو طحاوی نے اور کہا کہ اس کے راوی ثقہ ہیں دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی اس کو یونس بن بکیر نے سیرہ بن اسحاق کی زیادت میں نقل کیا ہے اور حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگوں کو اور جانور اور مکان والوں کو جہاد میں نہ لیا کیوں کہ ان کا دل لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور اگلی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا ان کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیموں کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانوں کے ریاضی میں جو انھوں نے یونانیوں سے حاصل کی یہی ثابت ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیئات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہو کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا کیونکہ شمس ظاہر میں چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے معلوم ہوتے ہیں اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہ چلے جانے سے یا دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ شریف میں موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہو کہ خدائے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ کے گولے سے کئی حصہ زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ٹھہرانے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہیں جن کی عقلیں ضعیف ہیں یا وہ بخوبی غور نہیں کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزاروں لاکھوں حصہ بڑے ہیں پیدا کئے اور وہ سب اپنی مقرر راہوں میں گھوم رہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادھر یا ادھر ہٹے یا دوسرے سے لڑ جاوے کیا اس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کو تھام دیوے یا ان کی حرکت خفیف کر دیوے افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہیں کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دھوکے میں نہ پڑتے۔

بَابُ الْاَنْفَال : لوٹ کے بیان میں

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَخَذَ اَبِیْ مِنَ الْخُمُسِ سَیْفًا فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِیْ هٰذَا فَاَبٰی قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ

ترجمہ :- مصعب بن سعد سے روایت ہو انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے خمس میں سے ایک تلوار لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجھ کو بخشیے آپ نے انکار کیا

قُلِ الْاَنفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ) یعنے پوچھتے ہیں تجھ سے لوٹ کے مالوں کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے ہے۔

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَرْبَعُ آيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ اُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنفَالِ قُلِ الْاَنفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۔

ترجمہ:۔ مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب میں چار آیتیں اتریں ایک بار ایک تلوار مجھے ملی۔ لوٹ میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی میں نے کہا یا رسول اللہ وہ مجھے عنایت فرمایئے آپ نے فرمایا اس کو رکھدے پھر میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکھدے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ تلوار مجھے دیدیجئے کیا میں اس شخص کی طرح رہونگا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا رکھدے اس کو جہاں سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اتری (يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنفَالِ قُلِ الْاَنفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ)

فائدہ:۔ سعد نے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے (وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ) اخیر تک اور پہلی آیت کا منسوخ یہ تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پھر دوسری آیت سے ایک خمس اس کا اللہ اور رسول کے لئے ٹھیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت کا اور بعضوں نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم میں سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیوے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص سریہ کے لوٹ میں ہے دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نووی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا كَثِيْرًا فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے اونٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہاں سے دیا جاوے گا آیا اصل لوٹ سے یا اس کی چار خمس میں سے یا خمس کے خمس میں سے اور شافعی کے تینوں قول ہیں اور صحیح

یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس میں سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابوحنیفہ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور کے نزدیک اصل لوٹ میں سے دیا جاوے گا۔ اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے جن لوگوں کو مناسب سمجھے دیوے چنانچہ ابن عمرؓ نے جو یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملا نہ سب لوگوں کو سریہ کے (نووی مختصر)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ فِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوَى ذٰلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا بَعِيرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ ——— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے سن اونٹ کو

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ ——— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِي ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب مالوں میں واجب تھا۔

بَابُ اِسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيلِ

قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ جَلِيسًا لِاَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ۔

:۔ ابومحمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابوقتادہ کے کہا کہ ابوقتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے)

فائدہ :۔ یہاں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے متابعات کو ذکر کیا۔

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ

ترجمہ :۔ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے۔ جیسے آگے آتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَیْنٍ فَلَمَّا الْتَقَیْنَا کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَیْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَیْہِ حَتّٰی اَتَیْتُہٗ مِنْ وَّرَائِہٖ فَضَرَبْتُہٗ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِہٖ وَاَقْبَلَ عَلَیَّ فَضَمَّنِیْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْہَا رِیْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِیْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَةٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَلَبُ ذٰلِکَ الْقَتِیْلِ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنْ حَقِّہٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَاہَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَعَنْ رَّسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِہٖ

ترجمہ :۔ ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں جمع رہے) پھر میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو) میں گھوم کر اس کی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ میں اس نے مجھ کو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی بعد اس کے وہ خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا انھوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اس کا وہی لیوے۔

ابو قتادہ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گواہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لئے کون گواہی دے گا میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ میں نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہیں ابو قتادہ یا رسول اللہ اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجئے ان کو اپنا حق مجھے دیدیں یہ سنکر

إِيَّاهُ فَأَعْطَانِي قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ أُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ أَسَدًا مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ لَأَوَّلُ مَالٍ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابوقتادہ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے (اس سامان میں سے) زرہ کو بیچا اور اس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں اور لیث کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

فائدہ :- یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔ یہ آپ نے رغبت دینے کے لئے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لئے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے میں تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابوثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک یہ سامان مال غنیمت میں شریک کیا جاوے گا اور اس میں سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم ایسا دیوے تو قاتل ہی کو ملے گا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ضُبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صُبیغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جس کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابوقتادہ کے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

:- عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دبایا اور کہا اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ۔

ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جبتک ایک نہ مرلے جس کی موت پہلے آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اس کے ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تلواروں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو مارا ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کرلیں وہ بولے نہیں تب آپ نے دونوں کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اس کا سامان معاذ بن عمرو ہی کو دلایا۔ کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تھا گو دوسرے نے بھی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جس کو چاہے مقتول کا سامان دلوے اور امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل کے قاتل نے عفراء کے دونوں بیٹے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ

ترجمہ:۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن الولید نے (جو سردار تھے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو

لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُدْفَعْهُ اِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ اُمَرَائِيْ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا اَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ ۔

عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تھا یا رسول اللہ (میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ نے فرمایا دیدے اس کو پھر خالد عوف کے سامنے سے نکلے اور ان کی چادر کھینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نا۔ (یعنی خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے خالد مت دے اس کو اے خالد مت دے اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھکر حوض پر لایا انھوں نے پینا شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف (یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لئے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر ہیں (یعنے بدنامی اور مواخذہ ان سے ہو)

فائدہ: ۔ یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو ۸ھ ہجری میں ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر طیار سردار ہیں اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہیں۔ چنانچہ موتہ میں جو شام میں ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینوں سردار شہید ہوئے آخر خالد ابن الولید مسلمانوں کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھ تلواریں ان کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں۔ خوب لڑے جب خدائے تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شمار میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف کے طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفعہ کیا اور ان کی بات رکھلی تاکہ مسلمان سرداروں کی اطاعت کریں اور سرداروں کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبحی کے حق کو کیسے رد کا اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے بعد کو دیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اس کا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اس میں مصلحت بھی تھی انتہیٰ۔

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِيْ مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ۔ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موتہ میں اور میری مدد میں یمن سے کئی آ پہنچے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ ـ

میں یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ اَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ ـ

ترجمہ :۔ سلمہ ابن الاکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن سے اتنے میں ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اس کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کے کمر پر سے نکالا اور اس سے باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا (وہ جاسوس کو ہند تھا کافروں کا) اور ہم لوگ ان دنوں ناتوان تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جس کے پاس سواری نہ تھی) اتنے میں ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا اور اس کو بٹھایا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لیکر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے کے لئے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا میں پیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین پاس تھا (جو اس کے تعاقب میں جا رہی تھی) میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین پاس آگیا اور آگے بڑھا یہاں تک کہ اونٹ کی نکیل میں نے پکڑ لی اس کو بٹھایا جونہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے تلوار سونتی اور اس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا اس مرد کو لوگوں نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ نے فرمایا اس کا سب سامان اکوع کے بیٹے کا ہے۔

ف: اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اس پر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے اس لئے کہ جاسوسی سے اس کا عہد ٹوٹ

ہوازن کا یہ جہاد شوال ۸ھ میں ہوا۔ ایک دن صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹے گا اور جاسوس مسلمان کو سزا دیں گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اس کو قتل کریں گے (نووی مختصراً)

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبَا وَاَنْظُرُ اِلٰى عُنُقٍ مِّنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَّسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَفِيْهِمُ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِّنْ اٰدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَّهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَابَكْرٍ فَنَفَّلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوْقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِيْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوْقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰى بِهَا نَاسًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ ـ

ترجمہ :- سلمہ ابن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارہ رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہنچے وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک نہ پہنچ جاویں میں نے ایک تیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھکر وہ ٹھیر گئے میں ان سب کو ہانکتا ہوا لایا ان میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنتی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوب صورت میں ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انھوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دیدی جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دیدے میں نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھ کو دیدے تیرا باپ بہت اچھا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیجدی اور اس کے بدلہ کئی مسلمانوں کو چھڑایا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو انتہی مختصراً

بَابُ حُكْمِ الْفَيْءِ

جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوْهَا أَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

فائدہ :۔ اس حدیث میں بیان ہے فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو فی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہ وہاں جا کر ٹھہریں تو بطور عطا کے حصہ پا دیں گے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں اور جو ملک جنگ سے فتح ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے اس کو غنیمت کہتے ہیں (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی میں بھی خمس واجب ہو جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی علماء نے اختلاف کیا ہے کہ فی میں خمس نہیں ہے ابن منذر نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فی میں خمس کا قائل نہیں ہوا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ :۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا بنی نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیئے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور اونٹوں سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے آپ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور ہتھیاروں کی خرید میں صرف ہوتا

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ایک سال کا خرچ نکال لیتے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جاتا اور نیک کاموں میں اسی وجہ سے جب آپ نے وفات پائی تو آپ کی زرہ جو کے بدل گرو تھی اور تین دن آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ ابْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهٗ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهٖ مُفْضِيًا اِلٰى رُمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِيْ يَا مَالِ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ قَالَ فَخُذْ يَا مَالِ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَاءُ فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ

ترجمہ:- زہری سے روایت ہے کہ مالک اس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی یا در کوئی فرش اس پہ نہ تھا اور تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کتنی گھر والے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لے دیں انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (ان کا غلام بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ان کو آنے دے وہ آئے پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغاباز چور کا فیصلہ کر دیجئے۔
لوگوں نے کہا ہاں اے امیر المومنین فیصلہ ان کا کر دیجئے اور ان کو اس جھگڑے سے راحت دیجئے مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعد کو اس لئے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ کر فیصلہ کرا دیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگ کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جائیں

بِهَا اَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ مَا اَدْرِىْ هَلْ
قَرَءَ الْاٰيَةَ الَّتِىْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِى النَّضِيْرِ
فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ
حَتّٰى بَقِىَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ
مَا بَقِىَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِىْ
بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا
نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ
قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ
مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ
مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ
مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا
غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ
رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّىَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا وَلِىُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَوَلِىُّ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُمَانِىْ
كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّىْ لَصَادِقٌ
بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِىْ اَنْتَ
وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمْ
اِدْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا
اِلَيْكُمْ عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا
فِيْهَا بِالَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ

جاویں وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے
پھر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم
دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان
قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے ان دونوں نے کہا
بے شک ہم جانتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بات خاص
کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی فرمایا اللہ تعالیٰ
نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤں والوں کے مال
میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں
کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انھوں نے پڑھی یا نہیں)
پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو بنی نضیر کے مال
بانٹ دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ
نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو
یہاں تک کہ یہ مال رہ گیا اس میں سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے
اور جو بچ رہتا وہ بیت المال میں شریک ہوتا پھر حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں
اس اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان
قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں انھوں نے کہا
ہاں جانتے ہیں پھر قسم دی عباس اور علی کو ایسی
ہی انھوں نے بھی یہی کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا میں ولی ہوں جناب رسول اللہ

أَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لَا قْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ ان کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو بی بی تھیں حضرت علی کی اور بیٹی تھیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ابو بکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم ان کو جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے۔

پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جھوٹا گنہگار دغا باز چور سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں نیک ہوں ہدایت پر ہوں حق کا تابع ہوں میں اس کا مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں میں موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کر دو میں نے کہا اچھا اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیوں ایسا ہی ہے انھوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا پھر تم دونوں (اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالیٰ کی میں سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک البتہ اگر تم سے اس مال کا بندوبست نہیں ہوتا تو مجھ کو پھر دیدو۔

فائدہ :- یہ چاروں لفظ یعنے جھوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت علی کو کہے اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں یا در شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہوں گے یا بطور پیار کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی وصف نہ تھا بلکہ وہ سچے راستباز نیک امانت دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جن کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنے کا اور ہر ایک بری بات سے ان کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہیں گے کہ راویوں نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اس کو کامل الدین سمجھیگا ایسے ہی ہو سکتا کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی کو غلط سمجھتے ہوں لیکن حضرت علی اس کو ٹھیک سمجھتے ہوں انتہے مختصراً۔

حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انھوں نے کیوں جھگڑا کیا علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا جھگڑا تقسیم کے لئے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائداد دونوں میں بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ

میں وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے پر حضرت عمر نے اس کی تقسیم جائز کہی اس وجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھنے لگیں خاص کر ایسی حالت میں کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ہوئی تو انھوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی تجھ پر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہو گیا اور سفاح نے اس کو سخت اور سست کہا۔

یہاں بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی گذری جو انھوں نے حضرت علی کے لئے کہا تھا۔

میں وہی انتظام کرتا رہوں گا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اب دیکھنا چاہیے کہ شیعہ جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر طعن کرتے ہیں کہ انھوں نے باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق نہ دیا اور اس کو دبا رکھا یہ طعن کسقدر نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے تصرف میں لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بار پر صرف نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفوں کو نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو انھوں کروڑوں روپیہ محاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رتی برابر بے ایمانی نہ کیے اور سب مسلمانوں کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کھجور کے لئے کیسے بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سپرد کر دیئے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر کی نیت معاذ اللہ اس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر امر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر چلتے تھے۔

• عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوْتَ اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى ——— ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی بی بیوں نے حضرت

أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لئے رسول اللہؐ کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ سے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال میں سے کھاوے گی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرضکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غصہ آیا انھوں نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ

عَنْهُ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِّنَ النَّاسِ
جِهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا
تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ
مُصَالَحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمُبَا
يَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ
اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنِ ائْتِنَا
وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا عَسِيْهِمْ اَنْ
يَفْعَلُوْا بِيْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ
بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ
عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ
وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ
وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى
لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ
اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَاَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ
وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّيْ لَمْ اٰلُ فِيْهَا
عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهَا اِلَّا
صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْعِدُكَ

ملاقات کے وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب
نہ دے) اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
صرف چھ مہینہ زندہ رہیں (بعضوں نے کہا آٹھ مہینہ
یا تین مہینے یا دو مہینہ یا ستر دن بہرحال تین تاریخ
رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو انھوں نے
انتقال فرمایا) جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خاوند
حضرت علی بن ابی طالب نے ان کو رات کو دفن کیا اور
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر نہ کی (اس
سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن
کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی ان پر
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ تھیں جب تک لوگ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی طرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں تو
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سے
پھر گئے انھوں نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہا اور
ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے
گذرے تھے انھوں نے بیعت نہیں کی تھی حضرت ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا بھیجا
اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ
آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنا ناپسند
کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت
ابوبکر صدیق سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے ان کے پاس
نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا کی میں تو جاؤں گا
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے
پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تشہد
پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے ہیں) پھر

الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلٰوةَ
الظُّهْرِ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ
وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تعالىٰ
عَنْهُ وَتَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ
وَعُذْرَهٗ بِالَّذِي اعْتَذَرَ
اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ
عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالىٰ عَنْهُ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ وَاَنَّهٗ
لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ
نَفَاسَةً عَلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ وَلَا اِنْكَارًا
لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ
نَصِيْبًا فَاسْتُبِدَّ بِهٖ عَلَيْنَا
فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا فَسُرَّ
بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقَالُوا
اَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ
اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ
قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ
الْمَعْرُوْفَ ۔

کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اور ہم رشک نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دی (یعنے خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قرابت رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باتیں کرتے رہے پھر یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان مالوں کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا حضرت علی نے ...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اچھا آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو عذر انھوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رشک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے

بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؓ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا اس روز سے مسلمان حضرت علیؓ کی طرف پھر مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت میں دیر کی اس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت میں دیر کی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہوتا اس لئے کہ بیعت کی صحت کے لئے سب لوگوں کا بیعت کرنا ضرور نہیں بلکہ جس قدر لوگ علما اور رؤسا اور معتبر آدمیوں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ دوسرے معتبر لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو بکر صدیق کا خلاف نہیں کیا تھا مگر عذر کی وجہ سے صرف انہوں نے دیر کی اور وہ عذر یہ تھا کہ باوجود ان کی جلالت قدر اور عظمت شان کے ان کو مشورہ میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو رنج ہوا اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جلدی کرنا خلافت کے لئے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور دیر کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بھی اس کو مقدم کیا (انتہی مختصراً)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آنا ان کو ناپسند تھا اس لئے کہ حضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کے مزاج مبارک میں سختی اور صفائی تھی وہ ڈرے کہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے کوئی سخت بات کہہ بیٹھیں اور بنی ہاشم کے دلوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج میں تھے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہو جاوے کیونکہ حضرت علی نے ان کو ابو بکر صدیق کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو بنی ہاشم ان کو اکیلا پا کر کچھ سخت نہ کہہ بیٹھیں اور شاید اس کی وجہ سے ابو بکر کا دل پھر جاوے اور دوسرا فساد اٹھ کھڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے دونوں طرف والوں پر رعب رہتا تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تھے ان کو ذری سی بات میں رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی۔ بیان کی ان کی آنکھیں بھر آئیں اور اسی وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ابو بکر سے بخوبی بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی حال تھا اللہ تعالیٰ ان کے شان میں فرماتا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم سخت ہیں کافروں پر اور ملائم ہیں آپس میں رہی یہ بات کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت فاطمہ زہراء ناراض ہو گئیں تو حضرت ابو بکر کا اس میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اسی طرح قائم رکھا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت

ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپ کے بی بیوں اور رشتہ داروں کو دیتے اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی زندگی میں کیوں نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے یا اہتمہ حضرت ابو بکر حضرت علیؓ کے بلانے پر اکیلے ان کے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان حضرات کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان میں ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتَيَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ

ترجمہ :- حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونوں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے اور وہ اس وقت میں طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیق رضؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی اس وقت لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب انھوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا

وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكَ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف چھ مہینہ تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی اپنے قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ دونوں صدقہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں یا جو پیش آتے آپ کو اور یہ دونوں اس کے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آج تک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں ان کو تقسیم نہیں کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بھی بانٹ نہیں سکتے جو میں چھوڑ جاؤں اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد بچے تو وہ صدقہ ہے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ کل انبیاء علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی ان کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لئے کہ حضرت

زکریا علیہ السلام نے دعا کی یرثنی ویرث من آل یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہو ورنہ آگے کی آیت والی خفت الموالی من ورائی صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت نبوت ہے اور متنظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام کرے۔ قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تھے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپ کے ملک میں آئے تھے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا چوتھے آدھا حصہ فدک کا جو صلح کی رو سے ٹھیرایا تھا خیبر کی فتح کے بعد پانچویں تہائی وادی القری کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لئے گئے ساتویں خیبر کے خمس میں سے حصہ یہ سب آپکے املاک تھی کسی اور کا حق اس میں نہ تھا آپ ان مالوں کو صرف کرتے اپنے اور اہل وعیال پر اور مسلمانوں کی ضرورتوں میں ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیئے اور کسی کو ان کی ملک حرام ہے۔

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

بَابُ کَیْفِیَّۃِ قِسْمَۃِ الْغَنِیْمَۃِ بَیْنَ الْحَاضِرِیْنَ

غنیمت کا مال کیوں کر تقسیم ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ سَھْمًا

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال میں سے دو حصہ گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

فائدہ:۔ تو سوار کے تین حصہ ہوئے اور پیدل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابویوسف اور محمد اور احمد اسحاق اور ابو عبید اور ابن جریر اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور پیدل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا ہی حصہ پاوے گا جمہور کا بھی قول ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابویوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملے گا نووی ملخصًا۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفَلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں غنیمت کا ذکر نہیں۔

بَابُ الْاِمْدَادِ بِالْمَلَائِكَةِ فِیْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَّاِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

فرشتوں کی مدد بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِكِیْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اٰتِ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ فَمَا زَالَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا یَدَیْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ مَنْكِبَیْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰی مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَیُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَ لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِیْنَ فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ فَحَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ یَّشْتَدُّ فِیْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهٗ یَقُوْلُ اَقْدِمْ حَیْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَی الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِیًا فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ

ترجمہ: ـ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے صحابی تین سو انیس تھے جناب رسول خدا صلی اللہ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانوں کی تو پھر نہ پوجا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوجے جاویں گے)

پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھوں سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈال دی پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے ـ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے لگاتار ـ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے ابوزمیل نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا اس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اتنے میں

وَشُقَّ وَجْهُهُ فَضَرَبَتِ الصَّوْتُ فَاخْضَرَّ
ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ
قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ
الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى
اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنَ لَنَا قُوَّةً
عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا اَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّلٰكِنِّيْ اَرٰى
اَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا
مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّيْ مِنْ
فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ
وَصَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا
قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِيْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ
فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَّمْ اَجِدْ بُكَاءً
تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ

کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک
سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا بڑھ
اے حیزوم (حیزوم اس فرشتے کے گھوڑے کا نام تھا)
پھر جو دیکھا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے
مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی ناک پر نشان
تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے
اور وہ سب سبز ہو گیا تھا۔ (کوڑے کی زہر سے) پھر
مسلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے
آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں
کو مارا اور ستر کو قید کیا ابوزمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا رائے
ہے ان قیدیوں کے باب میں ابوبکر نے کہا اے اللہ کے رسول
یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا
ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے
مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور
شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے
اے خطاب کے بیٹے انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ تعالیٰ کی
یا رسول اللہ میری وہ رائے نہیں ہے جو ابوبکر صدیق کی رائے
ہے میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان
کی گردنیں ماریں تو عقیل کو حضرت علی کے حوالے کیجئے
وہ ان کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلاں عزیز دیجئے میں
اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے چوہدری ہیں پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند
نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اور ابوبکر دونوں بیٹھے رو رہے

مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنْ نَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ۔

تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپ کے ساتھی کیوں روتے ہیں فرمایا اگر مجھے بھی رونا آئے گا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بناؤں گا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک ایک درخت تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ ماکان لنبی ان یکون لہ اسری اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے دے کافروں کا زمین میں۔

فائدہ:۔ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مدینہ سے ابن قتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بدر کنواں تھا کسی کا اور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوئے کا نام ہو گیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار میں سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھویں رمضان المبارک کو ہوئی ۲ھ ہجری مقدس میں اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد میں کئی شخص ضعیف ہیں حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیوں کا دن تھا (نودی)

اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ سب خدا ہیں ان کے نزدیک بت پوجنا بھی خدا تعالیٰ کا پوجنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور تشفی کے لئے دوبارہ دعا کی۔

ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافروں کو تباہ کرنے کے لئے کافی تھا پر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی کمی کا رنج تھا خوش ہو جاویں اپنی تعداد بڑھنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو انتالیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی طرح لڑیں اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک چچا زاد بھائی دونوں مشرک تھے بدر کے دن ایک پہاڑ چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والوں کے ساتھ شریک ہوں ہم پہاڑ پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اس میں گھوڑوں کی آواز آ رہی تھی میں نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تھا بڑھ حیزوم یہ حال دیکھ کر میرے بھائی کا دل دہل گیا اور وہ اسی جگہ مر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا

ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے انھوں نے سنا بعض بنی ساعدہ سے انھوں نے ابواسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ جاتی رہی تھی وہ کہتے تھے اگر میں بدر میں ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو میں تم کو وہ گھاٹی بتلا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھ کو اس میں کسی طرح کا شک نہیں ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے انھوں نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیوں سے سنا انھوں نے ابوداؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انھوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لئے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اس کا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنے وہ ثقہ تھا) اس نے سنا مقسم سے اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے ابن ہشام نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔ انتہے۔

اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے فقط

بَابُ رَبْطِ الْأَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اسکو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ

عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِن كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ
مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَا
عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ
تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ
كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنَ
الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ
مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ
تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ
مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ
مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ
اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ
اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ
اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ
كُلِّهٖ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ
فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ
اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ
فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ
وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَلَا وَاللّٰهِ
لَا تَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ
فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون والا
ہے۔ اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان
کریں گے جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے
ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملے گا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے
دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے پاس اے
ثمامہ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر
آپ احسان کروگے تو احسان ماننے والے پر کروگے اگر
مار ڈالوگے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے
ہو تو جتنا مانگو ملے گا پھر آپ نے اس کو رہنے دیا اسی طرح
دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا
ہے اے ثمامہ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا۔
احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گذار رہوں گا مارتے ہو تو
مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا
مانگو دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا
چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت
کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہد
ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ اے محمد
(صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ
کسی کا منہ میرے لئے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ
سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالےٰ
کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک
برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ
مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھ
برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے
زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ کو پکڑ لیا میں
عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا جب وہ
مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہنچے گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت

نہ دے دیں -

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست نہیں انتہے۔

یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرواہ نہ کرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالیں گے اور بعضوں نے کہا اس کا معنے یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اس کو ماریں گے جس کا مارنا درست ہو گیا یعنے آپ کو اس کا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو ماریں گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لئے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت نہ دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کی حالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے اور عمرہ کا حکم اس کے لئے استحباباً دیا نہ وجوباً۔ انتہے مختصراً۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلًا لَهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ یُّقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِیُّ سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ ———

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ اِجْلَاءِ الْیَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ

یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ترجمہ :- ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے

أَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي أُرِيدُ عَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہو جاؤ انھوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کا) اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپ نے پہنچا دیا اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہی چاہتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا) پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالوں تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہیں تو یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ فَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ ـ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بنی نضیر اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا پھر قریظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے شریک ہو گئے) تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبداللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

عَنْ مُوسَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَكْثَرُ وَأَتَمُّ ——— ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکالدوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرے سے یہاں تک کہ نہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔

فائدہ:۔ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر ہے اس لئے بصورت جزیرہ ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور امام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہی

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَھْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَھْلِ الْحِصْنِ عَلٰی حُکْمِ حَاکِمٍ عَدْلٍ اَھْلٍ لِلْحُکْمِ: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر اُتارنا درست ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ اَھْلُ قُرَیْظَۃَ عَلٰی حُکْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدٍ فَاَتَاہُ عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِیْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ خَیْرِکُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُھُمْ وَتُسْبٰی ذُرِّیَّتُھُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ اللّٰہِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ الْمَلَکِ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ مُثَنّٰی وَرُبَّمَا قَالَ قَضَیْتَ بِحُکْمِ الْمَلِکِ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں (قلعہ سے) سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق یا فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

فائدہ:۔ قریظہ حلیف تھے اس کے اور اس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں

کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ کے ختم ہو جانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔
جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق میں کردیں وہ ہم کو منظور
ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جس کو تحکیم کہتے ہیں اور یہ باتفاق اسلام درست
ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کردیوے تو اس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے
فیصلہ سے پھرنا درست نہیں البتہ حکم سے پہلے پھر سکتے ہیں انتہیٰ۔
اس لئے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر مدد کے ان کا گدھے پر سے اترنا دشوار تھا اور یہ قیام تعظیم کے لئے نہ تھا اس
لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کھڑے ہوا کرتے ہیں نووی نے کہا کہ
جمہور علماء نے اس کو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلا کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا جب
وہ آویں مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہیں ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص
بیٹھا ہو اور لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے (جیسے ہند کے امیروں کے دربار میں ہوتا ہے)
نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب میں کئی
حدیثیں آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی صریح حدیث نہیں ہوئی اور میں نے اس مسئلہ کو الگ ایک
رسالہ میں بیان کیا ہے (انتہےٰ مختصراً)

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ۔

ترجمہ :۔ شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيبَ سَعْدٌ رض يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُودُهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ ؑ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّي اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ ۔

تَرجُمہ :۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرقہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اکحل (شریان) میں لگا تو رسول نے سعد کے لئے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) تاکہ نزدیک سے ان کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھ دیئے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہم نے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو ان کی طرف آپ نے فرمایا کدھر انہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کی طرف پھر

لڑے ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ قلعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر راضی ہوکر آپ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد کے) سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار ڈالے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور ان کے مال تقسیم ہو جاویں۔

عَنْ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبِي فَأُخْبِرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللهِ تَعَالَىٰ

ترجمہ :۔ ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا انھوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب میں حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنَّهُ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِي أُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَىٰ۔

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا انھوں نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ میں ان سے جہاد کروں گا یا اللہ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہیں ڈرے مگر مسجد میں ان کا ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والوں یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے (معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے آخر اسی زخم میں مرے اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتَّى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ ؎ أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ۔

تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ أَبُو حُبَابٍ أَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ

(ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ زخم اسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہاں تک کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں ان کا ترجمہ یہ ہے اے سعد بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے اوس (جو حلفا تھے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنی خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے ابل رہی ہے نیک نفس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہدیا ہے ٹھیرے رہو قینقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو بچا دیں۔

بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيْمِ اَهَمِّ الْاَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ

جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَادٰی فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوْا دُوْنَ بَنِیْ قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا نُصَلِّیْ اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِّنَ الْفَرِيْقَيْنِ

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں پہنچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں مگر جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے پھر آپ دونوں گروہوں میں سے کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے۔

فائدہ :- نووی نے کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آ جانے کے بعد دیا اس وقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھا تھا ان کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچکر پڑھو انتہی مختصراً۔

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِيْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوْحِ

انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا مہاجرین کو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِيْنَةَ قَدِمُوْا
وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَ
رْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ اَعْطَوْهُمْ
اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ
وَالْمُؤْنَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا وَهِيَ تُدْعٰى اُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ كَانَ اَخَا لِاَنَسٍ لِاُمِّهِ وَكَانَتْ
اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى
الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ
الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّيْ عِذَاقَهَا
وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ
مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ كَانَ
مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا
كَانَتْ وَصِيْفَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ اٰمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوْهُ فَكَانَتْ
اُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ
حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو اپنا ایک درخت دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو مثل ہبہ کے دیا تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لونڈی تھیں حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تھیں جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلاتیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے ان کو آزاد کر دیا پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے بڑھا دیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

فائدہ :- یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے یوں بھی قبول کرلیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے (وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ) اخیر تک

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اِنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْهِ قُرَیْظَةُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ یَرُدُّ عَلَیْهِ مَا کَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَّاِنَّ اَهْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ مَا کَانَ اَهْلُهٗ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا یُعْطِیْکَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِیْهِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اُتْرُکِیْهِ وَلَكِ کَذَا وَکَذَا وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهٖ

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پھیرنا ہر ایک کو جو دیا تھا اس نے انس نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تھوڑا اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تھا میں آپ کے پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دیدیا اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالیٰ کی ہم تو وہ تجھے نہ دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن دیدے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ تعالیٰ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمن کو اس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا۔

بَابُ جَوَازِ الْاَکْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِیْمَةِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ

غنیمت کے مال میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے دار الحرب میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَیْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا۔

ترجمہ :- عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن میں نے اس کو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دوں گا پھر مڑ کر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر تبسم فرما رہے تھے میرے اس کہنے پر۔

فائدہ :- قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھالینا کھانا درست ہے جب تک مسلمان دارالحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اس کی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی اسی طرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتھیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اس کی چربی کھالینا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابوحنیفہ کا اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحہ درست ہیں اور اس پر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح ان کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضروری ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا (نووی)

عن عَبْدِ اللهِ بنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنه يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنهُ

ترجمہ :- عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی تھی خیبر کے روز ہماری طرف کسی نے پھینکی میں دوڑا اس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں نے شرم کی آپ سے

عَن شُعبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِن شَحْمٍ وَلَم يَذْكُرِ الطَّعَامَ۔ (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوهُ إِلَى الإِسْلَامِ ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کیلئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ اِلٰى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے منہ در منہ بیان کیا کہ میں اس مدت میں جو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں ٹھیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو سنہ ٦ ہجری میں ہوئی) روانہ ہوا میں شام کے ملک میں تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے روم کے بادشاہ کو۔ اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تھے

فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا
الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ
فَدُعِیْتُ فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰی هِرَقْلَ
فَاَجْلَسَنَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَیُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا
مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَقَالَ
اَبُوْ سُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ
وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ
لَهٗ قُلْ لَّهُمْ اِنِّیْ سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ
یَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ فَاِنْ كَذَبَنِیْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ فَقَالَ
اَبُوْ سُفْیَانَ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ یُّؤْثَرَ
عَلَیَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَیْفَ
حَسَبُهٗ فِیْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِیْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ
فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ یَّقُوْلَ مَا
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ یَّتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ
اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ
اَیَزِیْدُوْنَ اَمْ یَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یَزِیْدُوْنَ
قَالَ هَلْ یَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِیْنِهٖ بَعْدَ
اَنْ یَّدْخُلَ فِیْهِ سَخْطَةً لَّهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ
قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَیْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِیَّاهُ
قَالَ قُلْتُ یَكُوْنُ الْحَرْبُ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ سِجَالًا
یُصِیْبُ مِنَّا وَنُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ یَغْدِرُ
قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِیْ مُدَّةٍ لَا نَدْرِیْ مَا هُوَ
صَانِعٌ فِیْهَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَمْكَنَنِیْ مِنْ كَلِمَةٍ
اُدْخِلُ فِیْهَا شَیْئًا غَیْرَ هٰذِهٖ قَالَ فَهَلْ قَالَ
هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ
قُلْ لَهٗ اِنِّیْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ
فِیْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ وَّكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِیْ
اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِیْ اٰبَائِهٖ

انھوں نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہرقل کو دی
ہرقل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگوں نے کہا ہاں ابو سفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے ابو سفیان نے کہا میں (یہ ہرقل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہرقل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگوں کی بادشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا، ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنے ابو سفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں پیغمبر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا ابو سفیان نے کہا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ بولتا (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی) پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کہ اس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیا ہے (یعنے خاندان) ابو سفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں ہرقل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعوی سے پہلے (یعنی نبوت کے دعوے سے) میں نے کہا نہیں ہرقل نے کہا اچھا ان کی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ میں نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا

مِلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فِيْ
اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ
اٰبَائِهٖ وَسَأَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ
اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ
اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ
دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَهٗ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ
اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ
الْقُلُوْبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ
اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ
وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ
هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ
فَيَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا
يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ
الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ يَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ
لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ
قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهٗ قَالَ ثُمَّ
قَالَ بِمَ يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ
وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ اِنْ يَّكُنْ
مَّا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَاِنَّهٗ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ
اَعْلَمُ اَنَّهٗ خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهٗ اَنَّهٗ مِنْكُمْ
وَلَوْ اَنِّيْ اَعْلَمُ اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهٗ
وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَ

ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں
میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہرقل نے کہا ان کے
تابعداروں میں سے کوئی ان کے دین میں آکر اور پھر اس
دین کو برا جان کر پھر جاتا ہے یا نہیں میں نے کہا نہیں
ہرقل نے کہا تم نے ان سے لڑائی کبھی کی ہے میں نے کہا ہاں
ہرقل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی
کون غالب رہتا ہے) میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی
ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کنویں سے
ڈول پانی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور
اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی
فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان
کرتے ہیں ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں میں نے
کہا نہیں پھر اب ایک مدت کیلئے ہمارے انکے درمیان اقرار
ہوا ہے دیکھئے وہ اس میں کیا کرتے ہیں (یعنے آئندہ شاید
عہد شکنی کریں) ابوسفیان نے کہا قسم خدا کی مجھے اور
کسی باب میں اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ
نہیں ملا سوا اس بات کے تو اس میں میں نے عداوت
کی راہ سے اتنا بڑھا دیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹھیری ہے
شاید اس میں وہ دغا کریں) ہرقل نے کہا ان سے پہلے بھی
(ان کی قوم یا ملک میں) کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا
تھا میں نے کہا نہیں تب ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا
تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو میں نے تجھ سے
ان کا حسب اور نسب پوچھا تو تو نے کہا کہ ان کا حسب
بہت عمدہ ہے اور پیغمبروں کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ
اپنی قوم کے عمدہ خانوں میں پیدا ہوتے ہیں پھر میں نے
تجھ سے پوچھا کہ ان کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ گذرا
ہے تو نے کہا نہیں یہ اس لئے میں نے پوچھا کہ اگر انکے
باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ گمان ہو سکتا کہ
وہ اپنی بزرگوں کی سلطنت چاہتے ہیں اور میں نے تجھ

لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمَرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ۔

پوچھا کہ ان کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہیں یا غریب لوگ۔ تو تو نے کہا غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبروں کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہیں۔ (کیونکہ بڑے آدمیوں کو کسی کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبوں کو نہیں آتی) اور میں نے تجھ سے پوچھا کہ نبوت کے دعوے سے پہلے تم نے کبھی ان کا جھوٹ دیکھا ہے تو نے کہا نہیں اس سے میں نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگوں سے پر طوفان نہیں باندھتے تو اللہ جل جلالہٗ پر کیوں طوفان جوڑنے لگے (جھوٹا دعویٰ کر کے) اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی سماتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے پیرو بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ بڑھتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گھٹے تو قباحت نہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہیں اور ہمارے ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں۔ اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے پیروکاروں کے درجہ بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ دغا کرتے ہیں تو نے کہا وہ دغا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دغا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں۔ یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے پھر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں...... نماز پڑھنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور ناتوں والوں سے سلوک کرنے کا اور بری باتوں سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہیں اور میں جانتا تھا (اگلی کتابوں میں پڑھ کر) کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے۔ اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کرتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملتا محنت مشقت اٹھا کر) اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاؤں دھوتا اور البتہ ان کی حکومت یہاں تک آجاوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

کا خط منگوایا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا:۔

"شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے۔ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہے روم کا۔ سلام اس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوہرا ثواب دے گا اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر وبال ہوگا اریسیین کا اے کتاب والو مان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں سوا اللہ تعالیٰ کی کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھیرادیں اس کے کسی کو آخر آیت تک"۔

جب ہرقل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکبشہ کی بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا۔ ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول صلعم کامیاب ہونگے اور غالب ہونگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

فائدہ:۔ ہرقل بکسر ہا و فتح را و سکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اس کا قیصر ہے اور بعضوں نے ہرقل بکسر ہا، و سکون را، و کسر قاف پڑھا ہے اور جوہری نے صحاح میں یہی نقل کیا ہے۔ بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے۔ بلکہ یہ خیال تھا کہ شاید بنی اسرائیل میں پیدا ہوں جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل میں ہو چکے یا شام کے ملک پیدا ہوں یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم میں اس زمانہ میں عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوا لوٹنے آپس میں لڑنے جھگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تھا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھلانا چاہا اور ایسے قوم میں آپ کو پیدا کیا جہاں گمان بھی نہ تھا یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کے نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی۔ یعنے لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجھے روکیں گے اور میرے مارنے کے فکر میں ہوں گے ورنہ میں ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نودی نے کہا یہ عذر اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا۔ نودی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر ان کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو پہنچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہو اس لئے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اجماع ہی ملتبرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بھی ذکر الٰہی مراد ہے چوتھی یہ کہ خط میں پہلے کاتب کا نام لکھنا پھر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی لکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط میں پہلے معاویہ کا نام لکھا تھا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یوں لکھے الیٰ فلاں اور القاب میں افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکھا اور زیادہ مبالغہ اس کی تعریف میں نہیں کیا۔ انتہے مختصراً۔ یہ آپ نے طریقہ سکھلا

اپنی امت کو کہ کافر دل پر اس سطور سے سلام کریں تاکہ درحقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کفار اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آدے تو یوں ہی کہے (سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ بخاری کی روایت میں یریسیین ہے اور اس کے معنے میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مراد ان سے کاشتکار اور رعایا ہیں یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بھی نہ ہوں گے اور ان سب کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا اور بیہقی کی روایت میں صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہیں مزارعین کے اور بعضوں نے کہا مراد یہود اور نصاریٰ ہیں جو پیرو ہیں عبداللہ بن اریس کے اور اروسیس (روسیہ) اسی طرف منسوب ہیں بعض کہتے ہیں اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہیں جو لوگوں کو غلط مذہب کی طرف بلاتے ہیں بعض کہتے ہیں اریسیین بنی اسرائیل میں وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تھا واللہ اعلم نودی مع زیادۃ) یہ ابوسفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تھا عرب میں جس کا مذہب اور عربوں کے خلاف تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا ابوکبشہ آپ کے نانا تھے اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ باپ تھے (یعنی حارث بن عبدالعزیٰ اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (نودی) بنواصفر روم کے نصاریٰ ہیں اصفر کہتے ہیں زرد کو ایک بار حبشی رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے اولاد ہوئی تو حبشیوں کی سیاہی اور روم کی سفیدی مل کر زرد رنگ کے بچہ پیدا ہوئے اور ابواسحاق نے کہا کہ اصفر نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا ان کی اولاد میں روم ہیں اور بنوالزرقا بھی ان کو کہتے ہیں کیوں کہ ان کی آنکھیں اکثر نیلی ہوتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ۔ (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کی طرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط میں یہ ہے کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلمۂ توحید ہے۔

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کافر بادشاہوں کی طرف اسلام کی دعوت میں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى .... عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے جنازے کی نماز پڑھی۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا کسریٰ کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو انتہی مع زیادۃ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلعم ـ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى .. عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

بَابُ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ ــــ جنگ حنین کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهٗ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى

ترجمہ:۔ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہبا اور دلدل بھی کہتے تھے)۔ جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایڑ مار رہے تھے اپنے خچر کو کافروں کی طرف جانے کے لئے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے) حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں آپ کی خچر کی لگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب

صَوْتِی اَیْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ الشَّجَرَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَکَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِیْنَ سَمِعُوْا صَوْتِی عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰی اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا یَالَبَّیْكَ یَالَبَّیْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارُ وَالدَّعْوَةُ فِی الْاَنْصَارِ یَقُوْلُوْنَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ یَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰی بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوْا یَابَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ یَابَنِی الْحَارِثِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰی بَغْلَتِهٖ کَالْمُتَطَاوِلِ عَلَیْهَا اِلٰی قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِیْنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَصَیَاتٍ فَرَمٰی بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰی هَیْئَتِهٖ فِیْمَا اَرٰی قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَیَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰی حَدَّهُمْ کَلِیْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو۔ اور عباس کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم ..... وغیرہ دفعتاً تیروں کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہو گئی پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیئے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو انصار کے لوگو پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہی پکارا انھوں نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے گردن کو لنبا کئے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہی تنور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافروں نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی۔

فائدہ: ۔ اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہدیہ لیوے تو پھر وہ دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ خچر آپ کو دیا ایلہ کے بادشاہ نے دیا تھا جس کا نام یحنہ بن رؤبہ تھا۔ سمرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جاویں گے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہاں آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریاں کا پھینکنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافروں کو شکست ہو گئی اور ویسا ہی ہوا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تھی اتنے میں قسم خدا کی آپ نے کنکریاں ماریں

توکیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهِ ــــــــــــ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ يُونُسَ وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرُ مِنْهُ وَأَتَمُّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ أَوْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ۔

ترجمہ :- ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ تم حنین کے دن بھاگے انھوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتھیار نہ تھے یا پورے ہتھیار نہ تھے نکلے ان کا مقابلہ ایسے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن اور بنی نضر کے تھے غرض انھوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی آپ نے فرمایا أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۞ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی۔

فائدہ :- نووی نے کہا یہ رجز موزوں ہے مگر ہر موزوں کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزوں فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا یا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ یا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں ــــ عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپ کو ان کا بیٹا کہتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور افتخار کے ممنوع ہے (انتہی مختصراً)

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ أَكُنْتُمْ

ترجمہ :- حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم

وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَا وَلّٰى وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بھاگ گئے تھے اے ابو عمارہ انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہیں موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتھیار ہوازن کے قبلہ کی طرف گئے وہ تیرانداز تھے انھوں نے ایک بوچھاڑ کی تیر کی جیسے ٹیڑی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوسفیان بن حارث آپ کے خچر کو کھینچے تھے آپ خچر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد اتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی ہو خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر ہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ترجمہ :۔ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنوں تیرانداز تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر جھکے تب انھوں نے تیر چلائے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔)

عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا

ترجمہ :۔ ایاس بن سلمہ سے روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کا جب

الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْا ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ فَارْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْهُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَّعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِيْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَّمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

دشمن کا سامنا ہوا تو میں آگے ہوا اور ایک گھاٹی پر چڑھا ایک شخص دشمنوں میں سے میرے سامنے آیا میں نے ایک تیر مارا وہ چھپ گیا معلوم نہیں کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے نمود ہوئے اور ان سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی میں بھی شکست پاکر لوٹا اور میں دو چادریں پہنے تھا ایک باندھے ہوئے دوسرے اوڑھے میری تہہ بند کھل چلی تو میں دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پاکر آپ نے فرمایا کہ اکوع کا بیٹا گھبرا کر لوٹا پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا نہ رہا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو اسی ایک مٹھی کی وجہ سے آخر وہ بھاگے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مال بانٹ دیئے مسلمانوں کو۔

فائدہ :۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ یعنے تو نے یہ مٹھی نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُهٗ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیر لیا طائف والوں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صبح کو لڑو وہ لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل، لوٹ جاویں گے۔ یہ ان کو بھلا معلوم ہوا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ | تو آپ ہنسے۔

فائدہ :۔ کہ ابھی کل تو لوٹنے پر راضی نہ تھے اور لڑائی پر مستعد تھے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجھا اور اتنی جلدی رائے بدل گئی۔

بَابُ غَزْوَةِ بَدْرٍ : بدر کی لڑائی کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَاَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ مَالِيْ عِلْمٌ بِاَبِيْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَالِيْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَ

:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انھوں نے کہا آپ ہم سے پوچھتے ہیں یا رسول اللہ۔ قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ مدینہ میں آپ پر انصار کی جان نثار ہی پر) تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں اترے وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے ان میں ایک کالا غلام بھی تھا بنی حجاج کا صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھنے لگے وہ کہتا تھا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہیں جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا اچھا اچھا میں ابوسفیان کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے پھر اس سے پوچھتے وہ

يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی کہتا میں ابوسفیان کا حال نہیں جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں پھر اس کو مارتے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوئے جب آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے تو تم اس کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے، راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا۔

بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ : مکہ کے فتح ہونے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَنَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَدْعُوَهُمْ إِلَى رَحْلِي فَأَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَأْتِينِي إِلَّا أَنْصَارِيٌّ غَيْرُ شَيْبَانَ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں عبداللہ بن رباح نے کہا جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو، ہم میں ایک دوسرے کے لئے کھانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہم کو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا آج کی رات میرے یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے مجھ سے آگے کہدیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا) میں نے کہا ہاں پھر میں نے ان سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ میں تمہارے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہانتک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زبیر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنی ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زرہیں نہ تھیں

فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْأَنْصَارِ قَالَ فَأَطَافُوا بِهٖ
وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشًا لَهَا وَأَتْبَاعًا فَقَالُوا
نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا
مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيبُوا أَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ
إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ
إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُونِي
بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِّنَّا
أَنْ يَقْتُلَ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ وَمَا أَحَدٌ مِّنْهُمْ
يُوَجِّهُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سُفْيَانَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ
ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ
آمِنٌ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَّا الرَّجُلُ
فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهٖ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهٖ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَجَاءَ
الْوَحْيُ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا
فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهٗ إِلٰى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ
فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَأَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ
فِي قَرْيَتِهٖ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي
عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ
فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ
يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا
إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ وَ
رَسُولَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ

گھاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک ٹکڑے میں تھے آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ
میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ
آوے میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو
میرے لئے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تھا اور ان
کو مکہ والوں سے کوئی غرض بھی نہ تھی آپ نے ان کا پاس
رکھنا مناسب جانا، پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے
اور قریش نے بھی اپنے گروہ اور تابعدار اکھٹا کئے اور
کہا ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی ان کے
ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دیدیں گے ہم سے جو مانگا
جاوے گا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں
اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے
ہاتھ پر بتلایا (یعنے مار دو مکہ کے کافروں کو اور ان میں
سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم مجھ سے صفا پر ملو حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی
ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے)
وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ
ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا گروہ تباہ
ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے
اس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست
پر اس کو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے
کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو)
اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر مامتا ہو آئی
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب
وحی آنے لگتی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی
رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک
کہ وحی ختم ہو جاتی غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو

فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰی دَارِ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ قَالَ فَاَتٰی عَلٰی صَنَمٍ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَهٗ قَالَ وَفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ اٰخِذٌ بِسِیَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا اَتٰی عَلَی الصَّنَمِ جَعَلَ یَطْعُنُ فِیْ عَیْنِهٖ وَیَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَتَی الصَّفَا فَعَلَا عَلَیْهِ حَتّٰی نَظَرَ اِلَی الْبَیْتِ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَجَعَلَ یَحْمَدُ اللّٰهَ وَیَدْعُوْ مَا شَاءَ اَنْ یَّدْعُوَ۔

انھوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی انھوں نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصاریٰ نے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) میں نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری طرف، اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سن کر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالیٰ کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کر کے اللہ اور اس کے رسول کی (یعنے ہمارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑیں اور ہمارے شہر ہی میں رہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کے لئے) اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اس کو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا (اگرچہ آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکھا تھا اس کو لوگ پوجا کرتے تھے آپ کے ہاتھ میں کمان تھی آپ اس کا کونا تھامے ہوئے تھے جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپ نے چاہی۔

فائدہ: تاکہ وطن بناؤں مدینہ کو اب یہ نہ سمجھنا کہ میں اس ہجرت کو فسخ کروں گا اور پھر مکہ میں رہنا اختیار کروں گا۔

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ ثُمَّ قَالَ بِیَدَیْهِ اِحْدٰهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی اُحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالُوْا قُلْنَا ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا اسْمِیْ اِذًا کَلَّا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے بتلایا کاٹ ڈالو ان کو بالکل

فائدہ:۔ یعنی جو سامنے آوے اس کو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابو سفیان کے گھر میں چلا جاوے یا ہتھیار ڈالدے اس کو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ

او احمد اور جمہور علما واہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک اور صلح سے فتح ہوا اور ماذری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَفِیْنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَکَانَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا یَصْنَعُ طَعَامًا یَوْمًا لِاَصْحَابِہٖ فَکَانَتْ نَوْبَتِیْ فَقُلْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ الْیَوْمُ نَوْبَتِیْ فَجَاءُوْا اِلَی الْمَنْزِلِ وَلَمْ یُدْرِکْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یُدْرِکَ طَعَامُنَا فَقَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُمْنٰی وَجَعَلَ الزُّبَیْرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُسْرٰی وَجَعَلَ اَبَا عُبَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْبَیَاذِقَۃِ وَبَطْنِ الْوَادِیْ فَقَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اُدْعُ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُھُمْ فَجَاءُوْا یُھَرْوِلُوْنَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ھَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَیْشٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْھُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰی بِیَدِہٖ وَوَضَعَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ وَقَالَ مَوْعِدُکُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْہُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُوْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُبِیْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَیْشٍ لَا قُرَیْشَ بَعْدَ الْیَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَھُوَ اٰمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَہٗ فَھُوَ اٰمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ

عبداللہ بن رباح سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابوہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لئے ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابوہریرہ کاش تم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا تیار ہو انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور ان کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ انصار کو بلاؤ میں نے ان کو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا تو اس روز جو کوئی انصار کو دکھلائی دیا انھوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے انھوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتھا مٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اس کو امن ہے اور جو ہتھیار ڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو

أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ أَلَا فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضِنًّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ۔

بھی امن ہے انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا محمد ہوں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں انھوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کے آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ

ترجمہ :۔ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو نچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)

عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الْأُخْرَى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن مطیع سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس دن مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک (نووی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاویں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ پھرے گا اور کفر کی وجہ باندھ کر نہ مارا جاوے گا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کا اس

اس نے بہت رنج دیا تھا۔ فتح مکہ کے دن کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لاؤ لوگ اس کی مشکیں باندھ کر لاتے پھر وہ قتل ہوا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ كَانَ اِسْمُهُ الْعَاصَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا۔

(ترجمہ) وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھدیا۔

:۔ کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اس کا خیال نہیں رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تھا۔

بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ...

ترجمہ :۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس صلحنامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اس میں یہ عبارت تھی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد میں اول یوں ہی لکھنا چاہیئے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھیے اس لئے اگر ہم کو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دے اس لفظ کو انھوں نے عرض کیا میں اس کو مٹانے والا نہیں (یہ انھوں نے ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تھا اس لئے کہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکھدیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آدیں اور تین

دن تک رہیں اور ہتھیار لے کر نہ آویں مگر غلاف کے اندر۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَ الْحُدَیْبِیَّۃِ قَالَ کَتَبَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کِتَابًا بَیْنَھُمْ قَالَ فَکَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ ھٰذَا مَا کَاتَبَ عَلَیْہِ ——— (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا)

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَیْتِ صَالَحَہٗ اَھْلُ مَکَّۃَ عَلٰی اَنْ یَّدْخُلَھَا فَیُقِیْمَ بِھَا ثَلَاثًا وَّلَا یَدْخُلَھَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّیْفِ وَقِرَابِہٖ وَلَا یَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَّعَہٗ مِنْ اَھْلِھَا وَلَا یَمْنَعَ اَحَدًا یَّمْکُثُ بِھَا مِمَّنْ کَانَ مَعَہٗ قَالَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُکْتُبِ الشَّرْطَ بَیْنَنَا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہُ الْمُشْرِکُوْنَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَابَعْنَاکَ وَلٰکِنِ اکْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَاَمَرَ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ یَّمْحَاھَا فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحَاھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرِنِیْ مَکَانَھَا فَاَرَاہُ مَکَانَھَا فَمَحَاھَا وَکَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَاَقَامَ بِھَا ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا اَنْ کَانَ یَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوْا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ھٰذَا اٰخِرُ یَوْمٍ مِّنْ شَرْطِ صَاحِبِکَ فَاْمُرْہُ فَلْیَخْرُجْ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ مَکَانَ تَابَعْنَاکَ بَایَعْنَاکَ۔

ترجمہ :- براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھ کر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے جاویں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو رہ جائے (مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول نے صلی اللہ علیہ وسلم مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھئے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹنے کے لئے انھوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ میٹوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا حضرت علی نے بتا دی آپ نے اس کو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہاری صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہہ جانے کو انھوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے

فائدہ :- نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا جیسا کہ ظاہر معنیٰ ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے، کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھ دیا یا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ نے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لئے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھایا جو نہ پڑھ سکتے تھے یہی طرح لکھوایا جس کو نہ لکھ سکتے تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا (وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث میں لکھا کے معنے لکھوایا ہے جیسا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبداللہ انتہی مختصراً۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِیْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ اِسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا۔

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہیں باسمک اللھم آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپ نے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبداللہ کی طرف سے پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آئے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھیں آپ نے فرمایا لکھو ہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو دور ہی رکھے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی راستہ نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا

فائدہ :- پھر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابوبصیر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آنے لگے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آسکے اور راہ میں ایک جتھا علیحدہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ ان کا ناک میں دم ہو گیا آخر انہوں نے تنگ آکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہم اس شرط سے دہتے آپ اپنے لوگوں کو لوٹا لیجئے اور صلحنامہ لکھتے وقت آپ نے ایسے جزئیات میں جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ میں تکرار نہ کی کیونکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللھم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی بے فائدہ ہٹ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سہی محمد عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تھی جس کو مشرک بیوقوف نہ سمجھے وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپس میں ملنے جلنے لگیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھا دیں آخر کہاں تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آجاوے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت میں ہزاروں آدمی نئے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹتا چلا یہاں تک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار میں عرب کے اور قبیلے تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت اتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک۔

عَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّھِمُوْا اَنْفُسَکُمْ لَقَدْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ وَلَوْ نَرٰی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِکَ فِی الصُّلْحِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَسْنَا عَلٰی حَقٍّ وَھُمْ عَلٰی بَاطِلٍ قَالَ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ قَتْلَانَا فِی الْجَنَّۃِ وَقَتْلَاھُمْ فِی النَّارِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَفِیْمَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا یَحْکُمِ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ قَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَلَنْ یُّضَیِّعَنِیَ اللّٰہُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ یَصْبِرْ مُتَغَیِّظًا فَاَتٰی اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ اَلَسْنَا عَلَی الْحَقِّ وَھُمْ عَلٰی بَاطِلٍ قَالَ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ قَتْلَانَا فِی الْجَنَّۃِ وَقَتْلَاھُمْ فِی النَّارِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِی الدَّنِیَّۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا یَحْکُمِ اللّٰہُ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَنْ یُّضَیِّعَہٗ

ترجمہ: سہیل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علیؓ اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اور ان میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں (مطلب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگا دیں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو تباہ نہیں کرے گا کبھی یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور غصہ کے مارے صبر نہ ہو سکا وہ ابوبکرؓ کے پاس

اللہ ابداً قال فنزل القرآن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالفتح فارسل الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاقرأہ ایاہ فقال یا رسول اللہ او فتح ھو قال نعم فطابت نفسہ ورجع۔

گئے اور ان سے کہا اے ابوبکر کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں ابوبکر نے کہا کیوں نہیں انھوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ابوبکر نے کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی تباہ نہیں کرے گا (یہاں سے ابوبکر صدیق کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہا کہ انھوں نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورۃ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھائی انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح فتح ہی ہماری آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔

فائدہ :- سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تھا کہ پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو ان کے حق میں بہتر کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے۔

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَہْلَ بْنَ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ بِصِفِّیْنَ اَیُّہَا النَّاسُ اتَّہِمُوْا اٰرَاءَکُمْ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ یَوْمَ اَبِیْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّیْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُہٗ وَاللّٰہِ مَا وَضَعْنَا سُیُوْفَنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا اِلٰی اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْہَلْنَ بِنَا اِلٰی اَمْرٍ نَعْرِفُہٗ اِلَّا اَمْرَکُمْ ھٰذَا لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِلٰی اَمْرٍ قَطُّ۔

ترجمہ :- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں اے لوگو اپنے عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی تم دیکھتے مجھ کو ابوجندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابوجندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیرنے کی البتہ پھیر دیتا اس کو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنی صلح ہم کو ایسی ناگوار تھی) قسم خدا کی ہم نے کبھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم جانتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِہِمَا اِلٰی اَمْرٍ یُفْظِعُنَا۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَہْلَ ابْنَ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِصِفِّیْنَ یَقُوْلُ اتَّہِمُوْا رَأْیَکُمْ عَلٰی دِیْنِکُمْ فَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ یَوْمَ اَبِیْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْہُ فِیْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَیْنَا مِنْہُ خُصْمٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری رائے ایسی

ہے کہ جب ایک کونا اس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔

فائدہ:۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخوں میں ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہے صحیح ما سددنا ہی اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ہی معنے ٹھیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کونا ہم اس کا بند کرتے ہیں تو دوسرا کونا کھل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جواز نکلتا ہے جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینہ سے زیادہ درست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہے اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَوْزًا عَظِيْمًا مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے جب یہ سورت اتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک تو آپ لوٹ کر آ رہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) تب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ: اقرار کو پورا کرنا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

ترجمہ:۔ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے ہو سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاویں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار

پورا کریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تھے پر مصلحت سے انھوں نے جھوٹ کہدیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہیں اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرانے کے لئے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اس کے راضی کرنے کے لئے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آگئی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیویں نہ بھاگنے کا تو امام شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہیں بلکہ جب موقع پاوے بھاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافروں نے اس پر جبر کر کے قسم لی نہ بھاگنے کی تو بالاتفاق بھاگنا درست ہے اس لئے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ نے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تھا (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ

ترجمہ :۔ ابراہیم تیمی سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی سے) انھوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا۔ (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لئے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ نے فرمایا کوئی شخص

كَأَنَّمَا أَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَرَأَيْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ

ہے جو جاکر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جانثاری اور ہمت مشہور ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا کسی نے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ اٹھ اور کافروں کی خبر لا اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اکسانا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی در دی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنے پیٹ آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنے کا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بے شک ابوسفیان کو لگتا آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اس وقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے مجھے ایک فاضل کمبل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اٹھ بہت سونے والے

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہئیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہئیے۔ جنگ میں یہ تو بہت ضرور ہے اور امن میں بھی کافروں کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلوں اور ایلچیوں کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہئیے۔ اور ان کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہئیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہئیے کہ وہ ہتھیاروں کی عمدگی یا تعداد فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پاویں۔ میں نے ایک بار تنہائی میں فکر کی کہ مسلمانوں کے مغلوب اور تباہ ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت میں غرق ہونا۔ اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہیں تراشتے ہیں کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے دھندوں میں ایسے پھنسے ہیں کہ دین کا

خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو عذاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی ان کو نہیں ملتی باوجود اس کے فکر میں سرگرداں ہیں اور رات دن دنیا داری میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑھیں کیسا ہی علم حاصل کریں پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امران کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لئے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں نہ ان کو دنیا کا عذاب دے کر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ صدقہ اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقائے واقعی کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ذریعہ مسلمانوں کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکھلا دے آمین یا رب العلمین۔

بَابُ غَزْوَةِ اُحُدٍ : جنگ اُحد کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ یَوْمَ اُحُدٍ فِیْ سَبْعَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ یَّرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِیْقِیْ فِی الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَیْضًا فَلَمْ یَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰی قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَیْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافروں نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر انھوں نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے اس کو جنت ملے گی یا میرا رفیق ہوگا جنت میں اور ایک انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیئے) تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا (پہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا تھا دوسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچا کر انھوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کے فکر میں رہے)

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ

ترجمہ:۔ عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا الصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ -

ابوحازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا انھوں نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن انھوں نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی صاحبزادی خون دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر سے پانی ڈالتے تھے جب حضرت فاطمہ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انھوں نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ -

ترجمہ :- سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا انھوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھوتا تھا اور جو پانی ڈالتا تھا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ فِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسَرُوا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لَيْسَ ...

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے فلاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تھا ان کو اللہ کی طرف اس وقت یہ آیت اتری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ تعالیٰ چاہے ان کو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

فائدہ :- حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہٗ

نے آپ کو بتلایا کہ تم کو کارخانۂ الٰہی میں کوئی اختیار نہیں ہے اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب ہی کیا دنیا میں تباہ اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بھی گئی سارا غرور خاک کی راہ نکل گیا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت میں ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالموں کو تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا ...

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال ان کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے مونہہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا)۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا)

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حد یا قصاص میں ماریں

بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

ترجمہ:- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْأَمْسِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ أَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ إِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صلعم صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یاروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم میں سے کون جاکر اس کا بچہ دان لاتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں جب وہ سجدے میں جاویں یہ سن کر ان میں کا بدبخت شقی اٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں گئے تو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دان رکھدیا۔ پھر ان لوگوں نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک ایک گرنے لگا میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی میں رہے آپ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو خبر کی کہ وہ آئیں اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے پھر آپ نے فرمایا الٰہی قریش کو سزا دے تین بار فرمایا ان لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتویں کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا (بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے) پھر قسم اس کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا ان کی نعشیں گھسیٹ کر گڈھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ہیں) ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے

اس حدیث میں۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہو کہ جب نجاست آپ کے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہیں ہے اس واسطے کہ مینگنی اور رطوبت اس کے بدن کی پاک ہو اور اوجھڑی میں بھی چیزیں ہوتی ہیں نجس تو خون ہو اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہو کہ حلال جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہو کہ وہ نجس ہو اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے اس لئے کہ اوجھڑی یا بچہ دان میں خون بھی لگا رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ مشرکوں کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزائے ثلاثہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا ہو اس لئے آپ سجدہ میں مصروف رہے انتہی۔ بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہو اور بخاری نے اپنی صحیح میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جس دن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرنے کے لئے اس وقت وہ قریب تھا جوانی کے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا انْقَطَعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنیوالے کے لئے بددعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہو اس حدیث کا اس کو شک ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا پھر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوئیں میں پھینک دیئے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تھے اس لئے وہ کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا۔

فائدہ :- نووی نے کہا آپ کی دعا ان کے باب میں قبول ہوئی اور یہ گڈھے میں پھینکے گئے ذلت سے دفن نہیں ہوئے کیونکہ حربی کا دفن واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں پھینک دیا جائے پر جس صورت میں اس کی

بدبو سے لوگوں کو تکلیف کا ڈر ہو تو کاڑ دے دیں قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ عمارہ بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ حبش میں جا کر مرا اس کا جواب یہ ہے کہ مراد ان میں کے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق الظبیہ میں آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرایا انتہے۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ زَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَنَسِيْتُ السَّابِعَ - (ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تھے عاجزی سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عقبہ کا نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اس میں شک نہیں ابو اسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا -

ترجمہ :۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بددعا کی قریش کے چھ آدمیوں کے لئے ابوجہل اور امیہ بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لئے پھر عبداللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا بدر میں پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِیْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ ابْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِیْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِیْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِیْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپ نے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اس سے مسلمان ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک سال رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا

إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ أَتَأْمُرُهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ ۔ ۔ ۔ ۔ أَطْبَقْتُ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

تو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے انھوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انھوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم کرو پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لئے کہ جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہیں) ان پر ملا دوں (اور ان کو پیچ کر دوں) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اسی کو پوجیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے آپ ان کی تکلیف گوارا نہ کرتے)

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ إِصْبَعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ ۔

ترجمہ :۔ جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گذرا۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ إِصْبَعُهُ ۔

ترجمہ :۔ اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی۔

عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَبْطَأَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۔

:۔ جندب سے روایت ہے جبرائیل علیہ السلام نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت یہ سورت اتار دی اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى۔

ترجمہ :۔ اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابو سفیان کی بہن ابو لہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطنی نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهُ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهٗ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک چادر تھی فدک کی (فدک ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لئے ان کی بیماری میں بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہاں تک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر جس میں سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے ان لوگوں میں عبداللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ بھی تھے جب اس مجلس میں جانور کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بلایا اللہ کی طرف اور ان کو قرآن سنایا عبداللہ بن ابی نے کہا اے شخص اس سے کچھ نہیں یا اس سے تو یہ بہتر تھا کہ

يُحَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْحُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى اَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ اَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذَالِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ . . . .

. . . .

. . . .

تم اپنے گھر میں بیٹھئے اگر تم کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ اپنے ٹھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ قصہ سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنائیے ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوچ کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد تم نے نہیں سنیں ابوحباب (یعنی کنیت ہے عبد اللہ بن ابی کی) کی باتیں اس نے ایسی ایسی باتیں کہیں سعد نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ اور درگذر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہنا دیں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنی اس کو بادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اسی حسد نے اس سے یہ کرایا کہ جو آپ نے دیکھا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اس کو۔

فائدہ :- اور وہ موذی مرتے دم تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اس کو کبھی نہ ستایا بلکہ اس کی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اس کو پہنانے کو۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلَيْكَ عَنِّيْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اٰذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِّنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لیجاتے (اور اس کو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہ مجھ سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بو نے مجھے پریشان

رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُهُ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْاَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ....
....
....

کردیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے یہ سن کر عبداللہ کے قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور مار کٹ مار ہوئی لکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا ان کے باب میں اتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں میل کرا دو اخیر تک

بَابُ قَتْلِ اَبِي جَهْلٍ : ابوجہل مردود کے مارے جانیکا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ اَنْتَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ اَبُو مِجْلَزٍ قَالَ اَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِي ۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنی موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اس کی ڈاڑھی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو مجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھ مارتا فائدہ بھر دود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا اس کا مطلب یہ تھا کہ عفرا کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور بار .. رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے.. تو وہ آرزو کرتا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت میں ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پھر اس کا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ شکر الٰہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ اَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَقَوْلِ اَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ اِسْمٰعِيلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوتِ الْيَهُودِ : کعب بن اشرف یہودی کے پیر کا قتل

فائدہ :۔ نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لئے اور انھوں نے مکر اور فریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تھا آپ کی اور برا کہتا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دوں گا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلاف عہد نہ تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنے دغا) تھا انھوں نے اس کی گردن ماری کیونکہ غدر جب ہو تا کہ امان دے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو اس کا قتل فریب اور تدبیر سے بھی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِيْ فَلْاَقُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَّقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهٗ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَّدَعَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَّصِيْرُ اَمْرُهٗ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ مَا تُرِيْدُ قَالَ تَرْهَنُنِيْ نِسَاءَكُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِيْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَّلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ نَعَمْ وَوَاعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِالْحَارِثِ وَاَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَّعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوْا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ امْرَاَتُهٗ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَّرَضِيْعُهٗ وَاَبُوْ نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اس نے ستا رکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جاکر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مار ڈالوں اس کو آپ نے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھکو کہنے کی (یعنے میں اس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتیں کردوں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپ نے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پھر محمد بن مسلمہ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کا صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جس کا ظاہری معنے اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجا لانے میں نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو

لَيْلًا لَأَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوْفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ ......

ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرد کرو گے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتیں گرد کرو محمد بن مسلمہ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گرد کریں کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرد رکھو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کھجور کے دو وسق پر گرد ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرد کریں گے (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیار لیکر اس مردود کے پاس جا سکیں اور اس کو قتل کریں کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث بن اوس، کو اور ابو علیس بن جبر عبد الرحمٰن اور عباد بن بشر کو لیکر آؤں گا (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اترا اپنے بالاخانے پر سے) عمرو کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آواز تو خونی آواز معلوم ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہیں (امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابو نائلہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دودھ بھائی ابو نائلہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے کے لئے بھی اس کو بلا دیں تو چلا آوے محمد نے (اپنے یاروں سے) کہا جب کعب آوے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تھام لوں تو تم اپنا کام کرنا پھر کعب اترا چادر کو بغل کے تلے کئے ہوئے ان لوگوں نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آرہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں کعب نے کہا اچھا محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھاما اور یاروں سے کہا لیو انھوں نے اس کو تمام کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ : خیبر کی لڑائی کا بیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ترجمہ :- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے

رَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِىْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِىْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّىْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً

میں ان کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی) گلیوں میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کو چھوجاتا اور آپ کی ران سے تہ بند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے میں) تو میں آپ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا۔

جب آپ بستی میں پہنچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو برا ہو دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے فرمایا یہ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہنچے لشکر کے ساتھ انس نے کہا ہم نے خیبر کو بزور شمشیر فتح کیا۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر نہیں ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت میں کئی حدیثیں آئیں ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل ہے کہ یہاں بلا اختیار ران کھل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور انس کی نظر یکایک اس پر پڑی۔ انتہی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِىْ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِىْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ :۔ انس سے روایت ہے میں ابوطلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے آفتاب نکلتے ہی انہوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکالا تھا اور کلہاڑیاں اور زنبیلیں اور کدالیں (یا رسیاں درخت پر چڑھنے کی) لیکر نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آپہنچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہی صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے شکست دی ان کو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ

ترجمہ :۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ

نَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)

فائدہ :۔ معنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ نے مکہ کی فتح میں بتوں کو کونچتے وقت فرمایا (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتوں میں یا مزاح اور دل لگی میں کیونکہ خلاف ہے عظمت کے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلىٰ خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَّجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا + وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا + فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اقْتَفَيْنَا + وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا + وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا + اِنَّا اِذَا صِيْحَ بِنَا اَتَيْنَا + وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ فَاَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللهَ تعم فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِىْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَىِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ اَىُّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمُ حُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهٗ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ

ترجمہ :۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (میرے بھائی کو) کچھ اپنی شعر ہمیں سناتے (تاکہ راستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے (نووی نے کہا سفر میں یہ مستحب ہے دل لگی کے لئے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لئے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) ۱؎ تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا ۲؎ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ۳؎ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا ۴؎ بخشدے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا ۵؎ کافروں سے جب کہ ہووے سامنا ۶؎ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما ۷؎ اور تسلی اور تشفی دے خدا ۸؎ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا ۹؎ صبح تڑکے کافروں نے غل کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر میں پہنچے اور ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا۔ ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھوں سلمہ نے کہا

فَاَصَابَ ذُبَابَةُ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَاتَ مِنْہُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَۃُ وَھُوَ آخِذٌ بِیَدِیْ فَلَمَّا رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاکِتًا قَالَ مَالَکَ قُلْتُ لَہٗ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ زَعَمُوْا اَنَّ عَامِرًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حَبِطَ عَمَلُہٗ قَالَ مَنْ قَالَہٗ قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ الْاَنْصَارِیُّ فَقَالَ کَذَبَ مَنْ قَالَہٗ اِنَّ لَہٗ لَاَجْرَیْنِ وَجَمَعَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ اِنَّہٗ لَجَاھِدٌ مُجَاھِدٌ قَلَّ عَرَبِیٌّ مَشٰی بِھَا مِثْلَہٗ وَخَالَفَ قُتَیْبَۃُ مُحَمَّدًا فِی الْحَدِیْثِ فِیْ حَرْفَیْنِ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّادٍ وَاَلْقِ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا

جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا پکاتے ہیں انھوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت انھوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا بہا دو ان کو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو ڈالیں آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رائے بدل گئی اچھا دیسے یا دہی ہے) پھر جب صف باندھی لوگوں نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی گھٹنے میں اور وہ مر گئے اس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری نے آپ نے فرمایا انھوں نے غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنے دونوں انگلیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت میں) اور مجاہد ہے (یعنے جہاد کرنیوالا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اس کی مثل یا اس کی مشابہ کوئی عرب کم ہوگا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالیٰ پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لئے صرف کرل تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے۔ یعنی ہم کو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لئے اور بخاری کی روایت میں تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہو کہ بخش دے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہوں جب تک جئیں اور آٹھویں مصرع کا یہ مضمون ہو کہ جب ہم کو گناہ کے لئے بلاتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں کسی کے لئے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا اس لئے انھوں نے ایسا ہی کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا۔

نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح میں گزرا اور مالکیہ جو قائل ہیں اس کی اباحت کے یہ وہ تاویل کرتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی گدھوں کی سواری وغیرہ کے لئے یا تقیم

سے پہلے انھوں نے ایسا کیا تھا۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَّاتَ فِيْ سِلَاحِهٖ وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَ لَكَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا ✢ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ✢ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ ـ وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا ✢ وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا ✢ وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ✢ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهٗ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَّاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُّجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ ـ

ترجمہ: ۔ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے اصحاب نے اس کے باب میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مر گیا اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے رجز پڑھنے کی (رجز وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے معلوم ہے جو تم کہو گے پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ کرتا ہم کو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے کہا اتار اپنی رحمت ہم پر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکین سے اور مشرکوں نے ہجوم کیا ہم پر جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس کا کلام ہے میں نے عرض کیا میرے بھائی کا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے مرا آپ نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا ابن شہاب نے کہا میں نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹے ہیں وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے

اپنی انگلی سے

باب غزوۃ الاحزاب وھی الخندق - غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ بَیَاضَ بَطْنِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا + وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا + فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا + اِنَّ الْاُلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا + قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ + اِنَّ الْمَلَاَ قَدْ اَبَوْا عَلَیْنَا + اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا + وَیَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ -

ترجمہ :- براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتھ تھے مٹی ڈھوتے تھے (جب خندق کھودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپا لیا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار اپنی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تھے۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کے وقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہی نکلتا ہے کہ امام کو بھی ان کاموں میں شریک ہونا چاہیئے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈھونے میں عار نہ کریں اور اس زمانے میں کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجئے امیرجن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھلانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹھانے میں عار کریں سلام علیک کرنے سے وہ خفا ہوں سنت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہوں پھر کہتے ہیں کہ مسلمان ہیں علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کافر ہیں مرتد ہیں ملعون ہیں معاذ اللہ من ذالک۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ — اِنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا - ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا ہمارے پر اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰی اَکْتَافِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ

ترجمہ :- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخشدے تو مہاجرین اور انصار کو۔

فائدہ :- زہے قسمت ان مہاجرین اور انصار کی واللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ جل جلالہ کی خدمت

میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر ہے پر یہ لذت انہی کو ہے جو جانتے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے انصار اور مہاجرین کو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

ترجمہ:- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانُوْا یَرْتَجِزُوْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَحَدِیْثِ شَیْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَنَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْاِسْلَامِ اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ۔

ترجمہ:- انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو۔

بَابُ غَزْوَةِ ذِیْ قَرَدٍ وَغَیْرِهَا

ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ یُّؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَكَانَتْ

ترجمہ:- سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دودھیلی اونٹنیاں

لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْعٰی بِذِیْ
قَرَدٍ قَالَ فَلَقِیَنِیْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَھَا
قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ
یَا صَبَاحَاہُ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ
ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰی وَجْھِیْ حَتّٰی اَدْرَکْتُھُمْ وَقَدْ
اَخَذُوْا بِذِیْ قَرَدٍ یَسْقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ
اَرْمِیْھِمْ بِنَبْلِیْ وَکُنْتُ رَامِیًا وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ
الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَرْتَجِزُ حَتّٰی
اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْھُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْھُمْ
ثَلَاثِیْنَ بُرْدَۃً قَالَ وَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اِنِّیْ قَدْ حَمَیْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَھُمْ عِطَاشٌ
فَابْعَثْ اِلَیْھِمُ السَّاعَۃَ فَقَالَ یَا ابْنَ
الْاَکْوَعِ مَلَکْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا
وَیُرْدِفُنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَتِہٖ حَتّٰی دَخَلْنَا
الْمَدِیْنَۃَ ۔

ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے
مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی
خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے
کہا ۶ھ ہجری میں حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمٰن
بن عوف کا غلام ملا اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں میں نے پوچھا
کس نے لیں اس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ
ہے قیس قبیلہ کی) یہ سن کر میں تین بار چلایا یا صباحاہ
(عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب
کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی
ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں
کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے
ان لٹیروں کو ذی قرد میں پایا انھوں نے پانی پینا شروع
کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کئے اور میں تیرانداز تھا
اور کہتا جاتا تھا اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ
میں رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ اونٹنیاں ان کی
چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں ان کی چھینیں اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی آگئے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ان لٹیروں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے
وہ پیاسے ہیں اب ان پر لشکر کو بھیجئے آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیز پہلے لے چکا اب جانے دے سلمہ
نے کہا پھر ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھلایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے

فائدہ :۔ یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں۔ جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب
پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ
دن ہے جس میں پہچان ہوگی اس شخص کی جو بچپن سے لڑائی کا دودھ پیتا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے

عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَیْبِیَۃَ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ
مِائَۃً وَعَلَیْھَا خَمْسُوْنَ شَاۃً لَا تُرْوِیْھَا
قَالَ فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ ابن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے جب ہم حدیبیہ میں پہنچے سو ہم چودہ سو آدمی تھے
(یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو
اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں
پچاس بکریاں تھیں جن کو کنوئے کا پانی سیر نہ کر سکتا

عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَسَقَ فِيْهَا
قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا
لِلْبَيْعَةِ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ
النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ
مِّنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ
بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ
وَاَيْضًا قَالَ وَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِيْ لَيْسَ مَعِيَ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً اَوْ
دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ
قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ
بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ
اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ
ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ
الَّتِيْ اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيَنِيْ
عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهَا قَالَ
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ
حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ
رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ
وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ
عُبَيْدِ اللّٰهِ اَسْقِيْ فَرَسَهُ وَاَحُسُّهُ وَاَخْدُمُهُ
وَاٰكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِيْ وَمَالِيْ
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ
مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً
فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ اَصْلِهَا
قَالَ فَاَتَانِيْ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ

تھا (یعنے ایسا کم پانی تھا کنوئیں میں)، پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے
دعا کی یا تھوکا کنوئے میں وہ اسی وقت ابال آیا پھر ہم
نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بھی پیا بعد اس کے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلایا بیعت کے لئے
درخت کی جڑ میں اسی درخت کو شجرۂ رضوان کہتے ہیں
اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے (اِنَّ الَّذِيْنَ
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
اخیر تک) میں نے سب سے پہلے لوگوں میں آپ سے
بیعت کی پھر آپ بیعت لیتے رہے لیتے رہے یہاں تک کہ
آدھے آدمی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ
بیعت کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ سے
اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے
مجھے نہتا (بے ہتھیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈھال یا
چھوٹی سی ڈھال دی پھر آپ بیعت لینے لگے یہاں تک
کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ مجھ
سے بیعت نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں
تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر بیچ کے لوگوں
میں آپ نے فرمایا پھر سہی غرض میں نے تیسری بار آپ
سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈھال
یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجھے ملا وہ نہتا تھا
میں نے وہ پھر اس کو دیدی یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ
نے فرمایا تیری مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس
نے دعا کی تھی یا اللہ مجھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی
جان سے زیادہ چاہوں پھر مشرکوں نے صلح کے پیام
بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے طرف
جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا میں طلحہ بن
عبید اللہ کی خدمت میں تھا ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا

مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَٰلِكَ إِذْ نَادَى مُنَادٍ مِنْ أَسْفَلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَى أُولٰئِكَ الْأَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَأَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسَهُ إِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ أَسُوقُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَأَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ

ان کی پیٹھ کھجاتا ان کی خدمت کرتا انہی کے ساتھ کھاتا کھاتا اور میں نے اپنا گھر بار دھن دولت سب چھوڑ دیا تھا اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ والوں میں سے اور لگے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجھے غصہ آیا میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسی نے آواز دی دوڑو اے مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سونتی اور ان چاروں آدمیوں پر حملہ کیا وہ سو رہے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لئے اور گٹھا بنا کر ایک ہاتھ میں رکھے پھر میں نے کہا قسم اس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم میں سے جس نے سر اٹھایا میں ایک مار دوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں ہیں پھر میں ان کو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز کہتے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جس پر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد شکنی شروع ہونے پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے دو (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو مار ڈالیں تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دو بار تب ہم کو بدلہ لینا برا نہیں) آخر رسول اللہ

رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَہٗ وَخَرَجْتُ مَعَہٗ بِفَرَسِ طَلْحَۃَ اُنَدِّیْہِ مَعَ الظَّھْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِیُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰی ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَہٗ اَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِیَہٗ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَبَاحُ خُذْ ھٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْہُ طَلْحَۃَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَاَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُشْرِکِیْنَ قَدْ اَغَارُوْا عَلٰی سَرْحِہٖ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلٰی اَکَمَۃٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَادَیْتُ ثَلَاثًا یَا صَبَاحَاہُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِیْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِیْھِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِّنْھُمْ فَاَصُکُّ سَھْمًا فِیْ رَحْلِہٖ حَتّٰی خَلَصَ نَصْلُ السَّھْمِ اِلٰی کَتِفِہٖ قَالَ قُلْتُ خُذْھَا وَاَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا زِلْتُ اَرْمِیْھِمْ وَاَعْقِرُ بِھِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَیَّ فَارِسٌ اَتَیْتُ شَجَرَۃً فَجَلَسْتُ فِیْ اَصْلِھَا ثُمَّ رَمَیْتُہٗ فَعَقَرْتُ بِہٖ حَتّٰی اِذَا تَضَایَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِیْ تَضَایُقِہٖ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّیْھِمْ بِالْحِجَارَۃِ قَالَ فَمَا زِلْتُ کَذٰلِکَ اَتْبَعُھُمْ حَتّٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ بَعِیْرٍ مِّنْ ظَھْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُہٗ وَرَاءَ ظَھْرِیْ وَخَلَّوْا بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ ثُمَّ اتَّبَعْتُھُمْ اَرْمِیْھِمْ حَتّٰی اَلْقَوْا اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثِیْنَ بُرْدَۃً وَّثَلٰثِیْنَ رُمْحًا یَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْہِ اٰرَامًا مِّنَ الْحِجَارَۃِ یَعْرِفُھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی اَتَوْا مُتَضَایِقًا مِّنْ ثَنِیَّۃٍ فَاِذَا ھُمْ قَدْ اَتَاھُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِیُّ فَجَلَسُوْا یَتَضَحَّوْنَ یَعْنِیْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو معاف کر دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ) اخیر تک یعنی اس خدا نے ان کے ہاتھوں کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو روکا ان سے مکہ کی سرحد میں جب فتح دے چکا تھا تم کو ان پر۔ پھر ہم لوٹے مدینہ کو راہ میں ایک منزل پر اترے جہاں ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے بیچ میں ایک پہاڑ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اس شخص کے لئے جو اس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا سلمہ نے کہا میں رات کو اس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ میں پہنچے تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیاں رباح غلام کو لپنے دیں اور میں بھی اس کے ساتھ تھا طلحہ کا گھوڑا لئے ہوئے چراگاہ میں پہنچانے کے لئے ان اونٹنیوں کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا میں نے کہا اے رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ پاس پہنچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافروں نے آپ کی اونٹنیاں لوٹ لیں پھر میں ایک ٹیلہ پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اس کے میں ان لٹیروں کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ + یعنے میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے پھر میں کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اس کی کاٹھی میں مارتا جو اس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے پھر قسم خدا تعالیٰ کی میں برابر ان کو تیر مارتا رہا۔

يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلَى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ
مَا هٰذَا الَّذِي أَرَى قَالُوا لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ
وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتَّى انْتَزَعَ
كُلَّ شَيْءٍ فِي أَيْدِيْنَا قَالَ فَلْيَقُمْ إِلَيْهِ نَفَرٌ
مِنْكُمْ أَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ
فِي الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا أَمْكَنُوْنِي مِنَ الْكَلَامِ قَالَ
قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُوْنَنِي قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ
قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَجُلًا
مِنْكُمْ إِلَّا أَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِي فَيُدْرِكُنِي قَالَ
أَحَدُهُمْ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ
مَكَانِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ فَإِذَا أَوَّلُهُمْ
الْأَخْرَمُ الْأَسَدِيُّ وَعَلَى إِثْرِهِ أَبُوْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ
وَعَلَى إِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ
فَأَخَذْتُ بِعِنَانِ الْأَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ
قُلْتُ يَا أَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوْكَ حَتَّى
يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
قَالَ يَا سَلَمَةُ إِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَتَعْلَمُ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي
وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقَى هُوَ وَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ
وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ
وَلَحِقَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ
وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ
أَعْدُوْ عَلَى رِجْلَيَّ حَتَّى مَا أَرَى وَرَائِي مِنْ
أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ
شَيْئًا حَتَّى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى

اور زخمی کرتا رہا جب ان میں کا کوئی سوار میری طرف
لوٹتا تو میں درخت کے تلے آ کر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا
اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہاں تک کہ وہ
پہاڑ کے تنگ راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا
اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کیے اور برابر ان کا پیچھا کرتا
رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا
کیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری
کا تھا نہ بچا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لٹیروں نے
اس کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع
نے ان سے چھین لیے) سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے
چلا تیر مارتا ہوا یہاں تک کہ تیس چادروں سے زیادہ
اور تیس بھالوں سے زیادہ ان سے اور چھینیں وہ اپنے
تئیں ہلکا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ
پھینکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیتا پتھر کا تاکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اس
کو پہچان لیں (کہ یہ غنیمت کا مال ہے اور اس کو لے
لیویں) یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی میں آئے اور
وہاں ان کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب بیٹھے صبح کا
ناشتہ کرنے لگے اور میں ایک چھوٹی ٹیکری کی چوٹی پر
بیٹھا فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص
نے ہم کو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے ہمارے
ساتھ ہی برابر تیر مارے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ ہمارے
پاس تھا سب چھین لیا فزاری نے کہا تم میں سے چار
آدمی اس کو جا کر مار لیں یہ سن کر چار آدمی میری طرف
چڑھے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور رہ گئے کہ میری بات سن
سکیں تو میں نے کہا تم مجھے جانتے ہو انھوں نے کہا
نہیں میں نے کہا میں سلمہ ہوں اکوع کا بیٹا (اکوع
ان کے دادا تھے لیکن دادا کی طرف اپنے کو منسوب کیا
بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عام

شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا
مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيَّ أَعْدُو
وَرَاءَهُمْ فَحَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي أَجْلَيْتُهُمْ
عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ
فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَأَعْدُو فَأَلْحَقُ
رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ
قُلْتُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ
قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ أَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ
يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَأَرْدَوْا فَرَسَيْنِ
عَلَى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا أَسُوقُهُمَا إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ
بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ
فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي
حَلَّأْتُهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ تِلْكَ الْإِبِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَإِذَا بِلَالٌ قَدْ
نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْإِبِلِ الَّتِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ
الْقَوْمِ وَإِذَا يَشْوِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
خَلِّنِي فَأَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَأَتَّبِعُ
الْقَوْمَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ قَالَ
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى
بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ
أَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ
فَقَالَ إِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي أَرْضِ غَطَفَانَ
قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ
فُلَانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا
فَقَالُوا أَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا

ان کے چچا تھے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تھے) قسم اس شخص
کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے مونہہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گا مار ڈالوں
گا دبیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا ان
میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پھر
وہ سب لوٹے میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختوں میں گھس
رہے تھے سب سے آگے اخرم اسدی تھے ان کے پیچھے
ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی میں نے
اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لٹیرے
بھاگے میں نے کہا اے اخرم تم ان سے بچے رہنا ایسا
نہ ہو یہ تم کو مار ڈالیں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلیں انھوں نے کہا اے
سلمہ اگر تجھ کو یقین ہو اللہ تعالیٰ کا اور پچھلے دن کا اور
تو جانتا ہو کہ جنت سچ ہے اور جہنم سچ ہے تو مت روک
مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ میں ان
لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا اس سے کیا بہتر ہے)
میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمٰن فزاری
سے اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمٰن نے
برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ
بیٹھا اتنے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے شہسوار آن پہنچے اور انھوں نے عبدالرحمٰن کو
برچھہ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو میں ان کا پیچھا کرنے گیا
میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے
حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ ان کا غبار یہاں
تک کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی
میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرد تھا وہ
اترے پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان

أَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ أَبَا قَتَادَةَ وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةَ قَالَ ثُمَّ أَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَلَا مُسَابِقٌ إِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَرْنِي فَلِأُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ إِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ أَسْتَبْقِي نَفَسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي إِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ إِنِّي رَفَعْتُ حَتَّى أَلْحَقَهُ فَأَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ أَنَا أَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثْنَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتَّى خَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ - تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا - وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا + وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا + فَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا + وَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا + فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ يَخُصُّهُ

کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پاکر ایک تیر لگا دیا اس کے شانے کی ہڈی میں اور میں نے کہا لے اس کو اور میں بیٹا ہوں اکوع کا اور یہ دن کمینوں کی تباہی کا ہے وہ بولا خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی اکوع ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا۔ سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیروں کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انھوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک گھاٹی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہاں مجھ کو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کی لئے ہوئے میں نے وضو کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر میں نہ کچھ کھایا نہ پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگایا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لئے ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب برچھی اور چادریں اور بلال رضی اللہ عنہ نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے چھینی تھی ایک اونٹ نحر کیا اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی چن لینے کی پھر میں ان لٹیروں کا پیچھا کرتا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص

إِلَّا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ يَقُوْلُ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ + قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّيْ عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ - فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ + قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِيْ تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلَى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ وَكَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالَى وَرَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجِئْتُ بِهِ اَقُوْدُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ - قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ + فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ —
اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ + اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

باقی نہیں رکھتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جاکر یعنے سب کو مار ڈالتا ہوں) یہ سن کر آپ ہنسے یہاں تک ... داڑھیں آپ کی کھل گئیں انگار کی روشنی میں آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے میں ایک شخص آیا غطفان میں سے وہ بولا فلاں شخص نے ان کے لئے ایک اونٹ کاٹا تھا وہ اس کی کھال نکال رہے تھے اتنے میں ان کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو وہاں سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں میں بہتر سوار ابو قتادہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بڑھ کر سلمہ بن الاکوع ہیں سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دو حصہ دیتے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دیدیئے بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھایا عضباء پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگ کی بزرگی نہیں کرتا اور بزرگ سے نہیں ڈرتا وہ بولا نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوڑ میں آپ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر میں دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا

قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اس سے مل گیا۔ یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض میں خلاف ہے) پھر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹھیرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدائے تعالیٰ ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہیں ہوئے تو جما رکھ ہمارے پاؤں کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور اپنی رحمت اور تسلی اتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے لوگوں نے کہا عامر آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ بخشے تجھ کو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ اپنی اونٹ پر بیٹھے یا نبی اللہ آپ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر میں آئے تو اس کا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا (قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ) یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شعلے اڑاتی ہوئی یہ سن کر میرے چچا عامر نکلے اس کے مقابلہ کے لئے اور انھوں نے یہ رجز پڑھا (قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ) یعنی خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں۔ پورا ہتھیار بند لڑائی میں گھسنے والا + پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈھال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو ان کی تلوار انہی کو آلگی اور شہ رگ کٹ گئی اسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا یہ سن کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس نے کہا بلکہ اس کو دوہرا ثواب ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگنے والا نہیں) سلمہ نے کہا پھر میں حضرت علی پاس گیا اور ان کو لایا کھینچتا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت اچھے ہو گئے پھر آپ نے ان کو نشان دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا (قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ + شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ + اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا (اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ) یعنے میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا مثل اس شیر

کے جو جنگلوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر ببر) نہایت ڈراؤنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے سندرہ دیتا ہوں۔ (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام ہی تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھوں پر۔

فائدہ :۔ حیدر کہتے ہیں شیر کو اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے تو ان کی ماں نے ان کا نام اسد رکھا تھا اسد کہتے ہیں شیر کو اور مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر پیدا ہو اور بعض علماء نے کہا ہے کہ حضرت علی کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر میں تھے جب لوٹ کر آئے تو انھوں نے علی نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر حادر سے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند جرأت اور قوت اور بہادری رکھتا ہوں تیری کیا حقیقت ہے۔

سیرۃ ابن ہشام میں باسناد ابو رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنا نشان دے کر قلعہ فتح کرنے کے لئے بھیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انھوں نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے ان پر وار کیا اور ان کی سپر گرا دی انھوں نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس پڑا تھا اٹھا لیا اور اس کو سپر کر لیا پھر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے تک ان کے ہاتھ ہی میں رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انھوں نے وہ دروازہ پھینک دیا ابو رافع نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انھوں نے کوشش کی اس دروازہ کو الٹنے کی تو نہ الٹ سکے سبحان اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد کتنی بڑے بڑے بہادروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؓ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب میں رہ گئے نووی نے کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر میں لکھا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تھے اور اور لوگوں نے کہا کہ قاتل اس کے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ابن عبد البر نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پھر روایت کیا انھوں نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر ہیں یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تھے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے انتہی سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن سہل نے انھوں نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے مرحب سے لڑنے کے لئے محمد بن مسلمہ نے کہا میں جاؤں گا کل میرا بھائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجھے جوش آ رہا ہے آپ نے فرمایا اچھا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہوئے تو ایک درخت بیچ میں آ گیا اور ہر ایک اس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے اس درخت کو کاٹنا شروع یہاں تک کہ دونوں

کھل گئے آمنے سامنے اور اس درخت کی صرف جڑ کھڑی رہ گئی پھر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انھوں نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گھس گئی اور اسی میں اٹک رہی پھر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اس کا بھائی یاسر نکلا اور اس نے پکارا کون آتا ہے مجھ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی ماں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالے گا آپ نے فرمایا نہیں تیرا بیٹا خدا چاہے تو اس کو مار ڈالے گا پھر ایسا ہی ہوا کہ زبیر نے اس مردود کو واصل جہنم کیا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے منقول ہیں ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکھ دفعتًا اچھی ہو جانا تیسرے خبر دینا حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت میں تصریح موجود ہے چوتھی خبر دینا کہ وہ لٹیرے اب غطفان میں ہیں انتہی۔ عن عکرمۃ بن عمار بھذا الحدیث بطولہ عن عکرمۃ بن عمار ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب قول اللہ وھو الذی کف ایدیھم عنکم الآیۃ

آیت وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے اترنے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عنہ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِّنْ اھل مکۃ ھَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ فَاَخَذَھُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْیَاھُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے تھے آپ کا دھوکا دیں اور غفلت میں حملہ کریں پھر آپ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا تب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ یعنے خدا وہ ہی جس نے روکا ان کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد میں تمہارے فتح ہو جانے کے بعد ان پر۔

باب غزوۃ النساء مع الرجال: عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ اتَّخَذَتْ یَوْمَ حُنَیْنٍ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے ام سلیم (ان کی

خنجرا فکان معها فراها ابو طلحة فقال یا رسول اللہ هذہ ام سلیم معها خنجر فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنا منی احد من المشرکین بقرت به بطنه فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک قالت یا رسول اللہ اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم ان اللہ عز وجل قد کفی واحسن

ماں ہے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ ان کے پاس تھا پر ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک خنجر ہے آپ نے پوچھا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آوے گا تو اس خنجر سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے پھر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سوا جو لوگ چھوٹے ہیں (فتح مکہ کے روز ان کو مار ڈالیئے انھوں نے شکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہیں ہوئے) آپ نے فرمایا اے ام سلیم کافروں کے شر کو خدائے تعالیٰ کفایت کر گیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب تیری خنجر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

عن انس بن مالک فی قصة ام سلیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل حدیث ثابت

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوة من الانصار معه اذا غزا فیسقین الماء ویداوین الجرحی

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاد میں اپنے ساتھ رکھتے ہیں وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی دوا کرتیں۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتوں کو جہاد میں نکلنا درست ہے اور ان سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرموں کی کریں یا خاوند کی اور غیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہ جائز ہے انتہٰی۔

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان یوم احد انهزم ناس من الناس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو طلحة بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجوب علیه بحجفة قال وکان ابو طلحة رجلا رامیا شدید النزع وکسر یومئذ قوسین او ثلاثا قال فکان الرجل یمر معه الجعبة من النبل فیقول انثرها لابی طلحة قال ویشرف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپ کے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کئے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے ان کے اس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لے کر نکلتا آپ اس سے فرماتے یہ تیر رکھدے ابو طلحہ کے لئے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے یا نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت

اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِىْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِىْ اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَئَانِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهٖ فِىْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَىْ اَبِىْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

اٹھائیے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپ کے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنی ابوطلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے۔ انس نے کہا میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے) اور میں ان کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر پھر ڈال دیتیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابوطلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھ سے۔

فائدہ :۔ اس سے ابوطلحہ کی جانثاری اور وفاداری بیحد ثابت ہوتی ہے۔ سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابودجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کر کے آپ پر آڑ کر لی تھی اور تیر ان کی پیٹھ پر برابر پڑ رہے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مارے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی ان کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکل کر رخسارے پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہو گئی بلکہ اس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا تھا۔ انتہی۔

احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ انہوں نے قصداً انہیں دیکھا بلکہ ان کی نظر پڑ گئی۔

بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْىِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ : جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْاَلُهٗ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِىْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ :۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ (حروری خارجیوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا پانچ باتیں پوچھیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ -

خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوٰۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کس کا ہے عبداللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بیشک رکھتے تھے اور وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابوحنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مار یوں ہی طرح عورتوں کو لیکن اگر بچے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی ڈاڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا (وہ یتیم ہے یعنی اس کا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لئے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے اور لوگ کرتے ہیں تو اس کی یتیمی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے خمس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارے لئے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

فائدہ :- نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ دین دنیا میں ہوشیار ہو جاوے اور ابوحنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے تو اس کا مال اس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی انتہے مع زیادۃ۔ نووی نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے ذو القربےٰ کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ وہ ذو القربےٰ کا حق ہے یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امرائے بنو امیہ ہیں جنہوں نے یہ خمس کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ

دیا آپ دبا لیا۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِىْ قَتَلَ وَزَادَ اِسْحَاقُ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ۔

ترجمہ:۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا ان سے پوچھتا تھا کئی باتیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر تجھ کو ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو (یعنی تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہوگا اور کون ساکافر۔ اور یہ محال ہے اس لئے قتل بھی بچوں کا ناجائز ہے)

فائدہ:۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھ کو یہ حکم پہنچ نہیں سکتا پس لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو ناجائز ہے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِى الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْلَا اَنْ يَقَعَ فِىْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْغُلَامِ الَّذِىْ قَتَلَهٗ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِىْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَاِنَّهٗ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى

ترجمہ:۔ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکھا پوچھتا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیسا ہے اور بچوں کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقربیٰ جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا جاوے گا، کون ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑنے والا نہ ہوتا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا (یعنے مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملے گا جیسے عورت

يبلغ ويؤنس منه رشد وكتبت تسألني عن ذوي القربى منهم وانا زعمنا انا هم فابى ذالك علينا قومنا۔

کو اور حسن اور ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اس کو بھی حصہ دیں گے) اور تو نے لکھ کر پوچھا مجھ سے بچوں کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو قتل نہیں کیا اور تو بھی قتل مت کر مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تھا اور تو نے لکھ کر پوچھا یتیم کو اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اس سے نہ جاوے گا جب تک بالغ نہ ہو اور اس کو عقل نہ آوے اور تو نے لکھ کر پوچھا ذوالقربیٰ کو یہ ہم لوگ ہیں ہماری سمجھ میں پر ہماری قوم نے نہ مانا۔

عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة الى ابن عباس رضي الله تعالى عنه وساق الحديث بمثله قال ابو اسحق حدثني عبد الرحمن بن بشر قال حدثنا سفيان بهذا الحديث بطوله -- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عن يزيد بن هرمز قال كتب نجدة بن عامر الى ابن عباس رضي الله تعالى عنه والله لولا ان اردّه عن نتن يقع فيه ما كتبت اليه ولا نعمة عين قال فكتب اليه انك سألت عن سهم ذي القربى الذي ذكر الله من هم وانا كنا نرى ان قرابة رسول الله صلى الله عليه وسلم هم نحن فابى ذالك علينا قومنا وسألت عن اليتيم متى ينقضي يتمه وانه اذا بلغ النكاح وأونس منه رشد ودفع اليه ماله فقد انقضى يتمه وسألت هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتل من صبيان المشركين احدا فان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يقتل منهم احدا وانت فلا تقتل منهم احدا الا ان تكون تعلم منهم ما علم الخضر من الغلام حين قتله وسألت عن المرأة

ترجمہ :- یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر نے ابن عباس کو لکھا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا جب انھوں نے نجدہ کی کتاب پڑھی اور جب اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ نجاست میں گر جاوے گا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھے گا) تو میں اس کو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے اس کی آنکھ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے اس کو خوشی نصیب نہ ہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوالقربیٰ کا حصہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ کون ہیں تو ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والے ہم لوگ ہیں لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح کے قابل ہو جاوے اور اس کو عقل آ جاوے اور اس کا مال اس کے سپرد ہو جاوے اس کی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے بچوں کو مارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کے کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مار البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انھوں نے لڑکے

وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوْا الْبَأْسَ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ۔

کو مارا تھا تو خبر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگے گا اگر وہ لڑائی میں شریک ہوں تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر غنیمت میں سے

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ ——— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى

ترجمہ:۔ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سات لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے ٹھیرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور زخمیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ — ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيْتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرِ۔

ترجمہ:۔ ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لئے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لئے اس دن میں زید بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کئے ہیں انھوں نے کہا انیس میں نے پوچھا تم کتنے جہادوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے انھوں نے کہا سترہ میں، میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا انھوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام ہے سیرۃ ابن ہشام میں اس کو غزوۃ العشیر لکھا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیرہ تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ ہجری میں ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ہجرت کے

غزا تسع عشرة غزوة وحج بعد ما هاجر حجة لم يحج غيرها حجة الوداع

بعد صرف ایک ہی حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ أَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا أُحُدًا مَنَعَنِي أَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ

ترجمہ :- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کئے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں رہا۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ صلعم تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ

ترجمہ :- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کئے اور ان میں سے آٹھ میں لڑے۔

فائدہ :- نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کے شمار میں تو ابن سعد نے انکا شمار مفصلاً بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہنچی ہے (سریہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف ہیں اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کئے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا۔ جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علماء یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا۔ (مترجم کہتا ہے باقی علماء کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے)

عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً

ترجمہ :- بریدہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کئے۔

عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ۔

ترجمہ :- سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کئے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابو بکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے۔

عَنْ حَاتِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ ۔

ترجمہ یہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے۔

بَابُ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ : ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاةٍ وَّنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَیْنَنَا بَعِیْرٌ نَعْتَقِبُهٗ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَایَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِیْ فَکُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّیَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا کُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُوْبُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُوْمُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ثُمَّ کَرِهَ ذَاكَ قَالَ کَاَنَّهٗ کَرِهَ اَنْ یَّکُوْنَ شَیْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ زَادَنِیْ غَیْرُ بُرَیْدٍ وَّاللّٰهُ یَجْزِیْ بِهٖ ۔

ترجمہ :۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے ان زخموں پر چھیتڑے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چھیتڑے باندھتے تھے۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اس کا بیان کرنا کیونکہ ان ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا۔ ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا)

بَابُ کَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِی الْغَزْوِ بِکَافِرٍ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْکَوْنِهٖ حُسْنَ الرَّاْیِ فِی الْمُسْلِمِیْنَ

کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا کَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَکَهٗ رَجُلٌ قَدْ کَانَ یُذْکَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَّنَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَکَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِیْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِیْنَ بِمُشْرِكٍ

ترجمہ :۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے جب حرة الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص ملا آپ سے جس کی بہادری اور اصالت کا شہرہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لئے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو ملے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا دہ

قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ ....

....

وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا پھر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پھر آپ سے ملا بیدا میں آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا تو یقین رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہاں میں یقین رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو خیر چل۔

فائدہ :- نووی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے تو بعض علماء نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانوں کا تو اس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اور اس کو انعام ملے گا اور حصہ نہ ملے گا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

كِتَابُ الْاِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

بَابُ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِىْ قُرَيْشٍ : خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِىْ هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِىْ

ترجمہ :- ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیں ان میں ایک

هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جاویں۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں اسی طرح بعد ان کے اور جس نے مخالفت کی اس میں بدعتی ہو یا اور کوئی اس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لئے اور یہی مذہب ہے علماء کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہ کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی پر تاکہ اس کا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے ان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اس وقت جوق جوق ہر قبیلہ کے عرب مسلمان ہونے لگے۔ اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ دو آدمی رہ جاویں اور یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا مزاحم نہیں اور انھیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لئے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریش ہیں اور ان کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں انتہے۔ ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لئے تمام مسلمانوں کی بیعت ضرور نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کر لیں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قریشی ہو

یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاریٰ ہیں غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی مکہ معظمہ میں جو شریف کہلاتے ہیں وہ سید ہیں اور قریشی لیکن ان کو کچھ اختیار نہیں وہ سلطان کے تابع فرمان ہیں حدیث میں جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کس لئے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور بمنطوق اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ ولئن کان عبداً حبشیاً اور السلطان ظل اللہ فی الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شریعت نہ ہو واجب ہے اسی طرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گو اس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ میں شاید اب تک موجود ہو گی اور جہاں نہ ہو وہاں کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی[1] ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ....

ترجمہ :- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو لیں پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انھوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِي مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ :- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے انھوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہوں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلعم لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اِثْنَيْ

ترجمہ :- جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] قریشیت امارت کے لئے بطور افضلیت کے ہے۔ بطور شرط کے نہیں ہے۔ بہر حال بغیر امیر مامور کے زندگی غیر شرعی ہے ۱۲ مصحح

عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ـ

آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انھوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے ـ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ عَزِيزًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ـــــــ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ـ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ ....

ترجمہ :۔ حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط ہے کا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کر دیا اس کے سننے سے میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے ـ

فائدہ :۔ قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے ـ (نووی)

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ أَنْ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْأَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى أَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ

ترجمہ :۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جس دن ماعز اسلمی سنگسار کئے گئے (ان کا قصہ کتاب الحدود میں گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہو گا کہ

يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ............

....

بارہ خلیفہ بارہ ٹکڑیوں پر مسلمانوں کے ہوں گے ایک ہی وقت میں) اور سنا میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانوں کی کسریٰ کے سفید محل کو فتح کریں گے (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے (ادن کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لئے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ : خلیفہ بنانا اور نہ بنانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِيْ حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوْا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ.........

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے انھوں نے کہا لوگ دو طرح کے ہیں بعضے تو امیدوار ہیں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہیں مجھ سے یا میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے عذاب سے لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیے کسی کو انھوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ میرے اوپر کچھ وبال ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر چھوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے جاوے تو بھی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو یا وصف لتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا ترددتھا تو اور حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلعم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کریں گے۔

فائدہ :- نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بھی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ جاوے جیسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہیں کیا تھا پھر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اور جو نہ کرے اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب الرائے ہوں ان کے اتفاق سے بھی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک چھوٹی جماعت پر چھوڑنا درست ہے مسلمانوں کے مشورے پر رکھ کر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا چھ آدمیوں کے لئے اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسی لئے مقدم رکھا اس کو صحابہ کرام نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع ہے اہل سنّت کا قاضی عیاض نے کہا اس میں صرف بکر بن اخت عبدالواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص کر دیا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لئے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لئے آپ نے نص کیا تھا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے لئے آپ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر ان کے کہنے سے حضرت عمر کی خلافت نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لئے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کے لئے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّيْ اُكَلِّمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انھوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے۔ میں نے کہا ایسا نہیں کرنے کے انھوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ میں رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن

حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَاٰلَیْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِیْ اِبِلٍ اَوْ رَاعِیْ غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَیْتَ اَنْ قَدْ ضَیَّعَ فَرِعَایَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهٗ قَوْلِیْ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَیَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَحْفَظُ دِیْنَهٗ وَاِنِّیْ لَئِنْ لَّا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ لِیَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا وَاَنَّهٗ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ کو ہاتھ میں لئے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا انھوں نے لوگوں کا حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ پاس چلا آئے ان اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضرور ہے میرے اس کہنے سے ان کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کیے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے۔

فائدہ :۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ابو بکر صدیق کی پیروی سے مقدم ہے گو حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپ کا قول یا فعل بصحت پہنچ جائے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلے یا اللہ ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ طَلَبِ الْاِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَیْهَا

امارت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ

ترجمہ :۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست

فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا

سے تجھ کو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدائے تعالیٰ تیری مدد کرے گا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ۔

ترجمہ :۔ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْهُ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰی اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَاَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

ترجمہ :۔ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ نیچے ہونٹ کے کھڑی ہوئی تھی آپ نے فرمایا ہم اس کو کام کبھی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے۔ لیکن تم جاؤ اے ابوموسیٰ یا عبداللہ بن قیس پھر ان کو یمن کا صوبہ کر کے بھیجا۔ بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابوموسیٰ کے) جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا اترو اور ایک گدہ ان کے لئے بچھایا اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں جکڑا ہوا تھا معاذ نے کہا یہ

اَجۡلِسۡ نَعَمۡ قَالَ لَا اَجۡلِسُ حَتّٰی یُقۡتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ صلعم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاکَرَا الۡقِیَامَ مِنَ اللَّیۡلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُوۡمُ وَاَرۡجُوۡ فِیۡ نَوۡمَتِیۡ مَا اَرۡجُوۡ فِیۡ قَوۡمَتِیۡ ۔

کیا ہے ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کمبخت یہودی ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا میں نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سونے میں بھی مجھ کو وہی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

فائدہ :- یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہے کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں۔ اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کا بالکل ڈر نہیں ہوتا اور رشوتیں لینا اور خلق اللہ کو ستانا ان کا کام ہوتا ہے پس ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ جاوے۔

نووی نے کہا مرتد کے قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے توبہ کرانا واجب ہے یا مستحب ہے مالک شافعی اور احمد کے نزدیک توبہ کرا دیں گے اور ابن قصار نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرا دیں گے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ قتل سے نہیں بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہوا تو اس سے توبہ نہ کرا لیویں گے اور کافر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرا دیں گے اب شافعی اور ان کے صحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہے۔ اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت میں تین دن کی مہلت دیں گے اور یہی قول ہے مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مہینہ کی مہلت منقول ہے اور عورت بھی اگر مرتد ہو تو اس کا بھی حکم جمہور کے نزدیک مثل مرد کی ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توبہ نہ کرے اس کو لونڈی بنانا درست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اس کو لونڈی بنا دیں گے۔ انتہے

بَابُ کَرَاهِیَةِ الۡاِمَارَةِ بِغَیۡرِ ضَرُوۡرَةٍ

بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُ قَالَ قُلۡتُ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اَلَا تَسۡتَعۡمِلُنِیۡ قَالَ فَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی مَنۡکِبِیۡ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیۡفٌ وَّ اِنَّهَا اَمَانَةٌ وَّاِنَّهَا یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ خِزۡیٌ وَّ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنۡ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّی الَّذِیۡ عَلَیۡهِ فِیۡهَا ۔

ترجمہ :- ابوذر سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندوں کے حقوق اور خدا تعالےٰ کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے ہوتے ہیں) اور قیامت کے دن خدمت سے سوائے رسوائی اور شرمندگی کے

کے کچھ حاصل نہیں مگر جو اس کے حق ادا کرے اور درستی سے کام لے
فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہو کہ حتی المقدور حکومت سے پرہیز کرنا چاہئیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قبول نہ کرنا چاہئیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ -

ترجمہ :- ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر میں تجھ کو ناتواں پاتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں مت حکم کر دو آدمیوں کے بیچ میں اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا دکیونکہ احتمال ہو کہ یتیم کا مال بیجا اٹھ جاوے یا اپنی ضرورت میں آجاوے اور مواخذہ میں گرفتار ہو۔

بَابُ فَضِیْلَۃِ الْاَمِیْرِ الْعَادِلِ وَعُقُوْبَۃِ الْجَائِرِ

حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ عَنْ یَّمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ الَّذِیْ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِہِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا -

ترجمہ :- عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے پروردگار کے داہنی طرف اور اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں دیعنے بائیں ہاتھ میں جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے یہ بات اللہ تعالیٰ میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام ان کو دیا جاوے اس میں انصاف کرتے ہیں

فائدہ :- یعنے انصاف کچھ اس میں منحصر نہیں کہ آدمی کا کہیں کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچوں اور بیبیوں اور کنبے والوں میں بھی انصاف کرنا چاہئیے اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہئیے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور ان کا بیان اوپر گذرا اور علماء کا اختلاف ایسی حدیثوں میں بیان ہو چکا بعضوں نے یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی تاویل کے لئے گفتگو نہیں کرتے اور ان کے معنے ہم نہیں جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا ظاہری معنے مراد نہیں ہے بلکہ ان کا معنے ایسا ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور طائفہ متکلمین کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ ان کی تاویل کی جاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہیں اور اسی بناء پر قاضی عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگوں کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں وہ داہنی طرف سے آیا جب

اچھی جانب سے آئے اور عرب اچھے کام اور احسان کو داہنی طرف منسوب کرتے ہیں اور برے کو بائیں طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور خوبی کے ہیں اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں اس سے مقصود تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہیں ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالیٰ کے حق میں لنتہی۔ ما قال النودی مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو صفات قرآن اور حدیث میں مذکور ہیں وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہیں اور ان میں تاویل یا تحریف جائز نہیں ہے اور پروردگار کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے اس کی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالیٰ اس صورت میں نودی کا یہ قول ہے کہ اس کے ظاہری معنے مراد نہیں ہیں محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہیں اور یہ صحیح ہے بلاشبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اس کی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہیں ہے کیونکہ اس کے جوڑ کا کوئی نہیں ہے فقط

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَسْئَلُھَا عَنْ شَیئٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ کَیْفَ کَانَ صَاحِبُکُمْ لَکُمْ فِیْ غَزَاتِکُمْ ھٰذِہٖ قَالَ مَا نَقِمْنَا مِنْہُ شَیْئًا اِنْ کَانَ لَیَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِیْرُ فَیُعْطِیْہِ الْبَعِیْرَ وَالْعَبْدُ فَیُعْطِیْہِ الْعَبْدَ وَیَحْتَاجُ اِلَی النَّفَقَۃِ فَیُعْطِیْہِ النَّفَقَۃَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّہٗ لَا یَمْنَعُنِی الَّذِیْ فَعَلَ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اَخِیْ اَنْ اُخْبِرَکَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ بَیْتِیْ ھٰذَا اَللّٰھُمَّ مَنْ وَّلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَشَقَّ عَلَیْھِمْ فَاشْقُقْ عَلَیْہِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَیْئًا فَرَفَقَ بِھِمْ فَارْفُقْ بِہٖ

....

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انھوں نے پوچھا کہ تو کون سے لوگوں میں سے ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے انھوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی (یعنے محمد بن ابی بکر کا جن کو حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مرجاتا تو وہ اس کو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی ان پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور مہربان پر نرمی کیے تو بھی اس پر نرمی کر۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيْرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ....

ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد منتظم اور نگراں کار اور محافظ ہے) پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق ادا کئے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں، اور آدمی حاکم ہے اپنے گھر والوں کا اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کا مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اسکی رعیت کا۔

فائدہ :- یہاں تک کہ جو شخص مجرد ہے وہ حاکم ہے اپنے نوکروں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے نفس اور اپنے اعضاء کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمَعْنَى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيْهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنَى ..... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ بِهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ......

ترجمہ :- حسن سے روایت ہے عبید اللہ بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری میں وہ مر گئے تو معقل نے کہا میں ایک حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر میں جانتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو تجھ سے بیان نہ کرتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت دے دے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق میں مگر خدا تعالیٰ حرام کر دے گا اس پر جنت کو۔

فائدہ :۔ یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ میں گذر چکی۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ اَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی انھوں نے کہا میں نے نہیں بیان کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا۔

عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا اَنِّيْ فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ میں گزر چکا۔

عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُوْدُهٗ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِيْ غَيْرِهِمْ .....

ترجمہ :۔ حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میرے میں نے سنا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چروا ہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کردے) تو ایسا نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے۔ عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر لوگوں میں

فائدہ :۔ یعنی تو فضلائے صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنیٰ درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے یہ بھی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی ہے اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے۔

بَابُ غِلَاظِ تَحْرِيْمِ الْغُلُوْلِ : غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے

ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغِثْنِيْ فَأَقُوْلُ لَا أَمْلِكُ لَكَ ...

مال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑ بڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرمادیں پھر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لیتے ہوتے جو ہنہناتا ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنے دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پھر تو نے کیا ہے کو چوری کی) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیتے ہوئے جو میں میں کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیتے ہوئے جو چلا رہی ہو (جس کا اس نے دنیا میں خون کیا ہو)۔ پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لئے ہوئے جو اڑ رہے ہوں (جن کو اس نے چرایا تھا دنیا میں) یا چند پارچے کاغذ کی جو اڑ رہی ہوں (جس میں اس کے اوپر کے حقوق لکھے ہیں) یا اور چیزیں جو ہل رہی ہوں (جن کو اس نے دنیا میں چرایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لئے ہوتے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

فائدہ:- یہ تینوں ترجمے رِقَاعٌ تَخْفِقُ کے ہیں۔ نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرا وے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق والے کو ممکن نہ ہو تو اس میں علماء کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اس کا امام کو دے دے اور باقی تصدق

کر دے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دے دے لیکن اس کا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اس کا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیئے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل ان کی حدیث ہے عبداللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اس کے ساتھ صالح محمد بن سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزائے مالی درست تھی جیسے زکوٰۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِی حَیَّانَ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ یَحْیٰی یَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِحَدِّثْهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَیُّوْبُ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِیْمِ هَدَایَا الْعُمَّالِ: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ یُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِیَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهٗ فَیَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ اَوْ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْهِ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَیْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی عُنُقِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا

ترجمہ :۔ ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جس کو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ کے طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جس کو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اس کو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنے اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے۔ یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اس کی

عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَیْنِ

جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لاد کر اس کو لاوے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑ بڑ اتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ ممیں ممیں کرتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ہم کو نظر آئی اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ رَجُلًا مِّنَ الْاَزْدِ عَلَی الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا قَعَدْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَیُهْدٰی لَكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا ثُمَّ نَحْوَ حَدِیْثِ سُفْیَانَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ عَلٰی صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَیْمٍ یُدْعَی ابْنَ اللُّتْبِیَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهٗ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِیَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰی یَاْتِیَكَ هَدِیَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَی الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِیَ اللّٰهُ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِیَّةٌ اُهْدِیَتْ لِیْ اَفَلَا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَاُمِّهٖ حَتّٰی تَاْتِیَهٗ هَدِیَّتُهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا یَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّهٖ اِلَّا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَحْمِلُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَقِیَ اللّٰهَ یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَیْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رُءِیَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ

ترجمہ: ۔ ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جسے ابن لتبیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لئے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا۔ اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ستائش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں ان کاموں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیئے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنی باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے دے مگر اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لادے ہوئے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑ بڑا رہا ہوگا یا گائے اٹھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں

هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي ..... ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دی اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے پہنچا دیا ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ابوحمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي

ترجمہ :۔ ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا میں نے ابوحمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انھوں نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى ....

ترجمہ :۔ عدی بن عمیرہ سے روایت ہے میں نے رسول سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اس کو لیکر آوے گا یہ سن کر ایک سانولا انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے لیجئے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب چیزیں لے کر آوے پھر جو اس کو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اس سے باز رہے اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَّتَحْرِيْمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ: بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ان کی جو حاکم ہوں تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب میں اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے یعلی بن مسلم نے انھوں نے سنا سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

فائدہ:۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا میں سے ہیں اور بعضوں نے کہا علماء مراد ہیں بعضوں نے کہا امراء اور علماء۔ دونوں اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہیں اس نے غلطی کی۔ (نووی)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَّعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی

عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِىْ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ وَ مَنْ عَصٰى اَمِيْرِىْ فَقَدْ عَصَانِىْ ۔

کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ سَوَآءً۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيْرَ وَلَمْ يَقُلْ اَمِيْرِىْ وَكَذٰلِكَ فِىْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِىْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ ۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت یہ حق اور کسی کو دیں (یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنا چاہیئے اور فساد کرنا اور فتنہ پھیلانا منع ہے نووی نے کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے)۔

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِىْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِىْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ

ترجمہ :۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتھ پاؤں کٹا حاکم ہو۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت میں صحیح ہے جب اس کو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لے اور ابتداءً ایسے کو حکومت دینا درست نہیں بلکہ اس کی شرط آزادی ہے انتہیٰ

عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِى الْحَدِيْثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتھ پاؤں کٹا۔

عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ یحییٰ بن حصین سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی ہیں انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑھ رہے

يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا۔

تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تو اس کی اطاعت کرو اس کا حکم مانو۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا۔ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے منا میں سنا یا عرفات میں۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا

ترجمہ :۔ ام حصین یحییٰ بن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج وداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چلانا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

فائدہ :۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریشی نہ ہو تب بھی اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْاٰخَرُونَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ

ترجمہ :۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انگار جلائے اور لوگوں سے کہا اس میں گھس جاؤ بعضوں نے چاہا اس میں گھس جاویں اور بعضوں نے کہا کہ ہم

تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

انگار سے بھاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر انگار ہی میں گھسیں یہ ہم سے نہ ہوگا) پھر اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے گھسنے کا قصد کیا تھا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

فائدہ :۔ یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اس کو ہرگز نہ ماننا چاہیئے بادشاہ نہیں بادشاہ کا باپ حکم دیے دے بلکہ سب مل کر ایسے بادشاہ کو سمجھا دیں اور اس کو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھیں اگر نہ مانے تو اس کو معزول کردیں اور اس کی جگہ کسی اور خلیفہ کو مقرر کریں جو اللہ کی کتاب پر چلے کس لئے کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ کی بالذات نہیں ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضرور نہ رہی۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوهُ فَأَغْضَبُوهُ فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوْقِدُوا نَارًا فَأَوْقَدُوا نَارًا ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْمُرْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلَى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

ترجمہ :۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری کو حاکم کیا (نودی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو غصہ کیا کسی بات میں اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں پھر اس نے کہا انگار جلاؤ انھوں نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم کو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولا بے شک آپ نے ایسا حکم دیا ہے اس نے کہا تو اس انگار میں گھس جاؤ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انھوں نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انگار بجھا دیئے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار میں گھس جاتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے اطاعت کرنا ادسیبات میں لازم ہے جو واجبی ہو (یعنے شریعت کی رو سے منع نہ ہو نودی نے کہا

اس لئے یہ بات امتحان۔ تھی یا مذاق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سردار کی اطاعت نہیں کرنا چاہئے

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

ترجمہ:- عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گو ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم سچ بات کہیں گے جہاں ہوں گے اللہ کی راہ میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

فائدہ:- یہی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیاساز خوشامد باز حق بات کا چھپانے والا دنیا داروں کی ملامت سے ڈرنے والا ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اس کو چاہیے توبہ کرے اور راستبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔
ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَا فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَلَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ ۔

ترجمہ:- جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا بیان کرو ہم سے خدا تم کو اچھا کرے۔ ایسی کوئی حدیث ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا ہم کو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لئے ان میں یہ بھی بتایا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کریں گے اس شخص کی خلافت میں جو اس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

فائدہ:- نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اس وقت چپ نہ رہو بلکہ اس سے کہدو اور حق بات بیان کر دو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور

بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو جاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہو جائے تو وہ معزول ہو جاوے گا اسی طرح اگر نماز ترک کر دے یا بدعت شروع کرے جمہور کا بھی یہی قول ہے پھر کافر ہو جائے یا شرع کے احکام بدل دے یا بدعت نکالے تو اس کی ولایت جاتی رہے گی۔ اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاوے گی اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک امام عادل کو مقرر کریں اور بدعت نکال لینے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں الا اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی پر اس کے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بھی امامت ابتدا صحیح نہیں لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہو جاوے تو بعضوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہل سنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین میں سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کی وجہ سے معزول نہ ہو گا اور معزول نہ کیا جاوے گا اور اس سے لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہیں ہے بلکہ اس کو نصیحت کرنا اور ڈرنا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا ابن مجاہد نے اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضوں نے اس دعویٰ کو اس لئے کہ امام حسن علیہ السلام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت نے عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھ ہو گئی حجاج سے لڑنے کے لئے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا واللہ اعلم انتہی مختصراً

بَابُ الْاِمَامِ جُنَّةٌ ——— امام مسلمانوں کی سپر ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے ہیں (کافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے (ظالموں سے اور لیٹروں سے) پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہو گا اور جو اس کے خلاف حکم دے تو اس پر وبال ہو گا۔

بَابُ وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ

جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَتَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَکْثُرُ قَالَ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اس کی جگہ ہوجاتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے لوگوں نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے سمجھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بے خبری میں کی ہو خواہ ایک شہر میں ہو یا دو شہر میں اور اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اگرچہ دارالاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہوں اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہے کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَکُمْ .....

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جن کو تم برا جانو گے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت میں جو ہے اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں آپ نے فرمایا ادا کرو اس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس پروردگار سے مانگو کہ خدا اس کو ہدایت کرے یا اس کو بدل کر عادل حاکم تم کو دے دے)

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْکَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ جَالِسًا فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْهِ فَاَتَیْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ یُصْلِحُ خِبَاءَهٗ وَمِنَّا مَنْ یَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً

ترجمہ:۔ عبدالرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا انھوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانوروں میں تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فاجتمعنا الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انه لم يكن نبي قبلي
الا كان حقا عليه ان يدل امته
على خير ما يعلمه لهم وينذرهم
شر ما يعلمه لهم ان امتكم
هذه جعل عافيتها في اولها و
سيصيب آخرها بلاء وامور تنكرونها
وتجيء فتنة فيرقق بعضها بعضا وتجيء
الفتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء
الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان يزحزح
عن النار ويدخل الجنة فلتاته منيته وهو يؤمن بالله و
اليوم الآخر وليات الى الناس الذي يحب ان يؤتى اليه ومن بايع اماما
فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه
ان استطاع فان جاء آخر ينازعه فاضربوا
عنق الآخر فدنوت منه فقلت انشدك
الله آنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاهوى الى اذنيه وقلبه بيديه
وقال سمعته اذناي ووعاه قلبي فقلت له
هذا ابن عمك معاوية رضي الله تعالى عنه
يامرنا ان ناكل اموالنا بيننا بالباطل ونقتل
انفسنا والله عز وجل يقول يا ايها الذين آمنوا
لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون
تجارة عن تراض منكم ولا تقتلوا
انفسكم ان الله كان بكم رحيما قال
فسكت ساعة ثم
قال اطعه في طاعة الله واعصه
في معصية الله عز وجل۔

وسلم کے پکارنے والے نے آواز دی نماز کے لئے
اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے آپ
نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس پر
ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اس کو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری
یہ امت اس کے پہلے حصہ میں سلامتی ہے اور اخیر
حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں
گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو ہلکا
اور پتلا کر دے گا۔ (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ
کر ہو گا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا
اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی
ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا آوے گا مومن کہے گا
اس میں میری تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے
بچے اور جنت میں جاوے اس کو چاہیے کہ مرے اللہ
تعالیٰ اور پچھلے دن پر یقین رکھ کر اور لوگوں سے وہ سلوک
کرے جیسا وہ چاہتا ہو لوگ اس سے کریں اور جو شخص
کسی امام سے بیعت کرے اور اس کو اپنا ہاتھ دے دیوے
اور دل سے نیت کرے اس کی تابعداری کی تو اس
کی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اس سے
لڑنے کو آوے تو اس کو منع کرو اگر نہ مانے بغیر لڑائی
کے تو) اس کی گردن مارو یہ سن کر میں عبداللہ کے پاس
گیا اور ان سے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم
نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے
اپنے کانوں اور دل کی طرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا
میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے
کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہم کو حکم کرتے ہیں ایک
دوسرے کا مال ناحق کھانے کے لئے اور اپنی جانوں
کو تباہ کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
ایمان والو مت کھاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانوں کو بے شک اللہ تعالیٰ

تم پر مہربان ہے۔ یہ سن کر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کرو اس کام میں جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہو اس میں معاویہ کا کہنا نہ مانو۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

ترجمہ:- اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجھ کو حاکم کر دیجئے جیسے آپ نے فلاں شخص کو حکومت دی ہے آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے ملو حوض کوثر پر۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اس میں علیحدہ ہونے کا ذکر نہیں۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۔

ترجمہ:- علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے۔ انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمیٰ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو گھسیٹا اور کہا سنو اور اطاعت کرو ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ ۔

ترجمہ:- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

بَابُ وُجُوبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَفِيْ كُلِّ حَالٍ

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا!

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّ شَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَيَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَرٰى اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

:- حذیفہ ابن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا وہ دھبہ کیسا آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلا دیں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمائیے آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ کہا اگر جماعت اور امام نہ ہوں آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔

فائدہ :- یعنی جنگل میں چلا جائے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیش گوئی کی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو

گمراہ فرقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے بعضوں نے کہا عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھی اس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر ہے پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے وہ لوگ ہیں جو سید احمد خاں ابو النیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جنٹلمینوں سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

ترجمہ:۔ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے بھلائی دی اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی آپ نے فرمایا ہاں میں نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہوں گے جو میری راہ پر نہ چلیں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہوں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میں کیا کروں آپ نے فرمایا اگر تو ایسے زمانہ میں ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پھوڑے اور تیرا مال لے لے پر اس کی بات سن جا اور اس کا حکم مانتا رہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دیوے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی اور جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا ہو قوم کی طرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کی رضامندی مقصود نہ ہو) پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہو گا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچھے اور بروں کو ان میں کے قتل کرے

اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علاقہ نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَقَالَ لَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَیُقَاتِلُ لِلْعَصَبِیَّةِ فَلَیْسَ مِنْ اُمَّتِیْ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَهْدِهَا فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھندہ جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا ان کے نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں ہے۔

عَنْ غَیْلَانَ بْنِ جَرِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ مُثَنّٰی فَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَدِیْثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَرْوِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِیْتَةٌ جَاهِلِیَّةٌ

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے اس لیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَرِهَ مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا فَلْیَصْبِرْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ یَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَیْهِ اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً۔

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اسی حال میں اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ

ترجمہ:۔ جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھے جھنڈے کے تلے مارا جاوے اور وہ بلاتا ہو تعصب

يَدْعُو عَصَبِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ۔ اور قومی طرفداری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اس کا قتل جاہلیت کا سا ہو گا۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوْا لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

ترجمہ:۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ کا ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں (اس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ میں جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والوں پر ہوئے ....) عبداللہ بن مطیع نے کہا ابو عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) کے لئے توشک بچھاؤ انھوں نے کہا میں اس لئے نہیں آیا کہ بیٹھوں بلکہ ایک حدیث تجھ کو سنانے کے لئے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہو گی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر کے امام کے رہنا خوب نہیں ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہو گی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لئے اور اس وعید سے بچنے کے لئے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلیں اور اس سے بیعت کرلیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ أَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں خلل ڈالے

عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

ترجمہ:۔ عرفجہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہیں

إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مار د چاہے جو کوئی بھی ہو۔

فائدہ :- اگر وہ باز نہ آئے اپنے کام سے سمجھانے سے تو اس کا خون ہدر ہوگا۔

عَنْ عُرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَاكُمْ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ۔

ترجمہ :- عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمے ہو وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو۔

بَابُ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ : جب دو خلیفہ سے بیعت ہو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا۔

ترجمہ :- حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کی جاوے تو جس سے آخیر میں بیعت ہوئی ہو اس کو مار ڈالو۔ (اس لئے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)

بَابُ وُجُوبِ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأُمَرَاءِ فِيمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ

اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا چاہیئے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

ترجمہ :- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لے وہ بری ہوا (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے

اور پیروی کی اس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مار دو اور امارت سے موقوف کر دو۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ بِقَلْبِهِ۔

ترجمہ:۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام ۔۔ کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہوا اور اسی کی پیروی کی (وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے لڑیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنی دل میں برا کہا یعنی دل میں برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَئِمَّةِ وَشِرَارِهِمْ : اچھے اور برے حاکموں کا بیان

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَاكْرَهُوا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَةٍ۔

ترجمہ:۔ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بات اپنے حاکم کی ایسی دیکھو تو دل سے اس کو برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنی بغاوت نہ کرو)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ:۔ عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ اِلَّا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِیْ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لئے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے زریق بن حیان سے کہا جب انھوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سن کر زریق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ۔

لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ

ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیں ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم

فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ مر جاویں گے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

ترجمہ:۔ جابرؓ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر کی۔

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْاَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ۔

ترجمہ:۔ ابو الزبیر نے جابرؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے انھوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت نہیں کی وہ اپنی اونٹ کے تلے پیٹ کے تلے چھپ رہا۔

عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

ترجمہ:۔ ابو الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جابرؓ سے سنا ان سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لی ذوالحلیفہ میں انھوں نے کہا نہیں۔ لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیبیہ کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھ سے ابو الزبیر نے بیان کیا انھوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسولؐ نے دعا کی حدیبیہ کے کنوئے پر (اس کا پانی بڑھ گیا اور یہ قصہ اوپر گزر چکا)۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّ اَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابرؓ نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اس درخت کا مقام دکھلا دیتا۔

فائدہ:۔ کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے کٹوا ڈالا تھا جب سنا کہ لوگ اس کے پاس جمع رہتے ہیں۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ۔

ترجمہ:۔ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تھے انھوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوتے تب بھی وہاں کا کنواں ہم کو کافی ہو جاتا (کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اس کا پانی بہت بڑھ گیا تھا) ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ۔

ترجمہ:۔ سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے اس دن انھوں نے کہا چودہ سو آدمی تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الشَّجَرَةِ أَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ أَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ۔

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ وَأَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ أَغْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ وَنَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَا نَفِرَّ۔

ترجمہ: معقل بن یسار سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تھے لوگوں سے اور میں ایک شاخ کو درخت کے آپ کے سر سے اٹھائے ہوئے تھا ہم چودہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر۔

عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَإِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ۔

ترجمہ۔ سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۂ رضوان کے پاس انھوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔

ترجمہ:۔ سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ کے ساتھ تھے شجرۂ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا۔

ترجمہ:۔ سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرۂ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰی اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

ترجمہ:۔ یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی انہوں نے کہا مر جانے پر کی۔

عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰی مَا ذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰی هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس گنے کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دو گنے کافروں سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيْطَانِ وَطَنِهٖ

جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے

عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ۔

ترجمہ:۔ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کے پاس گئے وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت دی جنگل میں رہنے کی۔

فائدہ:۔ قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اس کو وطن

بنانے کے لئے حرام ہے۔ اور اسی لئے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہٰی مختصراً)

بَابُ الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ

مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا، اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی

عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ۔

ترجمہ:۔ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لئے لیکن بیعت کر اسلام پہ یا جہاد پہ یا نیکی پر۔

عَنْ مُجَاشِعِ ابْنِ مَسْعُوْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِاَخِيْ اَبِيْ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ۔

ترجمہ:۔ مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لیں گے اس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے مجاشع کا کہنا بیان کیا انہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا۔

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ لَا ھِجْرَۃَ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لئے تو تم نکلو جہاد کے لئے۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ہجرت دارالحرب سے دارالسلام کی طرف ہمیشہ قائم رہے گی قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دارالسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب نہ رہی نہ اب اتنا ثواب ہے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جائے جہاد کو نکلنے کے لئے تو نکلو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ اِنَّ شَاْنَ الْھِجْرَۃِ لَشَدِیْدٌ فَھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَھَلْ تُؤْتِیْ صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے پھر ہجرت توڑنا پڑے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اس پار سے عمل کر تا رہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔

عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّتِرَکَ مِنْ عَمَلِکَ شَیْئًا وَّزَادَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ فَھَلْ تَحْتَلِبُھَا یَوْمَ وِرْدِھَا قَالَ نَعَمْ

ترجمہ:۔ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو ان کا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں اس نے کہا ہاں۔

بَابُ کَیْفِیَّۃِ بَیْعَۃِ النِّسَآءِ : عورتیں کیونکر بیعت کریں

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت كان المؤمنات إذا هاجرن إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن بقول الله تعالى يا أيها النبي إذا جاءك المؤمنات يبايعنك على أن لا يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ولا يزنين إلى آخر الآية قالت عائشة رضي الله تعالى عنها فمن أقر بهذا من المؤمنات فقد أقر بالمحنة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقررن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقن فقد بايعتكن ولا والله ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة قط غير أنه يبايعهن بالكلام قالت عائشة رضي الله تعالى عنها والله ما أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم على النساء قط إلا بما أمره الله تعالى وما مست كف رسول الله صلى الله عليه وسلم كف امرأة قط وكان يقول لهن إذا أخذ عليهن قد بايعتكن كلاما۔

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی زنا نہ کریں گی آخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی)، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا قسم اللہ تعالیٰ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ ان سے بیعت لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کر لیتیں میں تم سے بیعت کر چکا

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے ان کا ہاتھ پکڑنا درست نہیں اور مردوں سے زبان سے اور ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت بات درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اس کا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامۃ یا دانت نکلا لینے یا سرمہ لگانے کے چھونا درست ہے اور یہ ضرورتیں بھی اسی وقت ہیں جب عورت یہ کام کرنے والی نہ ملے۔ انتہیٰ۔

عن عروة أن عائشة رضي الله تعالى عنها أخبرته عن بيعة النساء قالت ما مس رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده امرأة قط إلا أن يأخذ عليها فإذا أخذ عليها فأعطته قال اذهبي فقد بايعتك۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا البتہ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قول دیتے تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکے گا (یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہو سکے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں)

بَابُ بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوغِ : آدمی کب جوان ہوتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں پیش ہوا خندق کے دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا نافع نے کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی ان کے پاس آکر وہ ان دنوں خلیفہ تھے انھوں نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں شریک کریں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ

قرآن شریف کافروں کے ملک میں لیجانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ ان کے ہاتھ لگ جائے گا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔

منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لے جانے سے سفر میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ پڑ جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اٰمَنُ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْكُمْ بِهٖ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لے جاؤ سفر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جانے کا ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ میں پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیاں کافروں کو دینا جن پر اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَاِنِّيْ اَخَافُ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَحَدِيْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيْرِهَا

گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کو تیار کرنا شرط کے لئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِيْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوڑ کی ان گھوڑوں کو جو تیار کئے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقاموں میں پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگوں میں تھے جنہوں نے دوڑ کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا میں آگے آیا تو گھوڑا مجھے لیکر مسجد پر چڑھ گیا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑدوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو تیار کرنا یعنی تضمیر کرنا دوڑ کے لئے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کوٹھری میں باندھ دیں تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے میں تیز ہو جاوے اور اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑدوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دے دے یا شخص ثالث درمیان میں ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دے دے اور حدیث میں عوض کا ذکر نہیں ہے انتہیٰ۔

بَابُ فَضِيْلَةِ الْخَيْلِ وَاَنَّ الْخَيْلَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا

گھوڑوں کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسِهٖ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

ترجمہ:۔ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی شکل کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (یعنی دنیا اور یعنی آخرت)

عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ

ترجمہ:۔ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی

مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت۔

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ :۔ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک)

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ جَعْدٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُرْوَةَ مِنَ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

ترجمہ :۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لئے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لئے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)۔

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو۔

فائدہ:۔ اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں۔ واللہ اعلم۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَفِیْ رِوَایَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ وَلَمْ یَذْکُرِ النَّخَعِیَّ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَاِیْمَانًا بِیْ وَتَصْدِیْقًا بِرُسُلِیْ فَهُوَ عَلَیَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَا مِنْ کَلْمٍ یُکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَهَیْئَتِهٖ حِیْنَ کُلِمَ لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِیْحُهٗ مِسْکٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰکِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَةً وَیَشُقُّ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اس کا جو نکلے اسکی راہ میں اور نہ نکلے مگر جہاد کے لئے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لیجاؤں گا یا اس کو پھیر دوں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا غنیمت حاصل کر کے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدائے تعالیٰ کی راہ میں لگے مگر وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا۔ اس کا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں (سواریوں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہوگا میرے ساتھ نہ چلنا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں۔

فائدہ:۔ یعنے بار بار خدا کی راہ میں شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں اس حدیث سے جہاد کی بڑی

فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک ٹکڑے کے ساتھ خود بھی جہاد کو نکلیں پر خرچ کے وقت سے آپ مجبور تھے اور جو آپ نکلتے تو اور بھی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیوں کا سامان ہر وقت مشکل تھا۔

عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَکَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ کَلِمَتِهٖ بِاَنْ یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جائے گا اس کو جنت میں یا پھیر دے گا اس کے گھر کو جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُکْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّکْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں جو زخمی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو زخمی ہوا اس کی راہ میں مگر قیامت کے دن وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُهٗ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَهَیْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لَّا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا

ترجمہ:۔ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلعم سے سنکر پھر بیان کیا کئی حدیثوں کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں پر تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں سب کو

يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي۔

سواریاں دول اور نہ ان کو اتنی طاقت ہو کہ وہ سب میرے ساتھ رہیں اور ان کے دلوں کو بھلا لگے گا میرے ساتھ نہ چلنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَى بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانوں کو تو میں ہر لشکر کے ساتھ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری امت پر تو میں چاہتا کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسے اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا أَنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَا أَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آئے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے مگر شہید وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آئے اور مارا جائے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اس لئے کہتے ہیں شہید کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت

میں جاویں گے اور ابن انباری نے کہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے گواہ ہیں جنت میں اس کے واسطے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کر لیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا بعضوں نے کہا اس لئے کہ فرشتے رحمت کے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لئے کہ اس کا حال گواہ ہے اس کے حسن خاتمہ کا یا اس لئے کہ اس کا زخم اس کا گواہ ہے یا اس لئے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہے ملخصًا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرَ الشَّهِيدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

ترجمہ: ۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کرے گا پھر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُوْنَهُ قَالَ فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُوْنَهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

ترجمہ: ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کونسی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر انھوں نے پوچھا دو یا تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تھکے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے جہاد سے۔

فائدہ: ۔اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبارت بھی نہیں ہو سکتی۔

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ اٰخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ اٰخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ

ترجمہ: ۔نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص بولا مجھے پرواہ نہیں مسلمان ہونے پر میں کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ قَالَ لَا تَرْفَعُوْا أَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيْمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ الْآيَةَ إِلٰى آخِرِهَا۔

تعالیٰ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت پکارو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا۔ اس بات کو جس میں تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہیں۔

فائدہ :- نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہاں تک کہ جب نمازی جمع ہوں اس وقت ذکر اللہ یا تعلیم دین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ تَوْبَةَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

ترجمہ :- سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا — ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

ترجمہ:۔ ابوایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ میں بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلا اور ڈوبا۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ بَیَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوسعید جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اس کے لئے جنت ہے واجب ہے یہ سن کر ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھیر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھیر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِیْهِمْ فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا ان سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ

تَكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذٰلِكَ۔

معاف ہو جاویں گے آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لئے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پھر آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا وہ بولا اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جاویں گے پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف نہ ہو گا۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھ سے اس بات کو۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا نیت خالص ہو یعنے خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لئے نہ قوم کی ناموری یا عزت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہو گا اسی طرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہوں گے اور پہلے آپ نے قرض کو مستثنےٰ نہیں کیا پھر جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو اسی وقت جتایا آپ نے بیان کر دیا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ...... رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ..... رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِلشَّهِيدِ كُلَّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا میٹ دیتا ہے سب گناہوں کو۔ مگر قرض کو

بَابٌ فِی بَیَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ

شہیدوں کی رُوحیں جنّت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رَبّ کے نزدیک زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْكَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیَّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ یُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ یُسْاَلُوْا قَالُوْا یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَیْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔

ترجمہ:۔ مسروق سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اس آیت کو (ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاءٌ عند ربهم یرزقون) یعنے مت سمجھا ان لوگوں کو جو قتل کیئے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیئے جاتے ہیں عبداللہ نے کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں کے قالب میں قندیلوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جنت میں چرتی پھرتی ہیں پھر اپنی قندیلوں میں آرہتی ہیں ایک بار ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو انھوں نے کہا اب ہم کیا چاہیں گی ہم تو جنت میں چگتی پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا۔ پھر پوچھا جب انھوں نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ برابر پوچھے جاتا ہے) تو انھوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو پھیر دے ہمارے بدنوں میں (یعنی دنیا کے بدنوں میں) تاکہ ہم مارے جاویں دوبارہ تیری راہ میں جب پروردگار جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں تو چھوڑ دیا انکو

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور وہیں سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تھے اور وہیں سے مومن عیش کریں گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کی جاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہیں اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت معلوم نہیں ہے اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ روح کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے اور اطبا کہتے ہیں

کہ روح ایک بخار لطیف ہے۔ بدن میں اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیاۃ کا نام ہے۔ یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو ۔۔۔ انسان صورت رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ ہیں جو بدن میں سمائے ہوتے ہیں جب وہ جدا ہو جاتے ہیں تو آدمی مرجاتا ہے انتہے مختصراً

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے اس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں اللہ کو پوجے اور لوگوں کو بچاوے اپنے شر سے۔

فائدہ :۔ نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کے زمانے میں عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مُؤْمِنٌ یُجَاهِدُ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّہٗ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ شِہَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَاْسِ شَعَفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ

ترجمہ :۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑوں کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اس کی پیٹھ پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل ہونے کی اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ

حَتّٰی یَأْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ۔

اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھرتا ہے اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر .... انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں ... میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں ان نالیوں میں رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے۔

فائدہ:۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جانثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے الا وہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لئے نقصان کا ڈر نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِیْ شُعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَایَةِ یَحْیٰی۔ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔ فَقَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھ کر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا یہ کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اس کو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہوا

فائدہ:۔ تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لئے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لئے جائز نہیں ہو سکتی اس لئے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ ان سے پاک ہے تو مراد ہنسنے سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف ان کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے انتہی مترجم کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنے ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استواء اور مجیئ وغیرہ اور اس کی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہیں اور تاویل کی کوئی ضرورت نہیں البتہ یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ اس کی کوئی

صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَى الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت میں جاوے پھر اللہ تعالیٰ دوسرے پر رحم کرے اس کو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور شہید ہو۔

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اس کا مارنے والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اِجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح اکٹھا نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس میں یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم میں جائے گا نہیں پھر ایک جا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے بعد اس کے وہ کافر ایمان لاوے تو اس کا مضمون وہی ہو گا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہوں سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم میں جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا

لئے مع زیادة۔

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِی سَبِیْلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب!

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ۔

ترجمہ:۔ ابومسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا نکیل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی نکیل پڑی ہوئی۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ بِمَرْكُوْبٍ وَّغَیْرِهٖ

غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ نِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰی مَنْ یَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب مجھے سواری دیجئے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں اسے بتلا دوں اس شخص کو جو سواری دیوے آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَتًی مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْغَزْوَ وَلَیْسَ مَعِیَ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَعْطِنِی الَّذِیْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ یَا فُلَانَةُ اَعْطِیْهِ الَّذِیْ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں آپ نے فرمایا فلانے کے پاس جا اس نے سامان کیا تھا جہاد کا پر وہ شخص بیمار ہو گیا وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو

تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيْهِ۔

سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دیدے اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا اے فلانی وہ سب سامان اس کو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ۔ خدا کی قسم جو چیز تو رکھ لے گی اس میں برکت نہ ہوگی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهٗ فِي اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

ترجمہ۔ زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد کا اس نے کمایا)

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِي لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کی طرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری کا۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهٖ۔ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِي لِحْيَانَ فَقَالَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَيْرٍ كَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا آدھا ثواب ملیگا۔

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَ فِيْهِنَّ

مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور اُن میں خیانت والے کے گناہ کا بیان

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

ترجمہ:۔ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ

وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا جاوے گا کہ اس کے عمل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے یہ فرما کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنے والا نہیں سب ہی لے لے گا)

بَابُ سُقُوطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُورِينَ ۔ معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدٍ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ۔

ترجمہ:۔ براء نے کہا یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان (یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لے کر آئے اور اس پر یہ آیت لکھی تب عبداللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے میں اندھا ہوں اس لئے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر اولی الضرر کا لفظ اترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَهُ ابْنُ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۔

ترجمہ:۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اترا۔

بَابُ ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ : شہید کے لئے جنّت کا ثابت ہونا

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہوں گا اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سن کر اس نے چند کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لئے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا يَسِيرًا وَّأُجِرَ كَثِيرًا۔

ترجمہ۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی نبیت کا جو انصار کا ایک قبیلہ ہے آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى سَبَقُوا الْمُشْرِكِينَ إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَى شَيْءٍ حَتَّى أَكُونَ أَنَا دُونَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى

ترجمہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابو سفیان کے قافلہ کی خبر لائے وہ لوٹ کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھے یاد نہیں آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ

جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ ابْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لئے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں میں کبھی ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سن کر اس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لئے درست ہے بلا کراہت جمہور علماء کا یہی قول ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ ؏

ترجمہ:۔ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے ہیں یہ سن کر ایک شخص اٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر وہ اپنے یاروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہوا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگا ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلا دیں آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قراء (قاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے ان میں میرے ماموں حرام بھی

يَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتَّى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا -

تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھا کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لئے (صفہ مسجد میں ایک مقام تھا پٹا ہوا اس میں ستر آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کر دیا تھا) انھوں نے راستہ میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پہنچنے سے پہلے انھوں نے (مرتے وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص (کافروں میں سے) حرام کے پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک کے) اور برچھا مارا ان کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا میں مراد کو پہنچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور انھوں نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمِّيَ الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ وَإِنْ أَرَانِيَ اللَّهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِي اللَّهُ تَعَالَى مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ أَنَسٌ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهُ دُونَ أُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ

ترجمہ: انس نے کہا میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے (یعنی ان کا نام بھی انس تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گزرا اور انھوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی میں غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور ڈرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہو سکے۔ اور جھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو سعد بن معاذ ان کے سامنے آئے اور انھوں نے کہا کہاں اے ابو عمرو (یہ کنیت تھی انس بن النضر کی)

وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ أُخْتُهُ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا قَالَ فَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ۔

ضمضم انصاری جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) کہاں جاتے ہو انھوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان کے بدن پر اسی پر کئی زخم تھے تلوار اور برچھی کے اور تیر کے ان کی بہن یعنے میری پھوپی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوریں انگلیوں کو دیکھکر (کیونکہ سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ (یعنے وہ مرد جنھوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔۔ بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہیں صحابہ کہتے تھے ان کے اور ساتھیوں کے باب میں اتری۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص لڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہے!

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ أَعْلٰى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لئے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لئے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھلانے کو تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اس لئے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لئے یا لڑتا ہے نمائش کے لئے کونسا لڑنا اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو اس لئے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ

مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کونسی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

جو شخص لڑے نمائش کے لئے وہ جہنمی ہے!

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا

ترجمہ:۔ سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا (ناتل بن قیس خزامی یہ فلسطین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اے شیخ مجھ سے ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہوا جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لا دیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو بتلا دے گا وہ پہچانے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کے لئے عمل کیا ہے وہ بولے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہوا اللہ تعالیٰ فرما دے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لئے کہ لوگ بہادر کہیں اور تجھے بہادر کیا گیا پھر حکم ہوگا اس کو اوندھے منہ گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھلایا اور

قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ أَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لادیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اس کے لئے کیا عمل کیا ہے وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے اس لئے علم پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تجھ کو عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈالدیں گے اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب قسم کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھلاوے گا وہ پہچان لے گا اللہ تعالیٰ پوچھے گا تو نے اس کے لئے کیا عمل کئے وہ کہے گا میں نے کوئی راہ مال خرچنے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے خرچا کہ لوگ سخی کہیں تو تجھے لوگوں نے سخی کہدیا دنیا میں پھر حکم ہوگا منہ کے بل کھینچکر جہنم میں ڈالدیں گے۔

فائدہ :- تو جہاد اور علم اور صدقہ اور تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتیں ضائع ہو جاویں گی اللہ بچاوے ریا اور نمائش سے کیا بری بلا ہے سب محنت اور مشقت اکارت کردیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیئے کہ جو عمل کرے تھوڑا ہو یا بہت خاص اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے کرے دکھلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر میں ایسے کام کرتے ہیں کہ لوگ ان کو فاسق یا فاجر سمجھیں پر حقیقت میں وہ فسق نہیں ہوتے وہ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا نہ سمجھیں اب جو وہ عمل کرتے ہیں خدا ہی اس کو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملے گا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جاوے تو بھی برا نہیں بشرطیکہ نیت لوگوں کو دکھلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ عملوں کو چھپانا بہتر ہے بشرطیکہ ان کے چھپانے میں کوئی قباحت نہ ہو مثلاً فرض نماز کو نہیں چھپا سکتا کیونکہ اس میں جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادات چھپ کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو بھی داہنے ہاتھ کی خبر نہ ہو۔

عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ

جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کمائے اس کا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کمائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ الْغَنِيْمَةَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ وَيَبْقٰى لَهُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں اور لوٹ کا مال کما وے اس کو دو حصہ ثواب کے دنیا میں مل گئے اب آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت میں ملے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا كَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ۔

ترجمہ:۔ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصہ دنیا میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھ آوے اور نقصان اٹھاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اس کو آخرت میں پورا ثواب ملے گا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کرلیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہ رہیں یا سلامت رہیں پر لوٹ حاصل نہ کریں اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کے ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر میں داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہیں آئی۔

بَابُ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اس نے نیت کی پھر جس کی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت کے بیاہنے کے لئے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہے۔

فائدہ:۔ اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کیواسطے جسکا نام ام قیس تھا مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو دخل ہے اور بعضوں نے ربع اسلام کہا ہے اور

عبدالرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لئے اور بخاری نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح ہے اور حضرت عمرؓ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا محمد ابراہیم تیمی کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا یحییٰ بن سعید انصاری کے البتہ یحییٰ سے یہ حدیث پہلی اور دو سو آدمیوں نے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اس لئے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیونکہ شروع اسناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لطف یہ ہو کہ تین تابعی اس کو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے کہا کہ اِنّما حصر کے لئے ہو تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہو کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت[1] کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے انتہے مختصراً۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيْثِهِ وَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ وہی جاوے گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا أُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ۔

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل جاوے گا گو شہادت نہ ملے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيْثِهِ بِصِدْقٍ۔

ترجمہ:۔ سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا اسے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے۔

بَابُ ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ
جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کے بغیر نیت جہاد کے اس کی برائی!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

[1] نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ نیت کیلئے زبان سے خود ساختہ الفاظ کہنے غیر ثابت ہیں ۱۲ ع س

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ نَفْسَهٗ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے طور پر مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے متعلق ہے۔

فائدہ:۔ اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہیں ایسا ہی اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے انتہے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهٗ مِنَ الْغَزْوِ مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ اٰخَرُ

جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اسکا ثواب

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَّلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ۔

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں دینے ان کو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ۔ دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنے رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے انھوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپکے سر کی جوئیں دیکھتے ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام

هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ
عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا
ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ
مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
كَمَا قَالَ فِي الْأُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ
الْأَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ
مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ
فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ
مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

نے پوچھا۔ کہ آپ کیوں ہنستے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے آپ نے دعا کی پھر سر رکھا اور آپ سو رہے پھر جاگے ہنستے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لئے جاتے تھے اور بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی پھر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریا میں (جزیرہ قبرص فتح کرنے کے لئے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزوں کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئیں جب دریا سے نکلیں۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جوں کا مارنا جائز ہے اسی طرح محرم کا سر چھونا اس کیساتھ خلوت کرنا اس کے پاس سونا اور اس حدیث میں آپ کے کئی معجزے، مذکور ہیں۔ ایک تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی دوسری یہ کہ وہ دریا میں جہاد کریں گے تیسری یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہیں گی۔ ان کے ساتھ شہید ہوں گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ہوا معاویہ کی سرداری میں یا معاویہ کی حکومت میں ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہیں اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت اور مرد دونوں دریا میں سوار ہو سکتے ہیں انتہے مختصراً۔

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَّهِيَ خَالَةُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ قَالَ أُرِيْتُ
قَوْمًا مِّنْ أُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى
الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ
فَإِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ أَيْضًا
وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ

ترجمہ:۔ ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہو جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اس کے اور لوگوں نے جہاد کیا سمندر میں عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک خچر سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گرا دیا ان کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئیں)

مِنَ الْاَوَّلِیْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدُ فَغَزَا فِی الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَرِیْبًا مِنِّیْ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ یَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ یَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ایک دفعہ مجھ سے قریب سو گئے پھر جاگے تو آپ ہنستے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے اس بحر اخضر پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا خَالَةَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اِسْحٰقَ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی بْنِ حَبَّانَ —— ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کی راہ میں چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَهْرٍ وَّقِیَامِهٖ وَاِنْ مَّاتَ جَرٰی عَلَیْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ یَعْمَلُهٗ وَاُجْرِیَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ۔

ترجمہ:۔ سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینہ بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے۔ جو مر جاوے گا تو اس کا یہ کام برابر جاری رہے گا (یعنی اس کا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہو گا بڑھتا ہی چلا جاوے گا یہ خاص ہے اس عمل سے) اور اس کا رزق جاری ہو جاوے گا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا .... فتنہ سے۔

عَنْ سَلْمَانَ الْخَیْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ بَیَانِ الشُّهَدَاءِ۔ شہیدوں کا بیان!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّمْشِیْ بِطَرِیْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْکٍ عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ وَقَالَ الشُّھَدَآءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا اس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی وہ ہٹا دی اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ دیا اور اس کو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہو جاوے اس زمانہ میں طاعون تو دست سے ہوتا ہی ہے) سے مرے یعنی پیٹ کے عارضے سے مرے (جیسے اسہال یا ہیضہ یا استسقا) سے جو پانی میں ڈوب کر مرے، جو دب کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جل کر مرے جو عورت زچگی کے عارضے میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچے کر بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں ان کو ثواب شہیدوں کا ملے گا۔ لیکن ان کو غسل دیا جاوے گا اور ان پر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو شہید ہو اس کو غسل نہ دیں گے اور اس کا بیان کتاب الایمان میں گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّھِیْدَ فِیْکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُھَدَآءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَھُوَ شَھِیْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْھَدُ عَلٰٓی اَبِیْکَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَھِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہونگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرجاوے (مثلاً حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے۔

عَنْ سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ سُھَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْھَدُ عَلٰٓی اَبِیْکَ اَنَّہٗ زَادَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْہِ الْغَرِقُ شَھِیْدٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ حَفْصَۃَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ

ترجمہ:۔ حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ ابن ابی عمرہ کس عارضے میں مرے میں نے کہا طاعون سے مرے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لئے۔

فائدہ :- میرے تینوں بھائیوں نے یعنی مولوی حاجی واعظ مشہور مولوی بدیع الزماں صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزماں اور مولوی حاجی سعید الزماں نے شہر حیدرآباد میں طاعون سے انتقال کیا مطعون بھی مرے اور مبطون بھی اللہ تعالیٰ ان کو شہادت کا اجر دیوے اور ہماری ان کی ملاقات جنت میں نصیب کرے جو بھائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑھیں وہ للہ ہم چاروں بھائیوں کو اپنی دعائے خیر سے فراموش نہ فرماویں۔[1]

عَنْ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ فَضْلِ الرَّمْيِ : تیر مارنے کا ثواب

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

ترجمہ :- عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کرو کافروں کے لئے زور کو زور سے مراد تیراندازی ہے زور سے مراد تیراندازی ہے زور سے مراد تیراندازی ہے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لئے تیراندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتھیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہو۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

ترجمہ :- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چند روز میں کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے پھر کوئی تم میں سے اپنی تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنی تیر نشانہ پر لگانا سیکھے)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِهٖ قَالَ الْحَارِثُ

ترجمہ :- عبدالرحمٰن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر بات میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث

[1] عاجز مصحح کی والدہ صغریٰ جان مرحومہ بنت حاجی محمد عمر ملکی مرحوم نے بھی طاعون میں وفات پاکر شہادت پائی اللہم اغفر لہا

فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى۔

نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہو۔

بَابُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَالِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَالِكَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آوے (یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا)

فائدہ:۔ اللہ تعالی کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مرجاوے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہل حدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اگر کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں مترجم کہتا ہے اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہلحدیث اور موحد یہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزارہا فتنوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں یہی لوگ اس حدیث کے مصداق ہیں۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ

ترجمہ:۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور

هٰذا الدين قائما يقاتل عليه عصابة من المسلمين حتى تقوم الساعة۔

اس کے اوپر لڑتی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہونے تک۔

عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالٰى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتي يقاتلون على الحق ظاهرين .... الى يوم القيمة

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا قیامت تک۔

عن عمير بن هانئ قال سمعت معاوية رضي الله تعالٰى عنه على المنبر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال طائفة من امتي قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم او خالفهم حتى ياتي امر الله وهم ظاهرون على الناس۔

ترجمہ :۔ عمیر بن ہانی سے روایت ہے میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ سے سنا منبر پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

عن معاوية ابن ابي سفيان رضي الله تعالٰى عنه ذكر حديثا رواه عن النبي صلى الله عليه وسلم لم اسمعه روى عن النبي صلى الله عليه وسلم على منبره حديثا غيره قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين ولا تزال عصابة من المسلمين يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم الى يوم القيمة۔

ترجمہ :۔ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

عن عبد الرحمن بن شماسة المهري قال كنت عند مسلمة بن مخلد وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالٰى عنه فقال عبد الله لا تقوم الساعة الا على شرار الخلق هم شر من اهل الجاهلية لا يدعون الله بشيء الا رده عليهم فبينا هم على ذالك عقبة بن عامر رضي الله تعالٰى عنه فقال له مسلمة يا عقبة اسمع ما يقول عبد الله فقال عقبة هو اعلم واما انا فسمعت رسول الله

ترجمہ :۔ عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن خلدون کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو نہ دیگا لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَا تَزَالُ عِصَابَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلٰی اَمْرِ اللّٰہِ قَاہِرِیْنَ لِعَدُوِّہِمْ لَا یَضُرُّہُمْ مَنْ خَالَفَہُمْ حَتّٰی تَاْتِیَہُمُ السَّاعَۃُ وَہُمْ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اَجَلْ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیْحًا رِیْحُ الْمِسْکِ مَسُّہَا مَسُّ الْحَرِیْرِ فَلَا تَتْرُکُ نَفْسًا فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْہُ ثُمَّ یَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ عَلَیْہِمْ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی۔ جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجاوے گی اور وہ اسی حال میں ہوں گے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بے شک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس میں مشک کی سی بو ہوگی اور ریشم کی طرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اس کو مار لی جاوے گی بعد اس کے سب برے (کافر) لوگ رہ جاویں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَہْلُ الْغَرْبِ ظَاہِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ۔

ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو۔

بَابُ مُرَاعَاۃِ مَصْلَحَۃِ الدَّوَابِّ فِی السَّیْرِ وَالنَّہْیِ عَنِ التَّعْرِیْسِ فِی الطَّرِیْقِ

جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّہَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَۃِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْہَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّہَا مَاْوَی الْہَوَامِّ بِاللَّیْلِ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے میں (یعنی اچھے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں کو ان کا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط میں تو جلدی چلے جاؤ ان پر (تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاویں) اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو۔

فائدہ:۔ کیونکہ راہ میں اکثر جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی ادھر سے گذرتے ہیں کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لئے۔

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّہَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَۃِ فَبَادِرُوْا

بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب قحط میں سفر کرو تو جانوروں کے مغز جاتے رہنے سے پہلے ان کو جلد بھگاؤ (اس لئے کہ اگر قحط زدہ ملک میں زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل سقط ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی مغز نہ رہے گا۔

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ـــــ سفر ایک عذاب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تم کو سونے اور کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں ملتیں اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم میں سے اپنا کام سفر میں پورا کرے وہ جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الطُّرُوقِ لَيْلًا ـــــ مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً ۔

ترجمہ :۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد ۔۔۔۔ جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کرے (یعنے بال لے وے)

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنے والے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات

لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔

کو آوے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہاں تک کہ پاک کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا

ترجمہ :- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر میں ہو تو ایک ہی ایکارات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دور دن سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں)

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ۔

ترجمہ :- جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس میں ایک تو گمان بد ہے۔ جو شریعت میں منع ہے دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور اس میں صدہا قباحتیں ہیں تیسرے خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے)

عَنْ سُفْيَانَ لَا أَدْرِيْ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ أَمْ لَا يَعْنِيْ أَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں خیانت پکڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

بَابُ الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ ـــــ سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللهِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ

:- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ جا کر شکار کو تھام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر۔ آپ نے فرمایا جب تو اپنا سیکھا

فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْهُ۔

ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے وے تو کھا جو شکار کرے میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اس سے شکار مارتا ہوں آپ نے فرمایا اگر معراض پھینکے پھر وہ گھس جاوے (نوک کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو پٹ لگے (عرض میں) تو مت کھا اس کو۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لئے اور جو بے ضرورت کھیل کے لئے کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اس سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا۔

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑیں یا جانور ذبح یا نحر کریں تو صرف بسم اللہ کہنا بالاجماع ہی چاہیئے اب یہ واجب ہے یا سنت اس میں اختلاف ہے شافعی کے نزدیک سنت ہے اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہے مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہے احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابی ثور سے۔ (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور یہ ضرور ہے کہ کتا شکاری یعنے سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علماء کے نزدیک پر ہم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کیساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہے یا مجوسی ہے تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہے اور معراض کہتے ہیں اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے کہا معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال میں درست ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے اسی طرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلےٰ نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہے اور سعید بن المسیب اور جمہور علمائے سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقاً درست نہیں ہے جب تک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں انتہے مختصراً۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ

قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چھوڑے تو کھا ان جانوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کھالے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے لئے نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کھا۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا سنن ابوداؤد میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اس کا کھانا جائز رکھا ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّهِ عَلَى غَيْرِهِ

ترجمہ :- عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہے۔ (یعنی موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے شکار کیا اپنے لئے میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لئے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ — ترجمہ وہی ہے جو آگے گذرا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَأَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكٰوتَهٗ أَخْذُهٗ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيْتَ أَنْ يَّكُوْنَ أَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑلے اور اس میں سے کھاوے نہیں تو اس کو کھالے اس لئے کہ اس کی ذکوٰۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اس کو اس لئے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر۔

عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهٗ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِيْ فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَخَذَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

ترجمہ:۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبے نے کہا) وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کھا اس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهٗ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَّ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَّهٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ ۔

ترجمہ:۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اس کو اور جو مار ڈالے لیکن کھاوے نہیں اس میں سے تو بھی کھا اس کو اور جو تیرے کتے کے ساتھ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کھا اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے مارا اس کو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تیرا شکار (تیر کھا کر) ایک دن تک غائب رہے بعد اس کے تو اس میں سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کھا اس کو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا پاوے

تو مت کھا۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ۔

ترجمہ:۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر تو اس کو مرا ہوا پاوے تو کھا اس کو مگر جس صورت میں وہ پانی میں پڑا ہو تو مت کھا اس لئے کہ معلوم نہیں وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَأَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُوْنَ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

ترجمہ:۔ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کی ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہوں سکھائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے جو سکھایا نہیں گیا تو بیان کیجئے مجھ سے جو حلال ہو ان میں آپ نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے برتنوں میں کھاتا ہوں تو اگر تم کو اور برتن مل سکیں تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور جو اور برتن نہ ملیں تو دھو لو ان کو پھر کھاؤ ان میں

فائدہ:۔ نووی نے کہا ابوداؤد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنی اہل کتاب اپنی ہانڈیوں میں سور پکاتے ہیں اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دھو ڈالو ان کو پھر کھاؤ پیو ان میں اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول میں جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے دھو ڈالنے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا برتن مل سکتا ہو اور اس حدیث سے جب دوسرا برتن مل سکتا تو اس کی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دھو لینے سے یہ کراہت نہیں جاتے اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جس میں سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور فقہا کی مراد وہ برتن ہیں جس میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہیٰ مختصراً۔

عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدُ الْقَوْسِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ترجمہ:۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سَلَّمَ قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْ مَالَمْ يُنْتِنْ۔

وسلم نے فرمایا جب تو تیر ملاے پھر شکار غائب ہو جاوے بعد اس کے ملے تو کھا اس کو جب تک بدبو دار نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یُدْرِكُ صَیْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَالَمْ یُنْتِنْ۔

ترجمہ:۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے اس کو اگر سڑ نہ گیا ہو۔

عَنْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ فِی الصَّیْدِ۔ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْعَلَاءِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ نُتُوْنَتَهٗ وَقَالَ فِی الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ یُّنْتِنَ فَدَعْهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ایک روایت میں کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

بَابُ تَحْرِیْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ

ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰی قَدِمْنَا الشَّامَ

ترجمہ:۔ حضرت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَآئِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰی حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِدْرِیْسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَآءِ اَهْلِ الشَّامِ۔

ترجمہ:۔ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث حجاز میں سنی اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں میں سے تھے۔

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحٌ وَّیُوْسُفَ فَاِنَّ حَدِیْثَهُمَا نَهٰی عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السَّبُعِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِیْ نَابٍ

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے

مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ۔

درندے کا کھانا حرام ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنے والا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَیْتَاتِ الْبَحْرِ۔ دریا کے مردے کا مباح ہونا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَیْنَا اَبَا عُبَیْدَةَ نَتَلَقّٰی عِیْرًا لِّقُرَیْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ لَّمْ یَجِدْ لَنَا غَیْرَهٗ فَكَانَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ یُعْطِیْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَیْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا یَمَصُّ الصَّبِیُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَیْهَا مِنَ الْمَآءِ فَتَكْفِیْنَا یَوْمَنَا اِلَی اللَّیْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِیِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهٗ بِالْمَآءِ فَنَاْكُلُهٗ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَیْئَةِ الْكَثِیْبِ الضَّخْمِ فَاَتَیْنَاهُ فَاِذَا هِیَ دَابَّةٌ تُدْعَی الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ مَیْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَیْهِ شَهْرًا وَّنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰی سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَّقْبِ عَیْنِهٖ بِالْقِلَالِ

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لئے ایک تھیلا کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابوعبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابوالزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے انھوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اس کو پانی میں تر کرتے اور کھاتے۔

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور ہے جس کو عنبر کہتے ہیں ابوعبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہنے لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں

الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ أَخَذَ مِنَّا أَبُوْ عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِيْ وَقْبِ عَيْنِهِ وَأَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ بَعِيْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ فَأَرْسَلْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ۔

اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو جابرؓ نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ (اس کا گوشت کھایا کئے یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے جابرؓ نے کہا تم دیکھو ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے کے گھڑے بھرتے تھے اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے آخر ابو عبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھی ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لئے توشہ کے واسطے (وشائق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ ابلا ہوا گوشت جو سفر کے لئے رکھتے ہیں) جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لئے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ جابرؓ نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی میں پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ہم اپنے توشہ اپنی گردنوں پہ لیتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہؓ نے سب کے توشہ جو باقی تھے جمع کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور اس میں سے دیتے تھے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہؓ نے اپنے اجتہاد سے اس کو مردار کہا پھر ان کا اجتہاد بدل گیا اور انھوں نے کہا یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تھے اور مضطر کے لئے مردار بھی حلال ہے اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو اس کا گوشت مانگا تو ان کے دل کو خوش کرنے کے لئے کیونکہ وہ حلال تھا یا اس لئے کہ وہ خاص اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا اس کو متبرک سمجھا اور اس میں دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور یہ سوال حرام نہیں ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچھلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانوروں میں تین قول ہیں سب میں صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچھلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہیں ہے اسی طرح وہ مچھلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے نزدیک اور جمہور علماء کے

نزدیک حلال ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاکِبٍ اَمِیْرُنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِیْرَ الْقُرَیْشِ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ حَتّٰی اَکَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّیَ جَیْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰی لَنَا الْبَحْرُ دَآبَّةً یُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَکِهَا حَتّٰی ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهٗ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰی اَطْوَلِ رَجُلٍ فِی الْجَیْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهٗ عَلَیْهِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ قَالَ وَجَلَسَ فِیْ حِجَاجِ عَیْنِهٖ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَیْنِهٖ کَذَا وَکَذَا قُلَّةَ وَدَکٍ قَالَ وَکَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِّنْ تَمْرٍ فَکَانَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ یُعْطِیْ کُلَّ رَجُلٍ مِّنَّا قُبْضَةً قُبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِیَ وَجَدْنَا فَقْدَهٗ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہاں تک کہ پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی ہو گیا پتوں کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جس کو عنبر کہتے ہیں اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اسکی چربی بدن پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زور دار ہو گئے پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا وہ اس کی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے جابر نے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ (اس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ ملنا (یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ فِیْ جَیْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلٰثًا ثُمَّ ثَلٰثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا۔ (اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاویں اور جہاد میں خلل واقع ہو)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے۔ اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا

سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِيْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ

ان کا سردار ابو عبیدہ کو کیا ان کا توشہ تمام ہوگیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشہ دان میں اکٹھا کیے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اٹھارہ دن تک اس جانور کا گوشت کھایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ —— بستی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

فائدہ :۔ جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس کے نزدیک نے کہا حرام نہیں ہے اور مالک کے تین قول ہیں سب میں مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہے (نووی مختصراً)

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ ۔

ترجمہ :۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ —— ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

ترجمہ :۔ ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت ان گدھوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنے گورخر بالاتفاق حلال ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدھوں کے گوشت سے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے کھانے سے

الاهلية يوم خيبر وكان الناس احتاجوا اليها۔

خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تھی۔

عن الشيباني قال سألت عبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنه عن لحوم الحمر الاهلية فقال اصابتنا مجاعة يوم خيبر ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجة من المدينة فنحرناها فان قدورنا لتغلي اذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شيئا فقلت حرمها تحريم ماذا قال تحدثنا بيننا فقلنا حرمها البتة وحرمها من اجل انها لم تخمس۔

ترجمہ :۔ شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا بستی کے گدھوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بھوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑ لیتے تھے پھر ہم نے ان کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تھا اتنے میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیاں الٹ دو اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں بعضوں نے کہا آپ نے ان کو قطعی حرام کر دیا بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا خمس نہیں نکلا تھا یعنی تقسیم سے پہلے انھوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)

عن سليمان الشيباني رضي الله تعالى عنه قال سمعت عبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنه يقول ما اصابتنا مجاعة ليالي خيبر قال فلما كان يوم خيبر وقعنا في الحمر الاهلية فانتحرناها فلما غلت بها القدور نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور ولا تاكلوا من لحوم الحمر شيئا قال فقال ناس انما نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم لانها لم تخمس وقال آخرون نهى عنها البتة۔

ترجمہ :۔ سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا اوندھا دو دیگوں کو اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اسی لئے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

عن البراء وعبد الله بن ابي اوفى رضي الله تعالى عنهما يقولان اصبنا حمرا فطبخناها فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا

ترجمہ :۔ براء اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکایا پھر آپ کے منادی نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو۔

عن ابي اسحاق قال قال البراء رضي الله تعالى عنه اصبنا يوم خيبر حمرا فنادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اكفؤا القدور

ترجمہ :۔ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہم نے خیبر کے دن گدھے پکڑے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہانڈیوں کو۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نُهِيْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

ترجمہ :۔ براء سے روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِيَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَنَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِاَكْلِهِ۔

ترجمہ :۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا اَدْرِيْ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهٗ فِيْ يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا گوشت

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ۔

ترجمہ :۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جس دن فتح ہوا اس کے شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہے کا گوشت لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا گوشت بہا دو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کر لو۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا

ترجمہ :۔ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطانی

لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا۔

گوشت ان میں ابل رہا تھا۔ کا کام ہے اس کا کھانا پھر سب ہانڈیاں الٹی گئیں اور

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ وَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدھے کھائے گئے پھر دوسرا آیا اور بولا گدھے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور رسول تم کو منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہیں یا ناپاک ہیں۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا پھر ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ ـــــ گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مکروہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ يَقُولُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ

ترجمہ :۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نے خیبر کے زمانہ میں گھوڑوں کا اور گورخروں کا گوشت کھایا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھے سے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ۔

ترجمہ :۔ ترجمہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ہم نے ایک گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الضَّبِّ : گوہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسمار کا)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

یَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰکِلِہٖ وَلَا مُحَرِّمِہٖ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا گوہ کا گوشت آپ نے فرمایا میں اس کو کھاتا نہ حرام کہتا ہوں۔

فائدہ :- آپ نے نہیں کھایا کیونکہ وہ آپ کے ملک میں نہیں ہوتا تھا تو آپ کو اس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت سے ہے پر صحابہ نے کھایا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انھوں نے مکروہ کہا (نووی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ

ترجمہ :- ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کھانے کو آپ نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے۔

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِمِثْلِہٖ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الضَّبِّ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ عَنْ نَافِعٍ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ اَیُّوْبَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَلَمْ یَاْکُلْہُ وَلَمْ یُحَرِّمْہُ وَفِیْ حَدِیْثِ اُسَامَۃَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مَعَہٗ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْھِمْ سَعْدٌ وَاُتُوْا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَۃٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا فَاِنَّہٗ حَلَالٌ وَلٰکِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ ....

ترجمہ :- ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سعد بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے ایک عورت نے آپ کی بی بیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا اتفاق نہیں ہوا اس وجہ سے کراہت آتی تھی)

عَنْ تَوْبَۃَ الْعَنْبَرِیِّ قَالَ قَالَ لِیَ الشَّعْبِیُّ اَرَاَیْتَ حَدِیْثَ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَرِیْبًا مِنْ سَنَتَیْنِ اَوْ سَنَۃٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْہُ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرَ ھٰذَا قَالَ کَانَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ۔ .....

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے

عنہ قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونۃ فاتی بضب محنوذ فاھوی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فقال بعض النسوۃ اللاتی فی بیت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقلت احرام ھو یا رسول اللہ قال لا ولکنہ لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ قال خالد فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر۔

روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

....

.... نے اپنا ہاتھ ادھر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ کو بتا دیا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ گوہ ہے) یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا میں نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں نہ تھا اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے۔

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خالد بن الولید الذی یقال لہ سیف اللہ اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھی خالتہ وخالۃ ابن عباس فوجد عندھا ضبا محنوذا قدمت بہ اختھا حفیدۃ بنت الحارث من نجد فقدمت الضب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قلما یقدم الیہ الطعام حتی یحدث بہ ویسمی لہ فاھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الی الضب فقالت امراۃ من النسوۃ الحضور اخبرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما قدمتن لہ قلن ھو الضب یا رسول اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ احرام الضب یا رسول اللہ قال لا ولکنہ لم یکن بارض قومی فاجدنی

:- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جن کو سیف اللہ کہتے تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی ان کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تھیں میمونہ کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے پھر وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا رکھا جائے اور بیان نہ کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے (کہ وہ کیا کھانا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا گوہ کی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائی تھیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوتی ہے۔

اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ فَلَمْ یَنْہَنِیْ۔

خالد نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے مجھ کو کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَھِیَ خَالَتُہٗ فَقُدِّمَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِہٖ اُمُّ حُفَیْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مِنْ نَجْدٍ وَکَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ جَعْفَرٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلُ شَیْئًا حَتّٰی یَعْلَمَ مَا ھُوَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَحَدَّثَہُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ وَکَانَ فِیْ حَجْرِھَا۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالد کی خالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اس کو ام حفید بنت حارث نجد سے لائی تھیں اور وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا چیز ہے پھر بیان کیا اسی طرح۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بِضَبَّیْنِ مَشْوِیَّیْنِ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ یَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ـــــ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آئے بھنے ہوئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِبَیْتِ مَیْمُوْنَۃَ وَعِنْدَہٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الزُّھْرِیِّ ـــــ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَھْدَتْ خَالَتِیْ اُمُّ حُفَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَکَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَتَرَکَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ کَانَ حَرَامًا مَا اُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپ کے دسترخوان پر کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا۔

عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَرَّبَ

ترجمہ :۔ یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے

اِلَیْنَا ثَلَاثَۃَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰکِلٌ وَّتَارِكٌ فَلَقِیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَکْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَہٗ حَتّٰی قَالَ بَعْضُھُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اَنْھٰی عَنْہُ وَلَا اُحَرِّمُہٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِئْسَمَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا وَّمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا ھُوَ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا وَعِنْدَہُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَامْرَاَۃٌ اُخْرٰی اِذْ قُرِّبَ اِلَیْھِمْ خِوَانٌ عَلَیْہِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْکُلَ قَالَتْ لَہٗ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اِنَّہٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَکَفَّ یَدَہٗ وَقَالَ ھٰذَا لَحْمٌ لَمْ اٰکُلْہُ قَطُّ وَقَالَ لَھُمْ کُلُوْا فَاَکَلَ مِنْہُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَالْمَرْاَۃُ وَقَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا لَا اٰکُلُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَیْئًا یَّاْکُلُ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔

بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا لوگوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں بعضوں نے یہاں تک کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لئے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال کہیں یا حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بھی آئی ہے یُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبَاتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اتنے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خوان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کا قصد کیا تو میمونہ نے کہا یہ تو گوہ کا گوشت ہے یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میمونہ نے کہا میں تو وہی چیز کھاؤں گی جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاویں گے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہُ وَقَالَ لَا اَدْرِیْ لَعَلَّہٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِیْ مُسِخَتْ

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا مجھکو معلوم نہیں ہے یہ ان قوموں میں سے ہے جو مسخ ہو گئیں (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ ہوئے تھے وہ مر گئے)

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تُطْعِمُوْہُ وَقَذِرَہٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمْہُ ۔

ترجمہ: ابو الزبیر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچھا انہوں نے کہا مت کھاؤ اس کو اور ناپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہیں

اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّۃِ الرِّعَاءِ مِنْہُ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ طَعِمْتُہٗ

نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہوتا تو میں بھی کھاتا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّا بِاَرْضٍ مُضَبَّۃٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا تُفْتِیْنَا قَالَ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ اُمَّۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ یَاْمُرْ وَلَمْ یَنْہَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ اللہَ لَیَنْفَعُ بِہٖ غَیْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّہٗ لَطَعَامُ عَامَّۃِ ہٰذِہِ الرِّعَاءِ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ لَطَعِمْتُہٗ اِنَّمَا عَافَہٗ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک میں ہیں جہاں گوہ بہت ہیں تو آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اس سے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو اس سے نفرت ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَضَبَّۃٍ وَاِنَّہٗ عَامَّۃُ طَعَامِ اَہْلِیْ قَالَ فَلَمْ یُجِبْہُ فَقُلْنَا عَاوِدْہُ فَعَاوَدَہٗ فَلَمْ یُجِبْہُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاہُ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَہُمْ دَوَابَّ یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِیْ لَعَلَّ ہٰذَا مِنْہَا فَلَسْتُ اٰکُلُہَا وَلَا اَنْہٰی عَنْہَا

ترجمہ:۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہاں گوہ بہت ہیں اور وہی کھانا ہے اکثر میرے گھر والوں کا آپ نے اس کو جواب نہ دیا ہم نے کہا پھر پوچھ اس نے پھر پوچھا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پھر تیسری بار کے بعد آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہٗ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے میں نہیں جانتا کہ گوہ انہیں جانوروں میں سے ہے یا کیا اس لئے میں اس کو نہیں کھاتا نہ اس کو حرام کہتا ہوں۔

بَابُ اِبَاحَۃِ الْجَرَادِ —— ٹڈی کھانا درست ہے

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹڈیاں کھاتے رہے۔

عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ اِسْحَاقُ

ترجمہ:۔ ابویعفور سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اسحاق نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور

سِتَّ وَقَالَ ابْنُ اَبِی عُمَرَ سِتَّ اَوْ سَبْعَ

ابن عمر نے شک کے ساتھ چھ یا سات۔

عَنْ اَبِی يَعْفُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اب شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہے خواہ ذبح کی جاوے یا نہ کی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا اس کا کاٹیں یا اس کو دبائیں یا زندہ انگار میں ڈالیں یا بھونیں تو حلال ہے۔ انتہی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ ــــ خرگوش حلال ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغِبُوْا فَسَعَيْتُ حَتّٰی اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے مر الظہران میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تھک گئے پھر میں دوڑا میں نے پکڑ لیا اور ابوطلحہ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پٹھا اور دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں میں لیکر آیا آپ نے لیا ان کو۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی حَدِيْثِ يَحْيٰی بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کے نزدیک مگر عبداللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ سے اس کی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اس کی ثابت نہیں ہے انتہی۔

بَابُ اِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَی الْاِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ

شکار کے لئے اور دوڑنے کیلئے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاٰی عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰی عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :- ابن بریدہ سے روایت ہے عبداللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یاروں سے خذف کرتے ہوئے۔ (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز ان کے مانند دو انگلیوں کے بیچ میں رکھ کر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر) عبداللہ نے اس سے کہا تو خذف مت کر اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اس سے شکار

وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ اَوْ یَنْھٰی عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاکَ تَخْذِفُ لَا اُکَلِّمُکَ کَلِمَۃً کَذَا وَکَذَا۔ ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے) پھر عبداللہ نے اس کو دیکھا حذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کئے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنا چاہیئے اسی طرح ان لوگوں کی جو جان بوجھ کر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لئے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہو وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لئے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیئے اور اس حدیث کی موید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہی مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا السیا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لئے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ ان کا گناہ سخت ہے اس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہو۔

عَنْ کَھْمَسٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْکَاُ الْعَدُوَّ وَلَا یَقْتُلُ الصَّیْدَ وَلٰکِنَّہٗ یَکْسِرُ السِّنَّ وَیَفْقَاُ الْعَیْنَ وَقَالَ ابْنُ مَھْدِیٍّ اِنَّھَا لَا تَنْکَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ یَذْکُرْ تَفْقَاُ الْعَیْنَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ قَرِیْبًا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَھَاہُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّھَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا وَّلَا تَنْکَاُ عَدُوًّا وَّلٰکِنَّھَا تَکْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَیْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْہُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَدًا ــــ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبداللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِیْدِ الشَّفْرَۃِ

ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیئے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیئے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ :۔ شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں

قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

میں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیئے کہ تم سے جو کوئی ذبح کرنا چاہیے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور اپنے جانور کو آرام دیوے۔

(اور یہی مستحب ہے کہ چھرے جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لئے کھینچ کر لیجاوے)

عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ۔ جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

ترجمہ:۔ ہشام بن زید انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر تیر مار رہے تھے انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانوروں کو باندھ کر .... مارنے سے۔

فائدہ :۔ اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اس کو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ زندہ ہو پھر اس کو تیر دن وغیرہ سے مارنا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا۔

ترجمہ :۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر چلا رہے تھے جب ان لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِفِتْيَانٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَيْرًا وَّهُمْ يَرْمُوْنَهٗ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِّنْ نَّبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

ترجمہ۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قریش کے چند جوانوں پر گذرے انھوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو تیر مار رہے تھی اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھیرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اس تیر کو وہ لے لیوے جب ان لوگوں نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ اَنْ يُّقْتَلَ شَيْءٌ مِّنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر مارنے سے۔

كِتَابُ الْاَضَاحِيْ

کتاب قربانیوں کے بیان میں

بَابُ وَقْتِهَا۔ قربانی کا وقت کیا ہے

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَّتَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ اَوْ نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عید الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی اور نماز سے فارغ نہیں ہوئے تھے اور سلام نہیں پھیرا تھا کہ دیکھا قربانیوں کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھیں نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے ہی یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہیں ہوئی) اور جس نے نہیں کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہیں جمہور علماء کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گناہ گار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے

لے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منا میں حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والوں پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اس پر کہ طلوع فجر سے پہلے دسویں تاریخ کی قربانی کا درست نہیں ہے اور اختلاف ہے اس کے بعد میں تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسویں تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر میں ہوتے ہیں تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کیسا تھا عید کی نماز پڑھے یا عید کی نماز ہی نہ پڑھے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اس وقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤں اور جنگل والوں کے لئے قربانی کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والوں کے لئے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک نہیں ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اس وقت تک قربانی درست نہیں ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہیں اور اس کی نماز کے بعد درست ہے گو اس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری ان کے نزدیک برابر ہیں اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اس وقت تک درست نہیں ہے اور ربیعہ نے جہاں امام نہیں ہے وہاں آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہیں ہے اور اس کے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرھویں کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارھویں کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہے وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيْثِ أَبِي الْأَحْوَصِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ۔

ترجمہ: جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى خَالِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہیں ہے)

وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ابوبردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لئے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہو) پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اس نے اپنی ذات کے لئے کاٹا (یعنے گوشت کھانے کے لئے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی پوری ہوئی اور وہ پا گیا مسلمانوں کی سنت کو۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ خَالَهٗ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَإِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِأُطْعِمَ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَأَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ترجمہ:۔ براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابوبردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلد کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابوبردہ نے اس کو نیت خیر سے کاٹا تھا اس وجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لئے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ۔

ترجمہ:۔ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا

ترجمہ:۔ براء رضی اللہ تعالیٰ نے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح

وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِّيْ فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ قَالَ اِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْنِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهٖ۔

نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک ہم نماز نہ پڑھ لیں میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ میں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لئے اس نے رسول اللہ صلعم سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت فضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی وہ تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ وَكَانَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ترجمہ:۔ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی) پھر گھر کو لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح کرے تو وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھر والوں کے لئے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اس کو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ——— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يُضَحِّيَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلَا تُجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ترجمہ:۔ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا۔ یوم النحر کو تو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی کم سن ابھی دودھ پیتی تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کر وہ بولا یارسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِيْ قَوْلِهٖ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُّشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهٗ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا قَالَ وَانْكَفَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوْهَا۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے ایک شخص بولا یارسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کردوں آپ نے اس کو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی ہوئی یا نہیں پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر ان کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُّعِيْدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید الضحیٰ کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

باب سِنّ الاُضحِیَۃِ - قربانی کی عمر کا بیان!

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یُّعْسَرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ۔

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینہ کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو)

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اس پر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کے قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کی طرف سے اور ہرن ایک آدمی کی طرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے دس کا اور افضل قربانی کے لئے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بھیڑ پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہے مختصراً۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ نَحَرَ قَبْلَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا یَنْحَرُوْا حَتّٰی یَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی قربانی کر لی اور یہ سمجھے کہ آپ نے بھی قربانی کر لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ غَنَمًا یُقَسِّمُھَا عَلٰی اَصْحَابِہٖ ضَحَایَا فَبَقِیَ عَتُوْدٌ فَذَکَرَہٗ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِہٖ اَنْتَ قَالَ قُتَیْبَۃُ عَلٰی صَحَابَتِہٖ۔

ترجمہ :۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں اپنے یاروں کو بانٹنے کے لئے قربانی کے لئے پھر ایک برس کا بچہ بچ رہا بکری کا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْنَا ضَحَایَا فَاَصَابَنِیْ جَذَعٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ :۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ (ایک برس کا بچہ)

مسئلہ :۔ گھوڑے اور مرغ کی قربانی بھی جائز ہے کما لا یخفی علی ماہر الکتاب و السنۃ ۱۲ ع س

إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ——— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ اسی طرح بسم اللہ واللہ اکبر کہنا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا ان کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنے جس کا سینگ اور گا ہی نہ ہو درست ہے اور جس کا سینگ ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانے اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں اور ایسا ہی اندھے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چت کبلا پھر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جائز ہے کسی اور دلیل کرنا عذر سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود رہے اور اگر دلیل کرے یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہی مختصراً

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمَّى وَكَبَّرَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ نَعَمْ۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ——— ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانے کا حکم دیا جو چلتا ہو سیاہی میں اور بیٹھتا ہو

وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ لِعَائِشَةَ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔

سیاہی میں اور دیکھتا ہو سیاہی میں (یعنے پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے گرد سیاہ ہو) پھر لایا گیا ایک ایسا مینڈھا قربانی کے لئے آپ نے فرمایا اے عائشہ چھری لا پھر فرمایا تیز کر لے اس کو پتھر سے میں نے تیز کر دی پھر آپ نے چھری لی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا پھر اس کو ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمدؐ کی طرف سے اور محمدؐ کی آل کی طرف سے اور محمدؐ کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے اس پر کہ جانور کو بائیں کروٹ پر لٹاوے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہووے چھری داہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملے گا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اس کو مکروہ کہا اور طحاوی نے کہا ہو کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی انتہے۔

بَابُ جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ

ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہائے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا۔

ترجمہ:۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اس کو کھا سوا دانت اور ناخون کے اور میں تجھ سے کہوں گا اس کی وجہ یہ ہو کہ دانت ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھریاں ہیں راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر ان میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اس کو تیر سے مارا وہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بھاگ نکلتے ہیں جیسے جنگلی جانور بھاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔

فائدہ:۔ یعنی تیر برچھی وغیرہ سے اس کو مارنا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اگر وہ اس زخم سے مر جاوے تو اس کو کھالو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن

اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل ٹھیکری تانبہ وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسی طرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے (نووی مختصراً)

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ وَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

ترجمہ:۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہم کو بکری اور اونٹ ملے لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنی ان کے گوشت کا) گر آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندھائی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

فائدہ:۔ آپ نے ہانڈیوں کو اوندھا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز کا استعمال درست ہے۔

عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّيَ بِاللِّيْطِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ۔

ترجمہ:۔ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یارسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک نکلا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گرا دیا اس کو۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ بِتَمَامِهٖ وَقَالَ فِيْهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى اَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُوْرَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَّنَسْخِهٖ: تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اسکے منسوخ ہونیکا بیان

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ

ترجمہ:۔ ابوعبید سے روایت ہے میں عید کی نماز

عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ تھا انھوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔

فائدہ:۔ ایک طائفہ علماء نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً)

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا۔

ترجمہ:۔ ابو عبیدہ سے روایت ہے انھوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کیساتھ پھر انھوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی کیساتھ انھوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انھوں نے کہا سچ کہا

حَدَّثَنِيْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوْا ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا۔

عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کردو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا نہ چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور یہ ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب ہے یا واجب نہیں اور بعضے سلف سے اس کا وجوب منقول ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہو گئی)۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَاْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا قُلْتُ لِعَطَاءٍ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے منا میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) میں نے عطاء سے کہا جابر نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو انہوں نے کہا ہاں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ

ترجمہ:۔ جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن کے

لُحُومَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کھاؤ قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہیں (اس لئے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ چھوڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور رکھ لو یا رکھ چھوڑو۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ اَوَّلَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ يَفْشُوَ فِيْهِمْ۔

ترجمہ:۔ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے۔ (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ سال محتاجی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهٖ فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

ترجمہ:۔ ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان اس کا گوشت بنا رکھ میں آپ کو وہ گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (غلام آزاد کئے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انھوں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ۔

کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اے ثوبان یہ گوشت بنا رکھ میں نے بنا کیا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

عَنْ يَحْيَى ابْنِ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر میں توشہ رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہیں ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ میں قربانی نہیں ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

ترجمہ۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب جس برتن میں چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزیں۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا ان حدیثوں میں ناسخ اور منسوخ دونوں کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسی طرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپ کا وضو نہ کرنا تھا ان چیزوں کے کھانے سے جو آگ سے پکی ہوں اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل کا ہوا ہے۔

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ سِنَانٍ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ : فرع اور عتیرہ کا بیان

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهُ۔

ترجمہ :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو مشرک ذبح کیا کرتے تھے۔

فائدہ :۔ اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے میں کرتے تھے اس کو رجبی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتوں کے واسطے اور یہ دونوں جاہلیت کی رسمیں تھیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی اصل

نہیں ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثوں میں اس کی اجازت آئی ہے۔

بَابُ نَهْيِ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّضْحِيَةَ أَنْ لَّا يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا

جو شخص قربانی والا ہو وہ ذلحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کتروائے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّيْ أَرْفَعُهُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دھا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہیں اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انھوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لئے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے لئے ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے اور مالک سے دو روایتیں ہیں انتہے مختصراً۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ أُضْحِيَةٌ فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا۔

ترجمہ:۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دھا آجائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذیحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن یونہی رہنے دے۔

عَنْ عُمَرَ أَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لئے اور ذیحجہ کا چاند آجائے تو اپنے بال اور ناخن نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ

ترجمہ:۔ عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم

كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْأَضْحَى فَاطَّلَى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَمَّامِ إِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا أَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو۔

حمام میں تھے، عید اضحی سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا انھوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهِ

جو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لئے جانور کاٹے وہ ملعون ہے، اور ذبیحہ حرام ہے

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

ترجمہ:- ابوالطفیل بن عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر بتلاتے تھے یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھ کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو۔ مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کرے اللہ اس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لئے اور لعنت کرے اللہ اس پر جو جگہ دے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اس پر جو زمین کی نشان کو بدلے۔

فائدہ:- کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علی کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذاللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔

یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے ذبح

کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لے کر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اس کے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اس پر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اس پر اتفاق ہے پھر اگر اس کیساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اس کی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا۔ اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخاران کی حرمت کا فتویٰ دیتے ہیں کیونکہ ما اُہِلَّ بِہٖ بغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ ان جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ ایسا ہی جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں۔ مترجم کہتا ہے کہ رافعی کا قول اس وقت درست ہوگا جب ذبح سے ان کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہ ہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور اس میں فریقین کی طرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوئے ہیں اور یہ احتیاط ہے کہ ایسے جانور جو غیر اللہ کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اس پر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہٗ اِلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا كَتَمَہُ النَّاسَ وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ۔

ترجمہ۔ ابو الطفیل سے روایت ہے ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ بات ہم کو بتلاؤ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تم کو سکھائی انھوں نے کہا آپ نے کوئی بات مجھے لوگوں سے پوشیدہ نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لئے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جگہ دیوے اور لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جو بدل ڈالے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ قَالَ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ كَافَّۃً اِلَّا مَا كَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَكْتُوْبٌ فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔

ترجمہ:۔ ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات سے انھوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں پھر انھوں نے کہا ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لئے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو زمین کی نشانی چرا دے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس پر جو جا دیوے

بدعتی کو (یعنی بدعتی کو) اپنے گھر اتارے یا اس کی مدد کرے معاذاللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچائے۔

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ : خمر کی حرمت کا بیان

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَغْنَمٍ یَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا اُخْرٰی فَاَنَخْتُهُمَا یَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَیْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِیْعَهٗ وَمَعِیَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ فَاَسْتَعِیْنَ بِهٖ عَلٰی وَلِیْمَةِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَشْرَبُ فِیْ ذٰلِكَ الْبَیْتِ مَعَهٗ قَیْنَةٌ تُغَنِّیْهِ فَقَالَتْ اَلَا یَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَیْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّیْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَکْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِیٌّ فَنَظَرْتُ اِلٰی مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَیْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰی حَمْزَةَ فَتَغَیَّظَ عَلَیْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاٰبَائِیْ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ میں اور آپ نے ایک اونٹنی مجھے اور دی میں نے ان دونوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لاد کر لاؤں اور بیچوں اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تھا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدد ملی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لئے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے نکاح کیا تھا تو ولیمہ نہیں کیا تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لاکر بیچکر کچھ پیسہ کماؤں اور ولیمہ کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دروازے پر میں نے اونٹنیاں بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبدالمطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوا تھا) ان کے پاس ایک لونڈی تھی جو گا رہی تھی آخر اس نے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء یہ سن کر حمزہ اپنی تلوار لے کر ان پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ لی اور ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالیں پھر ان کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا میں نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی لیا یا نہیں انہوں نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لئے۔ حضرت علی نے کہا میں نے جو یہ حال دیکھا اپنے اونٹوں کا، مجھے برا لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَھْقِرُ حَتّٰی خَرَجَ عَنْھُمْ۔

پاس آیا آپ کیساتھ زید بن حارثہ تھے میں سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپ کیساتھ زید تھے میں بھی آپ کیساتھ چلا یہاں تک کہ حمزہ پاس پہنچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ پر لے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو۔ یہ سنکر جناب رسول الٹے پاؤں پھرے یہانتک کہ وہانسے نکل گئے دکیوں کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشے میں ہیں ٹھہرنا ٹھیک نہیں

فائدہ :۔ وَھُنَّ مُعَقَّلَاتٌ بِالْفَنَاءِ ؂ ضَعِ السِّکِّیْنَ فِی اللَّبَّاتِ مِنْھَا وَضَرِّجْھُنَّ حَمْزَۃُ بِالدِّمَاءِ ؂ وَعَجِّلْ مِنْ اَطَائِبِھَا لِشَرْبٍ ؂ قَدِیْدًا مِنْ طَبِیْخٍ اَوْشِوَاءٍ۔

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ نظم میں یہ ہی نظم، چل اے حمزہ ان موٹے اونٹوں پر جا۔ بندھے ہیں صحن میں جو سب ایک جا۔ چلا ان کی گردن پر جلدی چھرا۔ ملا ان کو تو خون میں اور لٹا۔ بنا ان کے ٹکڑوں سے عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بھنا۔

نووی علیہ الرحمتہ نے کہا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیوں کی کوہان کاٹ لینا ان کی کوکھیں پھاڑ ڈالنا ان کا گوشت کھالینا ان میں سے کسی کام کا گناہ ان پر نہیں ہوا کیونکہ شراب پینا تو اس زمانے میں مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہو کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں اب رہ گئی باقی کام وہ نشہ میں سرزد ہوئے اس وقت تکلیف نہیں رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیئے پھر اسکی عقل جاتی رہے یا سرکہ سمجھکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ میں کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کی طرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شبیہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہ سے ان دونوں اونٹنیوں کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیوں کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لئے تو حرام تھے باجماع لیکن ان کے کھانے پر حمزہ پر گناہ نہیں ہوا کیونکہ وہ نشہ کی حالت میں تھے اور اسی حالت میں تکلیف نہیں ہے انتہے مختصراً۔

یہ حمزہ نے نشہ میں کہا حضرت علی کو دیکھکر اور زید کو دیکھ کر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور حضرت علی حمزہ کے چھوٹے اور بچے کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ تھا اور اگر آپ کی طرف بھی ہو تو نشہ میں یہ بات انسے نکل گئی اور ایسی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادوں کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبدالمطلب تھے اور عبدالمطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے۔

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ

ترجمہ:۔ امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے

كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِّنْ نَصِيْبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ
بَدْرٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَعْطَانِيْ شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ
اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِيْ
قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيْ فَنَاْتِيْ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَهٗ
مِنَ الصَّوَّاغِيْنَ فَاَسْتَعِيْنُ بِهٖ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ
فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْاَقْتَابِ
وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ اِلٰى جَنْبِ
حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَمَعْتُ حِيْنَ
جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَاِذَا شَارِفَيَّ قَدِ اجْتُبَّتْ
اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَاُخِذَ مِنْ
اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ
الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوْا فَعَلَهٗ
حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ
غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَّاَصْحَابَهٗ فَقَالَتْ فِيْ غِنَائِهَا
اَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ
فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَاَخَذَ
مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ
عَدَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى نَاقَتَيَّ
فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ
ذَا فِيْ بَيْتٍ مَّعَهٗ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهٖ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ

بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اسی دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو دی
پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہراء
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سنار
بنی قینقاع کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں
مل کر اذخر لادیں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے
میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں
کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان رکابیں رسیاں اور وہ
دونوں بیٹھی تھیں ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو
جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تھا
تو کیا دیکھتا ہوں دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹے ہوئے
ہیں اور ان کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں مجھے یہ دیکھ کر نہ
رہا گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا
اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا
اور رسول اللہؐ کے حق میں جو تقصیر ہوئی اس خیال سے تھا)
میں نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگوں نے کہا حمزہ بن
عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کے ایک
جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے ایک
گانے والی نے گایا اور ان کے ساتھیوں نے تو گانے
میں یہ کہا اے حمزہ اٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے اسی وقت
حمزہ تلوار لیکر اٹھے اور ان کی کوہان کاٹ لئے اور کوکھیں
پھاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی نے کہا
یہ سن کر میں چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گیا وہاں زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے
ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تھا اور فرمایا کیا ہوا
تجھ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم خدا کی آج کا سا
دن میں نے کبھی نہیں دیکھا حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں
پر ستم کیا ان کی کوہان کاٹ لئے کوکھیں پھاڑ ڈالیں اور

اَنْطَلَقَ يَمْشِيْ فَاتَّبَعْتُهٗ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَهٗ فَاِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى سُرَّتِهٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاَبِيْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ۔

وہ اس گھر میں ہیں چند شرابیوں کے ساتھ یہ سن کر رسول نے اپنی چادر منگوائی اور اس کو اوڑھا پھر چلے پا پیادہ میں اور زید حارثہ دونوں آپ کے پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حمزہ تھے اور اجازت مانگی اندر آنے کی لوگوں نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراب پیئے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں (نشے سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو منہ کو دیکھا پھر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادوں کے غلام ہو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ میں مست ہیں آپ الٹے پاؤں پھرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔

ترجمہ: ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوئی تو میں لوگوں کا ساقی تھا ابو طلحہ کے گھر میں اور ان کا شراب نہیں تھا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا ایک ہی الکاسنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکھ میں نکلا تو وہ پکار رہا تھا خبردار ہو جاؤ شراب حرام ہو گیا ہے پھر تمام مدینہ کے راستوں میں یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اٹھ جا اور بہا دے شراب کو جو باقی ہے میں نے بہا دیا تب بعضوں نے کہا فلاں اور فلاں تباہ ہو گئے ان کے پیٹوں میں شراب ہے (یعنی وہ پی چکے تھے حرمت سے پہلے) اس پر یہ آیت اتری لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اخیر تک۔

فائدہ: ۔ یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں ان پر کچھ گناہ نہیں اس کا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایماندار ہیں اور نیک کام کریں نودی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو ذکر کیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جن میں نشہ ہو حرام ہیں اور ان سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا

شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسی طرح خشک انگور کا بھگویا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچا اور پکا انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جبتک اس میں نشہ نہ ہو اور ابوحنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کردیں اور ایک تہائی رہ جائے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اس کو تھوڑا پکالیں اور بن پکائے تھوڑا انگور کا حرام ہے پر اس کے پینے والے پر حد نہ پڑے گی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور اختلاف علماء کا اس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے بالاجماع اہل اسلام انتہے مختصراً۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْفَضِيْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيْخِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِيْخَ إِنِّيْ لَقَائِمٌ أَسْقِيْهَا أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا أَنَسُ أَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَأَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ۔

ترجمہ:۔ عبدالعزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اسے توڑ کر پانی میں ڈالدیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھاگ مارے) انھوں نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخ ابوطلحہ اور ابوطلحہ اور ابوایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ کچھ خبر پہنچی ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابوطلحہ نے کہا اے انس بہادے ان مٹکوں کو پھر کبھی انھوں نے شراب نہیں پیا نہ اس کا حال پوچھا اس خبر کے بعد۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلٰى عُمُوْمَتِيْ أَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا إِكْفَأْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہو گیا انھوں نے کہا بہادے شراب کو اے انس میں نے بہادیا سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کا ہے کا تھا انھوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا ابوبکر بن انس نے کہا ان دنوں خمر ان کا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيْهِمْ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِيَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمْ يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ - ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ۔

ترجمہ: ۔انس بن مالک سے روایت ہیں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا پھر ہم نے اسی دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب حرام ہوا تو اکثر خمر ان کا یہی تھا خلیط یعنی گدر اور خشک کھجور کو ملا کر۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمْ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَإِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ۔

ترجمہ: ۔حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمْ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَأَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أَنَسُ قُمْ إِلَى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ إِلَى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى تَكَسَّرَتْ۔

ترجمہ: ۔انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابوعبیدہ اور ابوطلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا ابوطلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور یہ گھڑا پھوڑ ڈال میں نے پتھر کا هاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ يَقُولُ لَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ تَمْرٍ۔

ترجمہ: ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیۃ اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا ہو سوا کھجور کے۔

بَابُ تَحْرِيمِ تَخْلِيلِ الْخَمْرِ - شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا۔

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنا لیویں آپ نے فرمایا نہیں

فائدہ:۔ نودی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علماء کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے (انتہی مختصراً)

بَابُ تَحْرِيمِ التَّدَاوِي بِالْخَمْرِ وَبَيَانِ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ

شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ۔

ترجمہ:۔ طارق بن سوید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اس کے بنانے کو وہ بولا میں دوا کے لئے بناتا ہوں آپ نے فرمایا وہ دوا نہیں ہیں۔ بلکہ بیماری ہے۔

فائدہ:۔ نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسی طرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت میں لیکن اگر لقمہ حلق میں اٹک جائے اور اس کے اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا - کھجور کا شراب بھی خمر ہے!

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ ———— ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جائے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہیں ہوتا کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف موجود ہے کہ ان سے بھی خمر ہوتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوطَيْنِ

کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ میں جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہیں ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہیں ہے جب تک اس میں نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اس میں کراہت بھی نہیں ہے اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ نَبِيْذًا۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوؤ پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّخْلِطَ الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَّخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِیْذَ مِنْکُمْ فَلْیَشْرَبْہُ زَبِیْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا۔

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیئے تو صرف انگور کا پیئے یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا۔

عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْعَبْدِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ نَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَہٗ مِنْکُمْ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا وَانْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی حِدَتِہٖ۔

ترجمہ۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور کا اور پختہ کھجور کو ملا کر اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو۔

عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِیْبَ جَمِیْعًا وَلٰکِنِ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَتِہٖ وَزَعَمَ یَحْیٰی اَنَّہٗ لَقِیَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ قَتَادَۃَ فَحَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَیْنِ الْاِسْنَادَیْنِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّطَبُ وَالزَّھْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِیْطِ الزَّھْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ عَلٰی حِدَتِہٖ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ یُنْتَبَذُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی حِدَتِہٖ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ۔ ترجمہ وہی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا وَاَنْ يُّخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ جُرَشٍ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ قَالَ وَحَدَّثَنِيْهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ قَالَ اَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے ان کو کھجور اور انگور کے خلیط سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا

ترجمہ:۔ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقی کا ملا کر بھگونا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ جَمِيْعًا۔ ترجمہ وہی جو اوپر ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَبَيَانِ نَسْخِهٖ

مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) میں نبیذ بنانے سے۔

فائدہ:۔ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں تفصیل سے گزرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند مدت تک جن برتنوں میں شراب بنتا تھا آپ نے ان میں نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے کہیں اس میں نشہ نہ ہو جاوے اور لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان میں نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا انھوں نے سنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان میں پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنوں سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہیں وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہیں) کسی نے ابوہریرہ

سے پوچھا حنتم کیا ہے انھوں نے کہا سبز گھڑے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ اَنْهَاکُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْحَنْتَمِ الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَلٰکِنِ اشْرَبْ فِیْ سِقَائِکَ وَاَوْکِهٖ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار) برتن سے اور حنتم سرکٹی مشک سے لیکن پی اپنی چھاگل سے اور ڈاٹ لگا اس میں (تاکہ کیڑا وغیرہ نہ جاوے)

فائدہ: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم اور منع کیا سرکٹی مشک سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُنْتَبَذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِیْثُ جَرِیْرٍ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ:۔ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن میں نبید بنانے سے۔

عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا یُکْرَهُ اَنْ یُنْتَبَذَ فِیْهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبِرِیْنِیْ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُنْتَبَذَ فِیْهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَیْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَمَا ذَکَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُکَ مَا سَمِعْتُ اُحَدِّثُکُمْ مَا لَمْ اَسْمَعْ۔

ترجمہ:۔ ابراہیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کن برتنوں میں نبید بنانا مکروہ ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المومنین مجھے بتلاؤ کن برتنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبید بنانے سے منع کیا ہے انھوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبید بنانے سے تونبے اور لاکھی برتن میں میں نے ان سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا انھوں نے کہا میں تو وہ بیان کرتی ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کردوں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَیْرِیِّ قَالَ لَقِیْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِیْذِ فَحَدَّثَتْنِیْ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ قَدِمُوْا

ترجمہ:۔ ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبید کو انھوں نے کہا عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ فَنَهَاهُمْ أَنْ یَّنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ۔

علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنیذ کو آپ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَیْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَیَّرَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُقَیَّرِ وَفِیْ حَدِیْثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَیَّرِ الْمُزَفَّتَ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَأَنْ یُّخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور لاکھی اور روغنی برتن سے، کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ... قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْجَرِّ أَنْ یُّنْبَذَ فِیْهِ

ترجمہ:۔ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا میں بنیذ بنانے سے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِیْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی أَنْ یُّنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔ ترجمہ وہی ہے۔

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

ترجمہ:۔ ابو سعید سے روایت ہے، منع کیا رسول اللہ

عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور چوبین میں پینے سے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ

ترجمہ:۔ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انھوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کیا تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ نَبِيْذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ

ترجمہ۔ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ٹھلیا کے نبیذ کو پوچھا انھوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انھوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو حرام کیا ہے انھوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ اَبْلُغَهُ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوْا نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انھوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ زَعَمُوْا ذَاكَ۔

ترجمہ:۔ ثابت سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے انھوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے انھوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

عَنْ طَاؤُسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا جناب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاؤسٌ وَاللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے بنیذ سے؟ انھوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا تعالی کی میں نے یہ سنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ فَقَالَ اَنَهَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّنْبَذَ فِى الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ قَالَ نَعَمْ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں بنیذ بنانے سے انھوں نے کہا ہاں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ۔

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے۔

عَنْ طَاؤسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ۔

ترجمہ:۔ طاؤس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے بنیذ سے اور تونبے سے اور روغنیان سے انھوں نے کہا ہاں۔ منع کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور لاکھی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کئی بار سنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ وَاُرَاهُ وَالنَّقِيْرِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّآءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا فِى الْاَسْقِيَةِ۔

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا بنیذ بناؤ مشکیزوں میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ۔

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے میں نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا۔

عَنْ زَاذَانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنِىْ بِمَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِىْ بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ

ترجمہ:۔ زاذان سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ان شرابوں کی جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا

لُغَةَ بَيْنِي لُغَتِنَا فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ۔

اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے انھوں نے کہا منع کیا آپ نے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے نبیذ بنانیکا مشکوں میں

عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ۔

ترجمہ:۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے میں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی طرف کہ عبدالقیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے شرابوں کو آپ نے منع کیا ان کو تونبے اور چوبین اور حنتم سے میں نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے انھوں نے کہا اس دن تو میں نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر سے نہیں سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی۔

عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ۔

ترجمہ:۔ جابر اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيْهِ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی سے ابوالزبیر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لئے تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لئے کونڈے میں پتھر کے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ۔

ترجمہ:۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے میں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ یَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَہٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَۃٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِی الزُّبَیْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے کرڈے میں بناتے بعض نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کرڈا برام کا تھا یعنی پتھر کا۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّہَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔

ترجمہ :- بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْ ظَرْفًا لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُہٗ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ :- حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔

ترجمہ :- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانے والی چیز۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ فِی الْاَوْعِیَۃِ قَالُوْا لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ یَجِدُ فَاَرْخَصَ لَہُمْ فِی الْجَرِّ غَیْرِ الْمُزَفَّتِ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی مٹلیا کی جو لاکھی نہ ہو

بَابُ بَیَانِ اَنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّاَنَّ کُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَہُوَ حَرَامٌ۔

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے تبع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے فرمایا

جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها تقول سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البتع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل شـــــــــراب أسکر فهو حرام۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عن الزهری بهذا الاسناد ولیس فی حدیث سفیان وصالح سئل عن البتع وهو فی حدیث معمر وهو فی حدیث صالح انها سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کل شراب مسکر حرام ..... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عن ابی موسیٰ قال بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم انا ومعاذ بن جبل الی الیمن فقلت یا رسول الله ان شرابا یصنع بارضنا یقال له المزر من الشعیر وشرابا یقال له البتع من العسل فقال کل مسکر حرام ....

....

ترجمہ: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے۔ انگریزی میں اس کو (بیر) کہتے ہیں۔ اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو تبع کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر

نشہ والا شراب حرام ہے۔

عن ابی موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم بعثه ومعاذا الی الیمن فقال لهما بشرا ویسرا وعلما ولا تنفرا واراه قال وتطاوعا قال فلما ولی رجع ابو موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله ان لهم شرابا من العسل یطبخ حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل ما اسکر عن الصلوٰة فهو حرام۔

ترجمہ :۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اتفاق سے رہنا جب انھوں نے پیٹھ موڑی تو حضرت ابوموسیٰ لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو لپکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر کا آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

عن ابی موسیٰ رضی الله تعالیٰ عنه قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا فقال یا رسول الله افتنا فی شرابین کنا نصنعهما بالیمن البتع وهو من العسل ینبذ حتی یشتد والمزر وهو من الذرة

ترجمہ :۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا بلاؤ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتویٰ دیجئے دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے۔

وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطِيَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلٰوةِ۔

یمن میں ایک تو تبع کا شہد بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اس کو بھگوتے ہیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں لفظ تھوڑے ہوں اور معنے بہت ہوں آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو باز رکھے نماز سے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ

ترجمہ :۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پوچھا اس شراب کو جو پیتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تھا اس کو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں نشہ ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پیئے اس کو۔۔ طینۃ الخبال پلاوے گا (آخرت میں) لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ پسینہ ہے جہنمیوں کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیئے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ :۔ ابن عمر سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شراب حرام ہے۔

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .... ترجمہ وہی جو گذر چکا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

ترجمہ :۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

فائدہ :۔ یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس قدر

کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہو کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے قلیل بھی حرام ہی تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پیئے پھر اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا اور اس کو نہ پیئے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبداللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انھوں نے کہا ہاں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پیے وہ آخرت میں نہ پیئے گا مگر جب توبہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا

جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اسمیں نشہ ہو وہ حلال ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ۔

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اول رات میں نبیذ بھگو دیتے آپ اس کو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اس کے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا۔

فائدہ:- اگر اس میں تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیدیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہی۔

عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيْذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ:- یحییٰ بہرانی سے روایت ہو لوگوں نے نبیذ کا ذکر کیا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے انھوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِىْ سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهٗ۔

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنیذ بنایا جاتا تھا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اس کو پیر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلٰى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُسْقٰى اَوْ يُهْرَاقُ۔

ترجمہ:- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اس کے پینے کا (جب مسکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب مسکر ہو)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ الزَّبِيْبُ فِى السِّقَاءِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهٗ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ شَرِبَهٗ وَسَقَاهُ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ اَهْرَاقَهٗ۔

ترجمہ:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے مشک میں آپ اس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اس کو بہا دیتے۔

عَنْ يَحْيَى النَّخَعِيِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيْهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُوْنَ اَنْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيْهَا قَالَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِىْ حَنَاتِمَ وَنَقِيْرٍ وَدُبَّاءٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيْقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيْهِ زَبِيْبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبِلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَهٗ وَسَقٰى فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِىَ مِنْهُ فَاُهْرِيْقَ۔

ترجمہ:- یحیی النخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت کو انھوں نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہاں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نہ اسکی بیع درست ہے۔ نہ خرید، نہ تجارت اس کی پھر لوگوں نے ان سے بنیذ کو پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے پھر لوٹے تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے بنیذ بنایا تھا سبز گھڑوں میں اور چوبین برتن میں اور تونبے میں آپ نے حکم دیا وہ بہا یا گیا پھر آپ نے حکم دیا۔ ایک مشک میں انگور اور پانی ڈالا وہ رات بھر یونہی رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا۔

عَنْ ثُمَامَةَ يَعْنِىْ بْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِىِّ قَالَ لَقِيْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ

ترجمہ:- ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا ان سے

فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هٰذِهٖ
اِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ اَنْبِذُ لَهٗ فِيْ سِقَاءٍ مِنَ
اللَّيْلِ وَاُوْكِيْهِ وَاُعَلِّقُهٗ فَاِذَا اَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ

نبیذ کو پوچھا انھوں نے ایک حبش لونڈی کو بلایا اور کہا
اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
نبیذ بنایا کرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لئے مشک
میں رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور پھر
لٹکا دیتی صبح کو آپ اس میں سے پیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَاُ اَعْلَاهُ
وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ
عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
ایک مشک میں نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتے اس
میں سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو بھگوتے
اور صبح کو آپ پیتے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
دَعَا اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ
يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُوْنَ
مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ
سَقَتْهُ اِيَّاهُ۔

ترجمہ:۔ سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی
نے اپنی شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت
کی اور ان کی عورت ہی کام کرتی تھی اس دن اور وہی
دلہن بھی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا رات کو اس نے چند
کھجوریں بھگو دیں تھیں ایک کونڈے میں جب آپ کھانا
کھا چکے تو اس کا شربت آپ کو پلایا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانوں کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے
سے یا شربت سے بشرطیکہ اوروں کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ
خاطر کرنے سے۔

عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ اَتٰى اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا
فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهٗ بِذٰلِكَ ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ
کو پلایا گیا وہ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ

ترجمہ:۔ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے

فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُّرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَآءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُّنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لَا فَقَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَكِ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَوَهَبَهٗ لَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ۔

ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے کا انھوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئیں بچا لیا مجھ سے (یعنی اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف لائے تھے تجھ سے نسبت کرنے کو وہ بولی میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے اصحاب پھر آپ نے فرمایا اے سہل ہم کو پلا سہل نے کہا میں نے یہ پیالا نکالا اور سب کو پلایا۔ ابوحازم نے کہا سہل نے وہ پیالا نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبدالعزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف سب نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی ہے روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لئے اسی طرح اس غار میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابوطلحہ کو اپنے بال دیتے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لئے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لئے اور قبر پر شاخیں لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں انتہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهٗ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَآءَ وَاللَّبَنَ۔

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا۔

بَابُ جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ : دودھ پینے کا بیان

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَی الْمَدِیْنَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَہٗ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَیْتُہٗ بِھَا فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ۔

ترجمہ:- براء سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر حربی ہوگا اور اس کا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ امر دستور کے خلاف نہ ہوگا۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَأَتْبَعَہٗ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُہٗ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ لِیْ وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰہَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِیْ غَنَمٍ قَالَ أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَحَلَبْتُ فِیْہِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَیْتُہٗ بِہٖ فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ۔

ترجمہ:- براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لئے بد دعا کی اس کا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اس کو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لئے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا آپ نے دعا کی (اس کو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریوں کا ایک چرانے والا ملا۔ ابوبکر نے کہا میں نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لئے دوہا۔ وہ لے کر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أُتِیَ لَیْلَةَ أُسْرِیَ بِہٖ بِإِیْلِیَاءَ بِقَدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَیْھِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَہٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے۔ ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ آپ نے دونوں کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو پیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی۔ اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گزرا۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ

يَذْكُرْ بِاللَّيْلِ - ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَغَيْرِهٖ

برتن کو ڈھانپ دینے اور اور باتوں کا بیان

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَاَ لَيْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا۔

ترجمہ:- ابوحمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھنپا ہوا نہ تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھدیتا (اگر ڈھانپنے کو کچھ نہ تھا) ابوحمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگا دینے کا اور دروازوں کو بند کرنے کا۔

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهٖ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ اَبِيْ حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْقِيْكَ نَبِيْذًا فَقَالَ بَلٰى فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعٰى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا فَقَالَ فَشَرِبَ۔

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں آپ کو نبیذ پلاؤں آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر اس کو پیا آپ نے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا۔

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابوحمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاش ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

ترجمہ:- جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگاؤ مشک کو اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغ کو

لَا یَحِلُّ سِقَاءً وَّلَا یَفْتَحُ بَابًا وَّلَا یَکْشِفُ اِنَاءً
فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرُضَ عَلٰی اِنَائِهٖ
عُوْدًا وَّیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ
الْفُوَیْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ
وَلَمْ یَذْکُرْ قُتَیْبَةُ ـــ نے حَدِیْثِ
وَاَغْلِقُوا الْبَابَ ـ

کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا
اور برتن نہیں کھولتا پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ
ملے سوا ایک لکڑی کے اسی کو آڑا رکھ لے اور اللہ کا
نام لیوے اس لئے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی
ہے (چراغ کی بتی کھینچکر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی
روایت میں دروازہ بند کرنیکا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ
وَاَکْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَلَمْ یَذْکُرْ تَعْرِیْضَ الْعُوْدِ عَلَی الْاِنَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت
میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
اللَّیْثِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَخَمِّرُوا الْاٰنِیَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ ثِیَابَهُمْ ـــــ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَیْسِقَةُ
تُضْرِمُ الْبَیْتَ عَلٰی اَهْلِهٖ ـ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ
جُنْحُ اللَّیْلِ اَوْ اَمْسَیْتُمْ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ
یَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ
فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَّاَوْکُوْا قِرَبَکُمْ
وَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِیَتَکُمْ وَاذْکُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَیْهَا شَیْئًا وَّاَطْفِئُوْا
مَصَابِیْحَکُمْ ـ

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے
یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لئے کہ شیطان
اس وقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات
گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور
اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لئے کہ شیطان بند دروازے
نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو اور اللہ
عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور
اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے تو ان پر
آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَحْوًا مِّمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ لَا یَقُوْلُ اُذْکُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَطَاءٍ وَّعَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ کَرِوَایَةِ رَوْحٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَکُمْ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو

وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ۔

مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ زُهَیْرٍ......

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ...

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک بند کر دو اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے۔

فائدہ:۔ اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں کو وبا پھیل جاتی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے ڈاکٹر اور حکیم وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کے واسطے بہت سی خاک اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونے کے ڈھیر یا کوئلوں کے گھر میں رکھیں سرکہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑا دٹ کر داب دیں ڈامر گندھک کے دھونی دیں کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ یَوْمًا یَنْزِلُ فِیْهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ قَالَ اللَّیْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا یَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ فِیْ کَانُوْنِ الْاَوَّلِ........

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں (کانون[1] اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آ جاتا ہے اور کانون ثانی وہ مہینہ ہے جو دلو میں آتا ہے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو

[1] کانون الاول شامی زبان میں دسمبر کو کہتے ہیں اور کانون الثانی جنوری کو ۱۲ ع س عــه عربی مہینہ کا نام فصول الشتاء میں آتا ہے

بُیُوتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ۔

انگار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِحْتَرَقَ بَیْتٌ عَلٰٓی اَھْلِہٖ بِالْمَدِیْنَۃِ مِنَ اللَّیْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاْنِھِمْ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ اِنَّمَا ھِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْھَا۔

ترجمہ:۔ ابو موسیٰ سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک میں کسی کا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو اس کو بجھا دو۔

بَابُ اٰدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان

عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَیْدِیَنَا حَتّٰی یَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَضَعَ یَدَہٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَہٗ مَرَّۃً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِیَۃٌ کَاَنَّھَا تُدْفَعُ فَذَھَبَتْ لِتَضَعَ یَدَھَا فِی الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِھَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ کَاَنَّمَا یُدْفَعُ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ جَاءَ بِھٰذِہِ الْجَارِیَۃِ لِیَسْتَحِلَّ بِھَا فَاَخَذْتُ بِیَدِھَا فَجَاءَ بِھٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِہٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ یَدَہٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِھَا۔

ترجمہ:۔ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپ کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اس کو ہانک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس کا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جائے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سن کر کہے اور جو شروع میں بسم اللہ کہنا بھول جائے اور کھانے میں یاد آ جائے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لیوے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر جمہور علماء ہیں سلف اور خلف کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثیں شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہیں اور شیطان حقیقتاً کھاتا ہے اس لئے کہ عقلاً یہ محال نہیں ہے اور شرع نے اس کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر انتہے مختصراً۔

۵؎ مگر بسم اللہ کہے یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن مجید کی تلاوت کے وقت پڑھنی چاہیئے جہاں لکھی ہو ۱۲ ع س

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی طَعَامٍ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ وَقَالَ کَاَنَّمَا یُطْرَدُ وَفِی الْجَارِیَۃِ کَاَنَّہَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِیْءَ الْاَعْرَابِیِّ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَبْلَ مَجِیْءِ الْجَارِیَۃِ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَاَکَلَ ....

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور آخر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِیْءَ الْجَارِیَۃِ عَلٰی مَجِیْءِ الْاَعْرَابِیِّ .... ترجمہ وہی جو گزرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ۔

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھستے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے تابعداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھستے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہوا اور کھانا بھی ملا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ طَعَامِہٖ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ۔

ترجمہ وہی ہے جو پہلے گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْکُلُوْا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِالشِّمَالِ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پیے تو داہنے ہاتھ سے پیے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے۔

عَنِ الزُّہْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ ... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا لَا يَاْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِيْ بِهَا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِي الطَّاهِرِ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیئے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اس سے نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهٖ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ

ترجمہ:۔ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہو سکے اور اس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اس ہاتھ کو منہ تک نہ اٹھا سکا۔

فائدہ:۔ اس کا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اس کا نام لبر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اس پر بددعا کرنا درست ہے۔

عن عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

ترجمہ:۔ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو ادھر سے کھا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ

ترجمہ:۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ میں چلا جاوے)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو الٹ کر ان کے منہ سے پانی پینے سے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبُ مِنْهُ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا : کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

ترجمہ:۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ.......

ترجمہ:۔انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ....
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے۔

فائدہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے۔ (نووی)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

ترجمہ:۔حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدُكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ

ترجمہ:۔ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پیئے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

ترجمہ:۔ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور آپ کھڑے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ

ترجمہ:۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

ترجمہ:۔ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے پیا کھڑے ہو کر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ

ترجمہ:- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا کعبہ کے پاس۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمَا فَاَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّنَفُّسِ فِي نَفْسِ الْاِنَاءِ وَاسْتِحْبَابِ التَّنَفُّسِ ثَلٰثًا خَارِجَ الْاِنَاءِ

پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ

ترجمہ:- ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر ہی سانس لینے سے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلٰثًا۔

ترجمہ:- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لیتے برتن میں (یعنے پینے میں برتن کے باہر یعنے تین گھونٹ میں پیتے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَأُ وَاَمْرَأُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پانی پینے میں تین بار سانس لیتا ہوں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ فِي الْاِنَاءِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَنَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئ

دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنیوالے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ آیا جس میں

قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ۔

پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی طرف سے شروع کرنا چاہیئے پھر داہنی طرف سے (اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِيْ يَحْثُثْنَنِيْ عَلَى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اس وقت میں بیس برس کا تھا اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھ کو آپ کی خدمت کرنے کی آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپ کے لئے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنواں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اب ابوبکر کو دیجئے وہ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کے داہنے طرف بیٹھا تھا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا چاہیئے پھر داہنے سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِيْ هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ يُرِيْهِ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا ہم نے بکری کا دودھ دوہا پھر اس میں پانی ملایا اپنے اس کنوئیں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا آپ نے اعرابی کو دیا اور ابوبکر کو اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ تو سنت ہے سنت ہے سنت ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپ نے پیا

أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَقَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ -

اور داہنی طرف آپ کے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے آپ نے لڑکے سے فرمایا تو مجھ کو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سن کر آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا۔

فائدہ :- بعضوں نے کہا وہ لڑکے عبداللہ بن عباس تھے اور بڑوں میں خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اس لئے کہ اس کی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلاخلاف اور مالک سے اس کی تخصیص پلانے ہی سے منقول ہے (نووی)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لَعْقِ الْأَصَابِعِ — کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کھانا کھاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے وے یا چٹا نہ دے وے داہنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا - ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ .... ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیوں چاٹتے ہوئے دیکھا کھانے کے بعد۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا

ترجمہ :- کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے ان کو چاٹتے۔

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعَ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا -

ترجمہ :- کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے پھر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِي أَيِّهِ الْبَرَكَةُ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں جانتے برکت کس میں ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتَّى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اس کو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اس کو صاف کرے اور کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيْثِهِمَا لَا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُوْنُ الْبَرَكَةُ ....

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے یہانتک کہ کھانے کے وقت بھی پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے تو اس کو صاف کرے کچری وغیرہ سے جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا ...

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَکَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِکُمْ فَلْیُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰی وَلْیَاْکُلْهَا وَلَا یَدَعْهَا لِلشَّیْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھالے اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم کیا پیالہ پونچھ لینے کا ہم کو آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ

ترجمہ :- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے دے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلْیَسْلُتْ اَحَدُکُمُ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِیْ اَیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةُ اَوْ یُبَارَكُ لَکُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پونچھ لے دے ایک تم میں کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے تمہارے لئے۔

بَابُ مَا یَفْعَلُ الضَّیْفُ اِذَا تَبِعَهُ غَیْرُهُ مَنْ دَعَاهُ صَاحِبُ الطَّعَامِ

اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهُ اَبُوْ شُعَیْبٍ وَّکَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاَی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ فِیْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَقَالَ لِغُلَامِهٖ وَیْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَّاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ

ترجمہ :- ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں ایک مرد تھا جس کا نام ابو شعیب تھا اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا اس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے چہرے پر بھوک معلوم ہوئی اس نے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیوں کے لئے کھانا تیار کر کیونکہ میں چاہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچویں ہیں پانچ آدمیوں کے پھر اس نے کھانا تیار کیا اور وہ مرد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچویں تھے پانچ کے ان کے ساتھ ایک اور آدمی

رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ اٰذَنُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہو گیا جب آپ دروازے پر پہنچے تو فرمایا (صاحب خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاوے گا اس نے کہا نہیں میں اس کو اجازت دیتا ہوں یا رسول اللہ۔

فائدہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتھ اگر کوئی شخص طفیلے چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اس کے دروازے پر پہنچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہو کہ اجازت دے اگر اس میں کوئی ضرر نہ ہو۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ رِوَايَتِهٖ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ وَهٰذِهٖ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهٗ۔۔۔۔۔۔

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا تھا وہ فارس کا تھا اس نے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور آپ کو بلانے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا پھر سہ بار آپ کو بلانے کے لئے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسرے بار میں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنی حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں تک کہ اس کے مکان پر پہنچے)

فائدہ :۔ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اس وجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور بعض علماء کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك

اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کو ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِیْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّیْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اس وقت انہوں نے کہا بھوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا چلو پھر وہ آپ کے ساتھ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گھر میں نہیں تھا اس کی عورت نے آپ کو دیکھا وہ کہنے لگی آئیے آپ اچھے آئے اپنے لوگوں میں آپ نے فرمایا فلاں شخص (اس کے خاوند کو فرمایا) کہاں گیا ہے وہ بولی ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اس کو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے میں وہ مرد انصاری آگیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا تو کہا شکر ہے خدا تعالیٰ کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں پھر گیا اور کھجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس میں گدر اور سوکھی اور تازی کھجوریں تھیں اور کہنے لگا اس میں سے کھاؤ پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا دودھ والی بکری مت کاٹنا اس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اس کا گوشت کھایا اور کھجور بھی کھائی اور پانی پیا جب سیر ہوئے

کھانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمرؓ سے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے بھوک کے مارے پھر نہیں لوٹے یہاں تک کہ تم کو یہ نعمت ملی۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی کیوں کر گذری ایک حدیث میں ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تھی اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بھوک کی حالت میں اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے، اگر اس کو تکلیف نہ ہو۔

اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام کرنا درست ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ بَیْنَا اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاعِدٌ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَکُمَا هٰهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُیُوْتِنَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِیْفَةَ ......

...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْکَفَاْتُ اِلَی امْرَاَتِیْ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِیْدًا فَاَخْرَجَتْ لِیْ جِرَابًا فِیْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ وَلَنَا بُهَیْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰی فَرَاغِیْ فَقَطَّعْتُهَا فِیْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّیْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهٗ قَالَ فَجِئْتُهٗ فَسَارَرْتُهٗ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَیْمَةً لَّنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ کَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِیْ نَفَرٍ مَّعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَکُمْ سُوْرًا فَحَیَّ هَلًا بِکُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَکُمْ وَلَا

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور پلا ہوا میں نے اس کو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی میں نے اس کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجھ کو رسوا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا تھوڑا ہے کہیں بہت سے آدمی کی دعوت نہ کر دینا) جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا تیار کیا ہے تو

تَخْبِزُ تَعْجِينَكُمْ حَتّٰى اَجِيْئَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِيْ فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ لِيْ فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا اَوْ كَمَا...

آپ چند لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر تشریف لائے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو اور آپ نے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک میں نہ آلوں پھر میں گھر میں آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے تھے میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ ذلیل اور برا کہیں گے میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت سنا دی آخر اس نے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اس میں بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی اور بلا لے جو تیرے ساتھ مل کر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا اس کو اتار مت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا ابل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اس کی روٹیاں بن رہی تھیں۔۔۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپ کو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی ہو جاوے گا۔ دوسری روایت میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیاں جو کی ستر یا اسی آدمیوں کو کافی ہوگئی تھیں اس کا قصہ آگے آتا ہے۔۔۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے ام سلیم[1] سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو تیرے پاس کچھ ہے کھانے کو وہ بولی ہاں ہے پھر اس نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں اور اپنی اوڑھنی لی اس میں روٹیوں کو لپیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا۔ (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے میں روٹی چھپا کر) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں

[1] ام سلیم ابوطلحہ کی بی بی اور انس کی ماں تھیں۔

نعمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة فقلت نعم فقال الطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي ما عندك يا ام سليم فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم عكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة حتى اكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون رجلا او ثمانون

اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ہوا پایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کھانا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا ان کو خبر کی ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ بھی ساتھ تھے آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیاں لے کر آئے آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلیم نے تھوڑا گھی اس پر ڈال دیا وہ گویا سالن تھا پھر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا آپ نے فرمایا (دعا کی) بعد اس کے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ انھوں نے کھایا پیٹ بھر کر وہ نکلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ انھوں نے بھی کھایا سیر ہو کر اور چلے پھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کھالیا سیر ہو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

فائدہ:۔ آپ نے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چھوٹا ہو گا اور دس سے زیادہ آدمی اس کے گرد حلقہ نہ کر سکتے ہوں گے اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گھبرا گئے پر وہ پریشان نہیں ہوئیں

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال بعثني ابو طلحة رضي الله تعالى عنه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لادعوه وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مع الناس فنظر الي فاستحييت فقلت اجب ابا طلحة فقال للناس قوموا فقال ابو طلحة يا رسول الله انما صنعت لك شيئا قال فمسها

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دینے کے لئے اور کھانا انھوں نے تیار کیا تھا میں آیا اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو آپ کے

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِیْہَا بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِیْ عَشَرَۃً وَّقَالَ کُلُوْا وَاَخْرَجَ لَہُمْ شَیْئًا مِّنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا فَخَرَجُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَۃً فَاَکَلُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا فَمَا زَالَ یُدْخِلُ عَشَرَۃً وَّیُخْرِجُ عَشَرَۃً حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْہُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَکَلَ حَتّٰی شَبِعَ ثُمَّ ھَیَّأَھَا فَاِذَا ھِیَ مِثْلُھَا حِیْنَ اَکَلُوْا مِنْہَا۔

لئے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو چھوا اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلالے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انھوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلالے انھوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسی طرح آپ دس دس کو اندر بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب انھوں نے کھانا شروع کیا تھا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْطَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَہٗ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِالْبَرَکَۃِ قَالَ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ ھٰذَا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَ اَبُوْطَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمَّ سُلَیْمٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لِّنَفْسِہٖ خَاصَّۃً ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْہِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْہِ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ وَسَمَّی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَاَذِنَ لَہُمْ فَدَخَلُوْا فَقَالَ کُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَھْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکُوْا سُؤْرًا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو آنے دے انھوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انھوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح بلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذِہِ الْقِصَّۃِ فِیْ طَعَامِ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْہِ فَقَامَ اَبُوْطَلْحَۃَ عَلَی الْبَابِ حَتّٰی اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا کَانَ شَیْئًا یَّسِیْرًا قَالَ ھَلُمَّہٗ فَاِنَّ اللّٰہَ سَیَجْعَلُ فِیْہِ الْبَرَکَۃَ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے فرمایا

اسی کو لے آ اللہ جل جلالہ اس میں برکت دے گا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالَ فِیْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَیْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِیْرَانَهُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کر اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاٰی اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِی الْمَسْجِدِ یَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰی اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِی الْمَسْجِدِ یَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ وَاَنَسٌ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَیْنَاهُ لِجِیْرَانِنَا۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنے اس کو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بناتے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابو طلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ یَقُوْلُ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ یُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰی حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰی اَبِیْ طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَیْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ یَا اَبَتَاهُ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِیْ كِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَآءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَآءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِیْثِ بِقِصَّتِهٖ۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھے ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اس نے کہا بھوک کی وجہ سے میں ابو طلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا باوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے باندھی ہے یہ سن کر ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپ کے

ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِيْنِ

شوربا کھانا اور کدّو کھانے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکا کر انس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈھ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

فائدہ:۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا درست ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے۔ اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسی طرح ہر چیز کو جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانے والوں کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت میں ہے کہ آپ پیالہ کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈھتے تھے نہ دوسری طرفوں سے دوسرے یہ کہ ممانعت اس کی وجہ سے ہے کہ دوسرے کھانے والوں کو کراہت نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے مونہوں پر ملتے۔ نووی۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْءَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ قَالَ فَقَالَ

ترجمہ۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں شوربا آیا جس میں کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب میں نے یہ دیکھا تو میں کدو کے ٹکڑے آپ کی طرف ڈالتا تھا اور خود نہیں کھاتا تھا۔

أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ إِلَّا صُنِعَ۔

ترجمہ:۔انس بن مالک سے روایت ہے، ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت میں کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لئے تیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس میں کدو شریک کیا گیا۔

فائدہ:۔کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکوں کے لئے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور مالیخولیا القرع صفراوی بخار اور تپ دق کو نہایت بڑا مفید ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ

کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں علیحدہ رکھنا مستحب ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔

ترجمہ:۔عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اترے ہم نے کھانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کھایا پھر سوکھی کھجوریں آئیں آپ ان کو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے کلمہ اور بیچ کی انگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجھے یہی خیال ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے۔ گٹھلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہو کہ گٹھلیاں کھجور میں نہیں ملاتے تھے جدا رکھتے تھے) پھر پینے کے لئے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اس کے داہنی طرف جو بیٹھا تھا اس کو دیا پھر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تھامی اور عرض کیا دعا کیجئے ہمارے لئے آپ نے فرمایا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخش دے ان کو اور رحم کر ان پر۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّ فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ اَكْلِ الْقِثَّآءِ بِالرُّطَبِ ۔ کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّآءَ بِالرُّطَبِ ۔

ترجمہ :۔ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کھاتے ہوئے کھجور کے ساتھ۔

فائدہ :۔ اس میں بھی بڑی مصلحت ہے کہ کھجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت مل کر اعتدال ہو جاوے اور کھجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْاٰكِلِ وَصِفَةِ قُعُوْدِهٖ ۔ کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اقعا کے طور پر بیٹھے تھے کھجور کھا رہے تھے۔

فائدہ :۔ اقعا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَأْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا وَفِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَكْلًا حَثِيْثًا

ترجمہ :۔ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں آئیں آپ ان کو بانٹنے لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھا رہے تھے۔ (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَانِ فِيْ جَمَاعَةٍ ۔ جب لوگوں کیساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھائے

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ فَكُنَّا نَأْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُوْلُ لَا تُقَارِنُوْا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَّسْتَاْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لَا اُرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعْنِي الْاِسْتِئْذَانَ

ترجمہ :۔ جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر ہم کو کھجوریں کھلاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی۔ (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبداللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور انھوں نے کہا دو دو لقمہ مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے۔

فائدہ :- دو لقمہ یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے اس لئے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہو گا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھ جانا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کیخلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصراً)

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلَا قَوْلُهٗ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهٗ۔

ترجمہ :- جبلہ بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے

بَابٌ فِي ادِّخَارِ التَّمْرِ وَنَحْوِهٖ مِنَ الْاَقْوَاتِ لِلْعِيَالِ

کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لئے جمع کر رکھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس کھجور ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ اَوْ جَاعَ اَهْلُهٗ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا۔

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دوبار یہی فرمایا یا تین بار۔

بَابُ فَضْلِ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ —— مدینہ کی کھجور کی فضیلت

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهٗ سَمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ

ترجمہ :- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے وے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃً لَمْ یَضُرَّہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ۔

ترجمہ:۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالے وے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان کرے گا نہ کوئی جادو۔

عَنْ ھَاشِمِ بْنِ ھَاشِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَلَا یَقُوْلَانِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً اَوْ اِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح۔

بَابُ فَضْلِ الْکَمْاۃِ وَمُدَاوَاۃِ الْعَیْنِ بِھَا

کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ترجمہ:۔ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کھنبی میں سے ہو (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خود رو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَۃُ لَمَّا حَدَّثَنِیْ بِہِ الْحَکَمُ لَمْ اُنْکِرْہُ مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ الْمَلِکِ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ۔

ترجمہ:۔ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اس من میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَمْاَۃُ مِنَ الْمَنِّ

اَلَّذِی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ یَقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاۃُ مِنَ الْمَنِّ اَلَّذِی اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَمْاۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضِیْلَۃِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْکَبَاثِ : اراک کے سیاہ پھل کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّھْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِی الْکَبَاثَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْہُ قَالَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَاَنَّکَ رَعَیْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَھَلْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ رَعَاھَا اَوْ نَحْوَ ھٰذَا مِنَ الْقَوْلِ

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مر الظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے آپ نے بکریاں چرائیں ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا۔

فائدہ :۔ کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت پیدا ہوتی ہے۔ (نووی)

بَابُ فَضِیْلَۃِ الْخَلِّ سرکہ کی فضیلت

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ اَوِ الْاِدَامُ الْخَلُّ ۔

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ۔

عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ یَشُکَّ ...... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَھْلَہُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ بِہٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ

ترجمہ :۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور

فرماتے تھے سرکا اچھا سالن ہے سرکا اچھا سالن ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْئٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اس روز سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور طلحہ نے کہا (جو اس حدیث کو روایت کرتے ہیں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) جب سے میں نے یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ....

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْئٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر سے گذرے اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اس بی بی نے پردہ کیا آپ نے پوچھا کچھ کھانا ہے لوگوں نے کہا ہاں پھر تین روٹیاں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی اس کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اس کو میرے سامنے رکھا۔ پھر تیسری روٹی لی اس کے دو ٹکڑے کئے آدھی اپنے سامنے رکھی اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگوں نے کہا نہیں سرکہ ہے آپ نے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ اَکْلِ الثُّوْمِ : لہسن کھانا درست ہے

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْہُ وَبَعَثَ بِفَضْلِہٖ اِلَیَّ وَاِنَّہٗ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِفَضْلِہٖ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا لِاَنَّ فِیْہَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُہٗ اَحَرَامٌ ہُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَکْرَہُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا کَرِہْتَ ....

ترجمہ:- ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیج دیتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی ہے میں نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے۔

عَنْ شُعْبَةَ فِیْ ہٰذَا الْاِسْنَادِ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْہِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلُوِّ فَانْتَبَہَ اَبُوْ اَیُّوْبَ لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَہَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلُوِّ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی السُّفْلِ فَکَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِہٖ اِلَیْہِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِہٖ فَیَتَتَبَّعُ اَصَابِعَہٗ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فِیْہِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْہِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَہٗ لَمْ یَاْکُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَحَرَامٌ ہُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَکْرَہُہٗ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا تَکْرَہُ اَوْ مَا کَرِہْتَ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ:- ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایک بار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں ہو گئے بعد اس کے ابوایوب نے کہا آپ سے اوپر جانے کے لئے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے رہنے والوں کے لئے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان میں رہتے تھے) ابوایوب نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ سن کر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے۔ اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آ رہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کرتے تھے پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد اس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا (تو ابوایوب آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیاں کھانے کی کس جگہ پر لگی ہیں وہیں سے وہ کھاتے (برکت کے لئے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتٰی بِالْوَحْیِ۔

ایک بار ابوایوب نے کھانا پکایا جس میں لہسن تھا جب کھانا واپس گیا تو ابوایوب نے پوچھا آپ کی انگلیاں کہاں لگی تھیں لوگوں نے کہا آپ نے نہیں کھایا یہ سن کر ابوایوب گھبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابوایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری معلوم ہوتی ہے ابوایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتوں کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اس واسطے آپ نہ کھاتے)

بَابُ اِکْرَامِ الضَّیْفِ : مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْھُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی قُلْنَ کُلُّھُنَّ مِثْلَ ذٰلِکَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ یُّضِیْفُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْھِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَطْفِیءِ السِّرَاجَ وَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَھْوٰی لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ حَتّٰی تُطْفِئِیْہِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰہُ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمَا اللَّیْلَۃَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہے (کھانے پینے کی) آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بھیجا وہ بولی قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں ہے پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسا ہی کہا یہاں تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا پانی کے آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اس پر رحم کرے تب ایک انصاری اٹھا اور کہنے لگا میں کرتا ہوں یا رسول اللہ پھر وہ اس کو اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولی کچھ نہیں البتہ میرے بچوں کا کھانا ہے انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان اندر آوے تو چراغ بجھا دے اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا اس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس رات کو۔

فائدہ :۔ آپ کو سخت غیر کو لذت عوض میں اس کو ایثار کہتے ہیں یہ بڑے بزرگوں کا کام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی فضیلت اتری ﴿وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ﴾ اور بچوں پر ایثار اسی وقت درست ہے جب بھوک کے مارے ان کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ ان کو کھلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

أن رجلاً من الأنصار بات به ضيف ولم يكن عنده إلا قوته وقوت صبيانه فقال لامرأته نومي الصبية وأطفئ السراج وقربي للضيف ما عندك قال فنزلت هذه الآية ويؤثرون على أنفسهم ولو كان بهم خصاصة ...

ایک انصاری کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ سوا اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھدے اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت اتری ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنے اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليضيفه فلم يكن عنده ما يضيفه فقال ألا رجل يضيف هذا رحمه الله فقام رجل من الأنصار يقال له أبو طلحة رضي الله تعالى عنه فانطلق به إلى رحله وساق الحديث بنحو حديث جرير وذكر فيه نزول الآية كما ذكر وكيع۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مہمان آپ کے پاس کچھ نہ تھا اس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اس کی مہمانی کرتا ہے خدا اس پر رحم کرے ایک انصاری بولا جس کو ابوطلحہ کہتے تھے میں کرتا ہوں پھر وہ لے گیا اس کو اپنے گھر اخیر حدیث تک۔

عن المقداد رضي الله تعالى عنه قال أقبلت أنا وصاحبان لي وقد ذهبت أسماعنا وأبصارنا من الجهد فجعلنا نعرض أنفسنا على أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فليس أحد منهم يقبلنا فأتينا النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق بنا إلى أهله فإذا ثلاثة أعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل إنسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله عليه وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل فيسلم تسليماً لا يوقظ نائماً ويسمع اليقظان قال ثم يأتي المسجد فيصلي ثم يأتي شرابه فيشرب فأتاني الشيطان ذات ليلة وقد شربت نصيبي فقال محمد يأتي الأنصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة إلى هذه الجرعة فأتيتها فشربتها فلما أن وغلت في بطني وعلمت أنه ليس إليها سبيل قال ندمني الشيطان فقال ويحك ما صنعت أشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم

ترجمہ:۔ مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے) ہم اپنے تئیں پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ ہم کو اپنے گھر لے گئے وہاں تین بکریاں تھیں آپ نے فرمایا ان کا دودھ دوہو ہم تم سب پئیں گے پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم میں سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسے آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پھر آپ مسجد میں آتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے ایک رات شیطان نے مجھ کو بھڑکایا میں اپنا حصہ پی چکا تھا شیطان نے یہ کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہیں وہ آپ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ کو احتیاج

فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ
دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ إِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى
قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَإِذَا وَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي
خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَأَمَّا صَاحِبَايَ
فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى
الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثُمَّ أَتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ
فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ
يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ
أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ أَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى
الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ
إِلَى الْأَعْنُزِ أَيُّهَا أَسْمَنُ فَأَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَإِذَا هُنَّ حُفَّلٌ
كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ
قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ إِلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشَرِبْتُمْ
شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ
فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوِيَ وَأَصَبْتُ
دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أُلْقِيتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى
سَوْآتِكَ يَا مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ
مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ
كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ
إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفَلَا
كُنْتَ آذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا
فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي

ہوتی ہے وہ مل جاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ
دودھ کی کیا احتیاج ہوگی آخر میں آیا اور وہ دودھ
پی گیا جب دودھ پیٹ میں سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا
کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا اس وقت شیطان نے
مجھ کو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے کیا
کام کیا تو نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب
وہ آویں گے اور دودھ کو نہ پاویں گے پھر تجھ پر بددعا
کریں گے تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی
میں ایک چادر اوڑھے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا
تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے
اور نیند بھی مجھ کو نہ آئی میرے ساتھی سو گئے انھوں نے
یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا آخر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پھر
مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے
پاس آئے برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا آپ نے اپنا
سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کرتے
ہیں اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کھلا اس
اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پلا اس کو جو مجھے پلاوے یہ
سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور چھری لی
اور بکریوں کی طرف چلا کہ جو ان میں سے موٹی ہو اس کو
ذبح کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دیکھا تو
اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے پھر دیکھا تو اور بکریوں
کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے میں نے آپ کے
گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے
تھے (یعنے اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے)
اس میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر پھین
آگیا۔ (اتنا بہت دودھ نکلا) اور اس کو میں لے کر
آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا تم نے اپنے حصہ کا
دودھ رات کو پیا یا نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِیْ اِذَا اَصَبْتُهَا وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ ....

آپ دودھ پیجئے آپ نے پیا پھر مجھے دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجئے آپ نے اور پیا پھر مجھے دیا جب مجھ کو معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس وقت میں ہنسا یہاں تک خوشی کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری بات کی وہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ (جو خلاف معمول اترا) اللہ کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی یہ دودھ پیتے میں نے عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی پرواہ نہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰی مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُّشْوٰی قَالَ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِی الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَی الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ ....

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس کھانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی پھر وہ سب گوندھا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لمبا بکریاں لے کر ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یونہی دیتا ہے اس نے کہا نہیں بیچتا ہوں آپ نے ایک بکری اس سے خریدی اس کا گوشت تیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اس کا کلیجہ بھوننے کا راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لئے آپ نے ایک ٹکڑا اس کلیجی میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اس کو دیدیا ورنہ اس کا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے ان میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اس کو میں نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا۔ (اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں۔ ایک تو کلیجی میں برکت دوسرے بکری میں برکت)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا نَاسًا

ترجمہ:۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار

فقراء وان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مرة من كان عنده طعام اثنين فليذهب
بثلاثة ومن كان عنده طعام اربعة
فليذهب بخامس بسادس او كما قال
وان ابا بكر رضي الله تعالى عنه جاء بثلاثة
وانطلق نبي الله صلى الله عليه وسلم بعشرة
وابو بكر رضي الله تعالى عنه بثلاثة قال
فهو انا وابي وامي ولا ادري هل قال وامرأتي
وخادم بين بيتنا وبيت ابي بكر رضي الله
تعالى عنه قال وان ابا بكر رضي الله تعالى
تعشى عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم
لبث حتى صليت العشاء ثم رجع فلبث حتى
نعس رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء
بعد ما مضى من الليل ما شاء الله قالت
له امرأته ما حبسك عن اضيافك
او قالت ضيفك قال او ما عشيتهم قالت
ابوا حتى تجيء قد عرضوا عليهم فغلبوهم
قال فذهبت انا فاختبأت وقال يا غنثر
فجدع وسب وقال كلوا لا هنيئا وقال والله
لا اطعمه ابدا قال فايم الله ما كنا ناخذ من
لقمة الا ربا من اسفلها اكثر منها قال
حتى شبعنا وصارت اكثر مما كانت قبل
ذلك فنظر اليها ابو بكر رضي الله تعالى
فاذا هي كما هي او اكثر قال لامرأته
يا اخت بني فراس ما هذا قالت لا وقرة
عيني لهي الآن اكثر منها قبل ذلك بثلاث
مرار قال فاكل منها ابو بكر رضي الله تعالى
عنه وقال انما كان ذلك من الشيطان
يعني يمينه ثم اكل منها لقمة ثم حملها

فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی لے جاوے
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین آدمیوں کو لے آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو لے گئے
(آپ کے اہل وعیال بھی دس کے قریب تھے تو گویا آدھا
کھانا مہمانوں کے لئے ہوا) عبدالرحمٰن نے کہا ہمارے گھر میں
میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں راوی نے کہا
شاید اپنی بی بی کو بھی کہا اور ایک خادم جو میرے اور
ابوبکر دونوں کے گھر میں تھا عبدالرحمٰن نے کہا ابوبکر نے
رات کا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا پھر وہیں
ٹھیرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر
نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے غرض
بڑی رات گذرنے کے بعد جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی ابوبکر
گھر میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں
رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے
ان کو کھانا نہیں کھلایا انھوں نے کہا مہمانوں نے نہیں
کھایا تمہارے آنے تک اور انھوں نے مہمانوں کے سامنے
کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غالب ہوئے نہ کھانے
میں۔ عبدالرحمٰن نے کہا میں (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے)
چھپ گیا انھوں نے مجھ کو پکارا اے سست مجہول یا احمق
تیری ناک کٹے اور برا کہا مجھ کو اور مہمانوں سے کہا کھاؤ
ہر چند یہ خوشگوار کھانا نہیں (کیونکہ بے وقت ہے) اور
ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کھاؤں گا اس کو کبھی عبدالرحمٰن
نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اٹھاتے نیچے سے اتنا ہی وہ
کھانا بڑھ جاتا یہاں تک کہ ہم سیر ہو گئے اور کھانا جتنا
پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا ابوبکر نے اس کھانے کو
دیکھا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا انھوں نے اپنی عورت
سے کہا اے بنی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا)

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَہٗ قَالَ وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ اَللّٰہُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ قَالَ اِلَّا اَنَّهٗ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْکَمَا قَالَ

بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی) یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کراہت تھی) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پھر حضرت ابوبکر نے اس میں سے کھایا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (غصے میں) پھر ایک لقمہ اس میں سے کھایا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنے اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا ان کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ یَتَحَدَّثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَفْرُغْ مِنْ اَضْیَافِكَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰی یَجِیْءَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اِنَّهٗ رَجُلٌ حَدِیْدٌ وَاِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْهُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ یَبْدَأْ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِكُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ مَالِیْ ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْیَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَیْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوْا حَتّٰی تَجِیْءَ قَالَ فَقَالَ مَالَكُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَوَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّیْلَةَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰہِ لَا نَطْعَمُهٗ

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اترے اور میرے باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبدالرحمٰن تم مہمانوں کی خدمت کر لینا جب شام ہوئی ہم ان کے لئے کھانا لائے انھوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھاویں ہم بھی نہیں کھاویں گے میں نے ان سے کہا ان کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کھاؤ گے تو مجھے ڈر ہے ان سے ایذا پہنچنے کا انھوں نے نہ مانا جب ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانوں کی خدمت تم کر چکے لوگوں نے کہا نہیں انھوں نے کہا میں تو عبدالرحمٰن سے کہہ گیا تھا (عبدالرحمٰن نے کہا میں سرک گیا تھا ان کے سامنے سے) انھوں نے پکارا عبدالرحمٰن میں سرک گیا پھر کہا اے نالائق میں تجھے قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو آ جب میں گیا اور میں نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہیں آپ اپنے مہمانوں سے پوچھئے میں ان کے پاس کھانا لے گیا تھا انھوں نے کہا ہم نہیں کھاویں گے جب تک آپ نہ آویں ابوبکر نے ان سے کہا تم نے کھانا

حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُوْلٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوْا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيْءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوْا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ۔

کیوں نہیں کھایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم خدا کی میں تو آج کی رات کھانا ہی نہ کھاؤں گا مہمانوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کھاویں گے جب تک تم نہ کھاؤ گے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ایسی بری رات کبھی نہیں دیکھی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے پھر ابوبکر نے کہا میں نے جو قسم کھائی وہ شیطان کی طرف سے تھی لاؤ کھانا لاؤ آخر کھانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہہ کر کھایا مہمانوں نے بھی کھایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانوں کی قسم تو سچی ہوئی اور میری قسم جھوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو ان سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچھا ہے۔

عبدالرحمٰن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو (یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کفارہ دینا ضرور ہے)

بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ

تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ إِسْحَاقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَاحِدِ یَکْفِی الْاِثْنَیْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ یَکْفِی رَجُلَیْنِ وَطَعَامُ رَجُلَیْنِ یَکْفِی الْاَرْبَعَۃَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَۃِ یَکْفِی ثَمَانِیَۃً ترجمہ اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

بَابُ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسرے بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا۔ قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اسی معین شخص کے باب میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور امید اور رضا اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصراً۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰی ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مِسْکِیْنًا فَجَعَلَ یَضَعُ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَضَعُ بَیْنَ یَدَیْہِ قَالَ فَجَعَلَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا قَالَ لَا یَدْخُلَنَّ ھٰذَا عَلَیَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْکَافِرَ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھانا رکھنے جاتے تھے وہ چلا کھاتا تھا بہت کھا گیا تب انھوں نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ وَّابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ

ترجمہ:۔ جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمْ۔ ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَافَہٗ ضَیْفٌ وَّھُوَ کَافِرٌ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ حَتّٰی شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِیَاہٍ ثُمَّ اِنَّہٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًی وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَآءٍ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی ضیافت کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

باب لَا یَعِیْبُ الطَّعَامَ۔ کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَھٰی شَیْئًا اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو پھر چھوڑ دیتے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ۔ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ کَانَ اِذَا اشْتَھَاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَشْتَھِہٖ سَکَتَ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جی نہ چاہتا تو چپ رہتے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الشُّرْبِ وَغَيْرِهِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ إِنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علماء کا کہ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کھانا درست ہے اور یہ دونوں قول باطل ہیں۔ انتہی مختصراً

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیئے سونے چاندی کے برتن میں وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کو۔

بَابُ تَحْرِيمِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔ چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان

عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا

ترجمہ:۔ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے۔ میں براء بن عازب کے پاس گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا اور منع کیا سات باتوں سے حکم کیا ہم کو بیمار پرسی

الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لئے ہیں دنیا میں اور تمہارے لئے ہیں آخرت میں قیامت کے دن۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَسْقٰى بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ـــــ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ وَإِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ فِي الْحَدِيْثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَّحْدَهُ إِنَّمَا قَالُوْا إِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فِي إِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا۔

ترجمہ:- عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی ان کے لئے پانی لایا چاندی کے برتن میں انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت کھاؤ سونے اور چاندی کی رکابیوں میں کیوں کہ یہ چیزیں کافروں کے لئے ہیں دنیا میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَأٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ

ترجمہ:- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول اللہ آپ اس کو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے دن لوگوں میں اور جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان

مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ۔

ان میں سے حضرت عمر کو دیا انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے میں ایسا فرمایا تھا (عطارد اس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ میں دے دیا پہننے کو۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نرے ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس میں ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اس کا پہننا حرام نہیں ہے البتہ عورتوں کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشَى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ عُطَارِدًا فِي السُّوقِ يُقِيمُ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَأَعْطَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْأَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد تمیمی کو دیکھا بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لئے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عطارد کو دیکھا اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے ہیں اس وقت پہنا کریں تو مناسب ہے راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی سربندھن بنا دے حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے

بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّیْ بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِیْ حُلَّتِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا عَرَفَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَنْظُرُ اِلَیَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّیْ بَعَثْتُ بِهَا لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ -

کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند مِن بنا دے -

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰی اَتٰی بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا وَتُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِّنْ دِيْبَاجٍ اَوْ حَرِيْرٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَيْتَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَاُهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

جوڑے کے باب میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بیچکر) اور اسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ناراض ہیں انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہیں آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لئے بھیجا

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار میں تھا انھوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجیے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر والوں کے گروہ آویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کو آخرت میں حصہ نہیں پھر حضرت عمر جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک جُبہ بھیجا دیباج کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا آپ نے فرمایا تو اس کو بیچ ڈال اور اس کی قیمت کام میں لا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ترجمہ :- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد میں سے قبا پہنے دیکھا دیبا کی یا حریر کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اس کو خرید لیجیے آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلۃ سیراء فارسل بها الی قال قلت ارسلت بها الی وقد سمعتک قلت فیها ما قلت قال انما بعثت بها الیک لتستمتع بها............

نے فرمایا یہ وہ پہنے گا جس کو آخرت میں حصہ نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ میں آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیج دیا میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ نے اس کے باب میں فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے اس لئے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بیچکر)

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انہ قال انما بعثت بها الیک لتنتفع بها ولم ابعث بها الیک لتلبسها.......... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لئے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لئے نہیں بھیجا کہ تم پہنو

عن یحیی بن ابی اسحاق قال قال لی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منه فقال سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما یقول عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه علی رجل حلة من استبرق فاتی بها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیثهم غیر انه قال فقال انما بعثت بها الیک لتصیب......

ترجمہ :- یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے۔

عن عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر وکان خال ولد عطاء قال ارسلتنی اسماء الی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فقالت بلغنی انک تحرم اشیاء ثلاثة العلم فی الثوب ومیثرة الارجوان وصوم رجب کله فقال لی عبد اللہ اما ما ذکرت من رجب فکیف بمن یصوم الابد واما ما ذکرت من العلم فی الثوب فانی سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما یلبس الحریر من لا خلاق له فخفت ان یکون العلم منه واما میثرة الارجوان فهذه میثرة عبد اللہ فاذا هی

ترجمہ :- عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اس نے کہا مجھکو اسماء نے عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیجا اور کہلا یا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈھڈھا تا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کو تو عبد اللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزوں کا کون حرام کہے گا جو شخص ہمیشہ روزے رکھے گا (عبد اللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثنا عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور ان کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقوشوں کا تو میں نے حضرت عمر سے

أُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ إِلَى أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَتْ إِلَى جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا

سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنے گا جس کا آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود عبداللہ کا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر انھوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا ان کی کسروانی ـــ (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی) جس کا گریبان دیبا کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف تھے دیباج کے) اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات تک جب وہ مرگئیں تو یہ جبہ میں نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہنا کرتے تھے اب ہم اس کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لئے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار انگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ أَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَإِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن زبیر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اس کے بعد اجماع ہوگیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لئے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لئے انتہی مختصراً

عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو لکھا ہم آذربیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنے بغیر طلب کے ان کو پہنچا دے) اور بچو تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ ـ

وسلم نے اپنی بیچ کی انگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملا لیا ان کو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میں یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے)

عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهٖ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ ....

ترجمہ :- ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمرؓ کا فرمان آیا اس میں لکھا تھا کہ رسول نے فرمایا نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملنے والا نہیں مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں۔ جتنے گھنڈیاں ہوتی ہیں طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ..

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَوْ بِالشَّامِ أَمَّا بَعْدُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا هٰكَذَا إِصْبَعَيْنِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ

ترجمہ :- ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمرؓ کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے ساتھ یا شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد آپ کی نقش ہیں۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ ..... ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ ـ

ترجمہ :- سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے) تو کہا منع فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا کی قبا پہنی جو تحفہ میں

يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَنْزِعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَجَاءَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ

آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمرؓ کو بھیج دی۔ لوگوں نے کہا آپ نے تو یہ نکال ڈالی یارسول اللہ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھ کو منع کیا یہ سن کر حضرت عمر روتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا مجھ کو دی۔ میرا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لئے دی کہ تم اس کو بیچ ڈالو پھر حضرت عمر نے دو ہزار درہم کو بیچ دی۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ ......

ترجمہ:۔ حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرما پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اس کو پہنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربندھن بنادے

عَنْ أَبِي عَوْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرَنِي - ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُكَيْدِرَ دُومَةَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَأَعْطَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ ......

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحفہ ریشمی کپڑے کا بھیجا آپ نے وہ مجھ کو دیدیا۔ اور فرمایا اس کو پھاڑ کر سربندھن بنا دے تینوں فاطمہ کے ایک فاطمہ زہراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علی کی والدہ، تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب کے اور ہمارا حشر ان کے غلاموں میں کرے۔

فائدہ:۔ دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم کو اکیدر کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان ہو کر۔ اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر مرا۔ اور خالد بن ولید نے اس کو قتل کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر نکلا تو آپ کو غصہ پایا پھر میں نے اس کو پھاڑ کر عورتوں کو دے دیا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَإِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا ....

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے) حضرت عمر نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے کہ تم اس کو بیچ کر فائدہ اٹھاؤ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۔

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ

ترجمہ:۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اور اس سے اور پھر نماز سے فارغ ہو کر اس کو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اس کو۔ پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا أَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبدالرحمٰن بن عوف کو اور زبیر بن عوام کو حریر کی قمیض پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا۔

عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ. ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش کا ذکر ہے

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيْرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا؟ ....

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی جہاد کے سفر میں

فائدہ :- نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الرَّجُلِ الثَّوْبَ الْمُعَصْفَرِ

کسم کا رنگ مرد کیلئے درست نہیں ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا

ترجمہ :- عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں ان کو مت پہن۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ -

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا میں ان کو دھو ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا جلا دے ان کو۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء ان کا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابوحنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہیٰ مختصراً۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکیع میں قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرأت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ : یمن کی چادروں کی فضیلت

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَیُّ اللِّبَاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَعْجَبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ

ترجمہ:۔ قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تھا انھوں نے کہا یمین کی چادر (جو کاڑھی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور نفیس ہوتا ہے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ اَحَبَّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ التَّوَاضُعِ فِی اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَی الْغَلِیْظِ مِنْهُ

موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا اِزَارًا غَلِیْظًا مِمَّا یُصْنَعُ بِالْیَمَنِ وَکِسَاءً

ترجمہ:۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا انھوں نے ایک موٹا تہ بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے۔

مِنَ الَّتِیْ یُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِیْ هٰذَیْنِ الثَّوْبَیْنِ۔

اور ایک کمل جس کو مبدہ کہتے ہیں پھر قسم کھائی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَیْنَا عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِزَارًا وَکِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِیْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ اِزَارًا غَلِیْظًا

ترجمہ:۔ ابو بردہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل پیوند لگا ہوا نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی۔

عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اِزَارًا غَلِیْظًا... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں موٹا تہ بند مذکور ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَیْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑھے تھے جس پر پالان کی تصویریں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَتَّکِئُ عَلَیْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهٗ لِیْفٌ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا کَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ یَنَامُ عَلَیْهِ اَدَمًا حَشْوُهٗ لِیْفٌ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ سوتے تھے چمڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ یَنَامُ عَلَیْهِ...... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

قالین یا سوزنیوں کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰی لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَکُوْنُ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں بنائیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب قریب ہونگی

جب ملک فتح ہو گئے اور مسلمان مالدار ہو جاویں گے پھر الیسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُونُ ......

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیاں ہیں میں نے کہا ہمارے پاس سوزنیاں کہاں آپ نے فرمایا اب ہو جاویں گی جابر نے کہا میری بی بی کے پاس ایک سوزنی ہے میں کہتا ہوں دور کر اس کو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب سوزنیاں ہونگی (تو جابر اس کو دور کرتے تھے مکروہ جان کر کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی)

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ فَاَدَعُهَا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ مَا زَادَ عَلَى الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ

حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ ......

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لئے چاہیے اور ایک بچھونا اس کی بی بی کے لئے اور ایک بچھونا مہمان کے لئے اور چوتھا شیطان کا ہوگا۔

فائدہ :- یعنی بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لئے تو شیطان ان پر جلوس کرے گا مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بہ قصد کبر اور فخر ہو تو حرام ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ : غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِي

یجر ثیابہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیٰمۃ ــــــــ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم ؎۱ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیٰمۃ ــــ عن بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثلہ غیر انہ قال ثیابہ ــــــــ

ان روایتوں کا وہی ترجمہ ہے جو اوپر گذرا۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ انہ رای رجلا یجر ازارہ فقال ممن انت فانتسب لہ فاذا رجل من بنی لیث نعرفہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ہاتین یقول من جر ازارہ لا یرید بذالک الا المخیلۃ فان اللہ لا ینظر الیہ یوم القیٰمۃ ....

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انھوں نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اس کو پہچانا تو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار لٹکاوے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہ دیکھے گا۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیث ابی یونس عن مسلم ابی الحسن وفی روایتہم جمیعا من جر ازارہ ولم یقولوا ثوبہ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عن محمد بن عباد بن جعفر یقول امرت مسلم بن یسار مولی نافع بن عبد الحارث ان یسال بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانا جالس بینہما اسمعت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یجر ازارہ من الخیلاء شیئا قال سمعتہ یقول لا ینظر اللہ الیہ یوم ....

ترجمہ:۔ محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولیٰ تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں ان دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس شخص کے باب میں جو اپنی تہہ بند غرور سے لٹکاوے انھوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا قیامت کے دن۔

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال مررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد اللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فما

ترجمہ:۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھالی آپ نے فرمایا اور

زِلْتُ أَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِلَى أَيْنَ فَقَالَ أَنْصَافَ السَّاقَيْنِ ....

اونچی کرمیں نے اور اونچی کی پھر میں اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک۔

عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الْأَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الْأَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا

ترجمہ:- محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا انھوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا تہ بند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤں سے وہ امیر تھا بحرین پر اور کہتا تھا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکا دے

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُثَنَّى كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ .... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اسبال یعنی لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنوں سے نیچے جائز نہیں اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتوں کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونوں نصف ساق تک ہوں لیکن ٹخنوں تک بھی جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ إِعْجَابِهِ بِثِيَابِهِ

کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا وہ اپنے بالوں اور چادر پر اترایا آخر زمین میں دھنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت میں ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت میں تھا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا ....

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ یَمْشِیْ فِیْ بُرْدَیْہِ قَدْ اَعْجَبَتْہُ نَفْسُہٗ فَخَسَفَ اللّٰہُ بِہِ الْاَرْضَ فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑتا رہا تھا چلنے میں اپنی دو چادروں میں اور اتراتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں گھستا چلا جاتا ہے۔

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَتَبَخْتَرُ فِیْ حُلَّۃٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِھِمْ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے۔

بَابُ تَحْرِیْمِ خَاتَمِ الذَّھَبِ عَلَی الرِّجَالِ : سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُثَنّٰی قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ ..... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ وَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِّنْ نَّارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ....

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے آگ کے انگارے کا پھر اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھالے اور اس سے نفع حاصل کر (یعنے اس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس درجہ کو پہنچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ اِذَا لَبِسَهٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِيَحْيٰى

صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگ آپ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اس کو اور فرمایا قسم خدا کی تعالیٰ کی اب میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا یہ دیکھ کر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اس کی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى ..... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ ....

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپ کے ہاتھ میں تھی پھر ابو بکر کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر ان کے ہاتھ سے اریس کے کنوئیں میں گر گئی اس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ۔

فائدہ :- جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی بنائی اس پر کندہ تھا "محمد رسول اللہ" اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی میں

نَقْشُ خَلْتَمِي هٰذَا وَكَانَ إِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ۔

یہ کندہ نہ کرائے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے اریس میں گر گئی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی چاندی کی اور اس میں کھدوایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے فرمایا کہ میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے چاندی کی اور اس میں محمد رسول اللہ کھدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر میں یہ نہ کھدوائے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ..... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ۔

ترجمہ :۔ انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا لوگوں نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہیں پڑھتے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا۔ محمد رسول اللہ۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ۔

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے تمام اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو آپ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض

كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لیں گے جب تک اس پر مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتری بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَّوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں (یعنے سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں سب نے)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَّوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا ....

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے) اور بعضوں نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنی سیاہ عقیق کا)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھ میں اور اس کا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔

عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَّدِهِ الْيُسْرٰى

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو بتلایا (یعنے چھنگلیا کو)

عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ أَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي أَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَأَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتَى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَأَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ ......

ترجمہ:- منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلی بتائی دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطے کو بتلایا یا وسطے اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجھ کو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے انہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں کجاووں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لئے ارغوانی چادریں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى أَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَخَتَّمَ فِي إِصْبَعِي هٰذِهِ أَوْ هٰذِهِ قَالَ فَأَوْمَى إِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِي تَلِيهَا ....

ترجمہ:- ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کی طرف (کیونکہ یہ انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے حرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننا بہتر ہے)

فائدہ:- امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا انگوٹھی داہنے اور بائیں دونوں ہاتھ میں پہننا جائز ہے اور کسی میں کراہت نہیں لیکن افضل کیلئے اس میں اختلاف ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ: جوتی پہننا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا يَقُولُ اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ۔

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے۔ جوتیاں بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار کے پاؤں کو تکلیف نہیں پہنچتی)

بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِي الْيُمْنٰى أَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْيُسْرٰى

اَوّلاً وکراھۃ المشی فی نعل واحدۃ: پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایاں اُتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْیَنْعَلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا

ترجمہ:- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے اور چاہیے کہ پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم سے ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ دونوں پہنے یا دونوں اتار ڈالے۔ ورنہ پاؤں میں موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنما بھی ہے

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی جَبْھَتِہٖ فَقَالَ اَلَا اِنَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا۔

ترجمہ:- ابورزین سے روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْمَعْنٰی

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا۔

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہن کر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی

شرمگاہ کھلے ہوئے (جس کو احتبا کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہوں یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَّلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّآءَ

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہن کر نہ چلے جب تک اس کا تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھاوے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اس کے معنے اوپر بیان ہو چکے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّاَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی وَھُوَ ...

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا ڈر ہے)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَا تَحْتَبِ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تَاْکُلْ بِشِمَالِکَ وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّآءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَیْکَ عَلَی الْاُخْرٰی اِذَا اسْتَلْقَیْتَ۔

ترجمہ:- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند میں اور مت کھا بائیں ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب تہہ بند باندھے ہو کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کھلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَسْتَلْقِیَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ یَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

ترجمہ:- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چت نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پر رکھ کر۔

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِیًا فِی الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

ترجمہ:- عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ زید بن عاصم) سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پر رکھے ہوئے)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّزَعْفُرِ

مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے اور زعفران کے رنگ سے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّيْبِ : بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهٖ اِلٰى نِسَائِهٖ قَالَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ

ترجمہ: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ فتح ہوا آئے ان کا سر اور ان کی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ نے ان کی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ

.... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم ان کا خلاف کرو۔

فائدہ: اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ کی عادات اور لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہ نہایت ذلت اور بے غیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندھا دھند ان کی وضع اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید اور لباس اور وضع میں جائز خیال کرتے ہیں۔
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابوبکر کے باپ تھے ان کا نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب عورت اور مرد دونوں کے لئے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور

بعضوں کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہیں خضاب کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بھی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم۔ انتہٰی مختصراً۔

بابُ تحریمِ تصویرِ صُورۃِ الحیوانِ: جانور کی مورت بنانا حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَأَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جبرائیل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے کا ایک وقت میں پھر وہ وقت آگیا اور جبرائیل علیہ السلام نہ آئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا نہ اس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہیں پھر آپ نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک پلا کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ پلا کب آیا اس جگہ انہوں نے کہا قسم خدا کی مجھ کو خبر نہیں پھر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں تمہارے انتظار میں بیٹھا تھا لیکن تم نہیں آئے اور انہوں نے کہا یہ کتا جو تمہارے گھر میں تھا اس نے مجھ کو روک رکھا تھا ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا مورت۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے میں ہو یا فرش میں یا روپیہ یا اشرفی میں یا پیسہ میں یا برتن میں یا دیوار میں البتہ درخت یا پالان یا ان چیزوں کی جن میں جان نہیں صورت بنانا حرام نہیں ہے اور جس چیز میں تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے میں پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو ذلیل نہیں تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہیں ہے لیکن اس میں کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بھی فرشتے گھر میں آویں گے یا نہیں اور ہمارے ... نزدیک کوئی فرق نہیں اس مورت میں جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب ہے یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابوحنیفہ کا اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اس کا رکھنا حرام نہیں ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اس پر بے سایہ...

تصویریں تھیں اور احادیث مطلق ہیں ان میں کسی صورت کی تخصیص نہیں ہے اور بعضوں کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہوں تصویروں کے وہ درست ہیں اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے ان تصویروں کی حرمت پر جو سایہ دار ہوں اور ان کا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا ان میں سے بچوں کی گڑیاں مستثنیٰ ہیں ان کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیوں کا بھی خرید کرنا اپنے بچے کے لئے مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے کہا کہ گڑیوں سے کھیلنے کی بھی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واللہ اعلم انتہی۔

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْتِیَهٗ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یُطَوِّلْهُ کَتَطْوِیْلِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ یَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَیْمُوْنَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْکَرْتُ هَیْئَتَكَ مُنْذُ الْیَوْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ وَعَدَنِیْ اَنْ یَّلْقَانِیْ اللَّیْلَةَ فَلَمْ یَلْقَنِیْ اَمَ وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِیْ قَالَ فَظَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ کَلْبٍ کَانَ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَّنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ مَکَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ قَدْ کُنْتَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ تَلْقَانِیَ الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ کَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِیْرِ وَیَتْرُكُ کَلْبَ الْحَائِطِ الْکَبِیْرِ۔

ترجمہ:- ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اٹھے۔ چپ چپ (جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج میں نے آپ کی شکل ایسی دیکھی کہ آج تک ویسی نہیں دیکھی نہیں تھی آپ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہیں ملے اور انھوں نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا قسم خدا کی میمونہ نے کہا پھر سارے دن آپ اسی طرح رہے بعد اس کے آپ کے دل میں خیال آیا ایک کتے کا بچے کا جو ہمارے ڈیرے میں تھا وہ نکال کر باہر کیا گیا پھر آپ نے پانی لیا اور جہاں وہ کتا بیٹھا تھا وہاں پانی چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے آپ نے فرمایا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنے کا انھوں نے کہا ہاں لیکن ہم اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا مورت پھر اس کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتوں کے قتل کا یہاں تک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

فائدہ:- کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہو نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ سے نہیں آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہیں اور ہر جگہ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہیں اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے شکاری کتا یا کھیت کا وہ...

فرشتوں کو نہیں روکتا (انتہی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ

ترجمہ:۔ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ .... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَذِکْرِہِ الْاَخْبَارَ فِی الْاِسْنَادِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ رَبِیْبِ مَیْمُوْنَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوَرِ یَوْمَ الْاَوَّلِ فَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ اَلَمْ تَسْمَعْہُ حِیْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ

ترجمہ:۔ ابوطلحہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر مورت ہو بسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم ان کی بیمار پرسی کو گئے ان کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ربیب تھا خود زید نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا) عبیداللہ نے کہا تم نے ان سے نہیں سنا انھوں نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے میں

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا نَحْنُ فِیْ بَیْتِہٖ بِسِتْرٍ فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَقُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُحَدِّثْنَا فِی التَّصَاوِیْرِ قَالَ اِنَّہٗ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْہُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰی قَدْ ذَکَرَ

ترجمہ:۔ ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے۔ جس میں صورت ہو۔ بسر نے کہا پھر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہیں) ہم ان کے پوچھنے کو گئے ان کے گھر پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس میں تصویر بنی تھی میں نے عبیداللہ خولانی سے کہا انھوں نے ہم سے حدیث بیان کی تصویروں کے باب میں انھوں نے کہا ہاں یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہیں سنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر میں نے کہا میں نے نہیں سنا۔ انھوں نے کہا زید نے یہ کہا تھا۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا

ترجمہ:۔ ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ إِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَمَاثِيلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ رَأَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَأَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَأَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ أَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ۔

وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سن کر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے انھوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں ایک بار آپ جہاد کو تشریف لے گئے میں نے ایک چادر لیا اور اس کو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چادر دیکھا آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

فائدہ :۔ اس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں کی جیسے دوسری روایت میں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا پہنانا منع ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابوالفتح نے کہا کہ حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا؟

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو نکال کر جب میں اندر آن کر اس کو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آجاتی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی ہم اس کو پہنا کرتے۔

عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى دَرْنُوكٍ فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ

الْأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ

لٹکایا تھا جس پر پردار گھوڑوں کی مورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے توڑ ڈالا۔

عَنْ وَكِيعٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پردے کو لیکر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ ....

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کی طرف اور اس کو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُهُمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق یا مچان کو اپنے ایک پردے سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا اے عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ إِلَى سَهْوَةٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ فَقَالَ أَخِّرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَأَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اس کو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے اس کو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے۔

عَنْ شعبة بهذا الاسناد .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل النبي صلى الله عليه وسلم عليّ وقد سترت نمطا فيه تصاوير فنحاه فاتخذت منه وسادتين ۔

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سرکا دیا میں نے اس کے دو تکیے بنا ڈالے۔

عَنْ عائشة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها نصبت سترا فيه تصاوير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعه قالت فقطعته وسادتين فقال رجل في المجلس حينئذ يقال له ربيعة بن عطاء مولى بني زهرة افما سمعت ابا محمد يذكر ان عائشة رضي الله تعالى عنها قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما قال ابن القاسم لا قال لكني سمعته يريد القاسم بن محمد

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انھوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا میں نے اس کے دو تکیے بنا لیے ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

عَنْ عائشة رضي الله تعالى عنها انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت او عرفت في وجهه الكراهية فقالت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله فماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة فقالت اشتريتها لك تقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون ويقال لهم احيوا ما خلقتم ثم قال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة ۔

ترجمہ :- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انھوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالی اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا یہ توشک کیسی ہے میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے۔ آپ کے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جائے گا ان میں جان ڈالو پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

عَنْ عائشة بهذا الحديث وبعضهم اتم حديثا له من بعض وزاد في حديث ابن

اَخِی الْمَاجِشُوْنِ قَالَتْ فَاَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو تکیہ بنا ڈالے آپ ان پر تکیہ لگاتے گھر میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا جلاؤ ان کو جن کو تم نے بنایا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ وہی ہے اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَشَجُّ اِنَّ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيٰى وَاَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ ...

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِي بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ هٰذَا تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى فَقُلْتُ لَا هٰذَا تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ

ترجمہ: مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں مسروق نے کہا یہ کسریٰ (بادشاہ ایران) کی تصویریں ہیں میں نے کہا یہ حضرت مریم علیہ السلام کی تصویریں ہیں مسروق نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِي فِيْهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَقَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آؤ وہ پاس گیا پھر انہوں نے کہا پاس آؤ وہ اور پاس آگیا یہاں تک کہ ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مصور في النار يجعل له بكل صورة صورها نفسا فتعذبه في جهنم وقال ان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له فاقر به نصر بن ...

میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی ہے بنانا ہے تو درخت کی یا کسی اور بے جان چیز کی تصویر بنا۔

عن النضر بن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كنت جالسا عند ابن عباس رضي الله تعالى عنه فجعل يفتي ولا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ساله رجل فقال اني رجل اصور هذه الصور فقال له ابن عباس رضي الله تعالى عنهما ادنه فدنا الرجل فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في الدنيا كلف ان ينفخ فيها الروح يوم القيمة وليس بنافخ۔

ترجمہ۔ نضر بن انس بن مالک سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آ وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آ وہ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی مورت بناوے اس کو قیامت میں کوئی تکلیف دی جاوے گی اس میں جان ڈالنے کی اور وہ جان نہ ... ڈال نہ سکے گا۔

عن النضر بن انس رضي الله تعالى عنه ان رجلا اتى ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله .... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عن ابي زرعة رضي الله تعالى عنه قال دخلت مع ابي هريرة رضي الله تعالى عنه في دار مروان فراى فيها تصاوير فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عز وجل ومن اظلم ممن ذهب يخلق خلقا كخلقي فليخلقوا ذرة او ليخلقوا حبة او ليخلقوا شعيرة

ترجمہ:۔ ابوزرعہ سے روایت ہے میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کی طرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا۔

عن ابي زرعة قال دخلت انا وابو هريرة رضي الله تعالى عنه دارا تبنى بالمدينة لسعيد او لمروان قال فراى مصورا

ترجمہ:۔ ابوزرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں

يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً

بنا رہا تھا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ویسا ہی جیسا اوپر گزرا اس میں جو کا ذکر نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں۔

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِي السَّفَرِ

سفر میں گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے ان مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو۔ (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)

عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ

تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت

فائدہ:۔ نووی نے کہا مشرکوں کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لئے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے آپ نے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس سے نہیں رکتی اب اگر کوئی زینت کے لئے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لئے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے۔

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ

ترجمہ:۔ ابوبشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا عبداللہ بن ابی بکر نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِيْتِهِمْ لَا تُبْقَيَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ

کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنی سونے کے مقاموں میں تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اس کو کاٹ ڈالیں امام مالک نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ ضَرْبِ الْحَيَوَانِ فِیْ وَجْهِهٖ وَوَسْمِهٖ فِيْهِ

جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْهِ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِیْ وَسَمَهٗ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اس پر جس نے اس کو داغا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسِمُهٗ اِلَّا اَقْصٰی شَیْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهٗ فَكُوِیَ فِیْ جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ كَوَی الْجَاعِرَتَيْنِ ۔

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھوں پر داغا۔

بَابُ جَوَازِ وَسْمِ الْحَيَوَانِ غَيْرِ الْاٰدَمِیِّ

سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لِیْ یَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا یُصِیْبَنَّ شَیْئًا حَتّٰی تَغْدُوَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَنِّكُهٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِی الْحَائِطِ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حُوَیْتِیَّةٌ وَهُوَ یَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِیْ قَدِمَ عَلَیْهِ فِی الْفَتْحِ

ہے جب ام سلیم جنیں تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ کو دیکھتا رہ کچھ کھانے نہ پاوے جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے اور آپ کچھ چاب کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں انس نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ میں تھے۔ اور ایک کملی حویتی کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑھی تھی داغ دے رہی تھی ان اونٹوں پر جو فتح میں آپ کے پاس آئے تھے۔

فائدہ: ۔نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ میں منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوٰۃ اور جزیہ کے جانوروں پر اور جائز ہے اور جانوروں کو اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور ان پر یہ حدیثیں حجت ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهٗ حِیْنَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِیِّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحَنِّكُهٗ قَالَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِرْبَدٍ یَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ اٰذَانِهَا۔

ترجمہ: ۔انس بن مالک سے روایت ہے ان کی ماں جب جنیں تو انھوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چاب کر اس کے منہ میں کچھ ڈالیں گے میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے تھان میں تھے داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ یَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ فِیْ اٰذَانِهَا

ترجمہ: ۔حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے کانوں پر

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ فِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِیْسَمَ وَهُوَ یَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

ترجمہ: ۔انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں داغ کا ہتھیار دیکھا آپ صدقہ کے اونٹوں پر داغ دے رہے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْقَزَعِ : قزع کی ممانعت

فائدہ: ۔نووی نے کہا قزع کے معنے تھوڑا سر منڈانا تھوڑا نہ منڈانا یا جگہ جگہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت میں جب علاج کے لئے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعضوں نے بچوں کے لیے جائز رکھا ہو لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے لئے مطلقاً مکروہ ہو کیونکہ یہ یہود کی نشانی ہے یا بدنما ہے انتہی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَّمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے انہوں نے کہا بچے کا سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيْرَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِيْرَ فِي الْحَدِيْثِ ـــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِي الطُّرُقَاتِ

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لئے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کی طرف بد نظر نہ کرنا) اور راہ میں ایذا نہ دینا (کسی کو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ: بالوں میں جوڑ لگانا

اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ:۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

عنها قال جاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان لي ابنة عريسا اصابتها حصبة فتمرق شعرها افاصله قال لعن الله الواصلة والمستوصلة ـ

روایت ہے ایک عورت آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دلہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا میں جوڑ لگا دوں گا اس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر

فائدہ:۔ ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

عن هشام ابن عروة بهذا الاسناد ونحو حديث ابي معاوية غير ان وكيعا وشعبة في حديثهما فتمرط شعرها ...... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عن اسماء بنت ابي بكر رضي الله تعالى عنها ان امرأة اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت اني زوجت ابنتي فتمرق شعر رأسها وزوجها يستحسنها افاصل شعرها يا رسول الله فنهاها

ترجمہ:۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اس کے بال گر گئے ہیں اور اس کا خاوند بالوں کو کرتا پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں ... یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اس کو۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان جارية من الانصار تزوجت وانها مرضت فتمرط شعرها فارادوا ان يصلوه فسألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فلعن الواصلة والمستوصلة ـ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار رہی اس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگانے کا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان امرأة من الانصار زوجت ابنة لها فاشتكت فتساقط شعرها فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ان زوجها يريدها افاصل شعرها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الواصلات

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاوند قصد کرتا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگا دوں اس کے بالوں میں جوڑ لگا دوں آپ نے فرمایا لعنت ہی جوڑ لگانے والیوں پر

عن ابراهيم بن نافع بهذا وقال لعن الموصلات

ترجمہ:۔ اس میں جوڑ لگوانے والوں پر لعنت ہے۔

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان رسول الله

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ۔

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاءَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور منہ کے بال نکلانے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوب صورتی کے لئے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہنچی جس کا نام ام یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہنچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اکھاڑنے اور اکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والیوں پر عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں تو دو جلدوں میں جسقدر قرآن تھا پڑھ ڈالا مجھے نہیں ملا عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے تھا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلاوے اس کو تھامے رہو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبداللہ نے کہا جا دیکھ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی ان میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ ..... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ أُمِّ يَعْقُوبَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ زَجَرَ النَّبِيُّ صلعم اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے۔

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِّثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاءُهُمْ

ترجمہ :- حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انھوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر رکھا اور ایک بالوں کا چونڈا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے منع کرتے تھے اس سے۔ (یعنی جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں پڑ گئے لڑائی سے دل چرانے لگے۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

ترجمہ :- سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ مدینہ میں آئے انھوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا میں یہ سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغابازی)

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سُوْءٍ وَّاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلعم نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ مَا تُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ اَشْعَارَهُنَّ

ترجمہ : سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے، ایک شخص آیا ایک لکڑی لے کر اس کی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور ہے قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتیں چیتھڑے لگا کر اپنے بال بہت کر لیتی ہیں۔

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيْلَاتِ

اُن عورتوں کا بیان جو پہنی ہیں لیکن ننگی ہیں آپ سیدھی راہ سے مڑ گئیں خاوند کو بھی موڑ دیتی ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ :- ابوہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس سے مارتے ہیں دوسرے وہ عورتیں جو پہنی ہیں مگر ننگی ہیں (یعنی ستر کے لائق اعضاء کھلے ہیں جیسے حیدرآباد میں عورتوں کے سر اور پیٹ اور پاؤں کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے باریک پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہیں) سیدھی راہ سے بہکانے والی خود بہکنے والی ان کے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ

فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اسکو ہی کہنے کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں (سوت) سے کہوں کہ خاوند نے مجھے وہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا آپ نے فرمایا جو کہے فلاں چیز میرے پاس ہے (لوگوں میں اپنی بڑائی ظاہر کرنے کو غرور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

عَنْ أَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ...

ترجمہ:۔ اسماء سے روایت ہے ایک عورت آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجھ کو گناہ ہوگا اگر میں (اس کے دل جلانے کو) یہ کہوں کہ خاوند نے مجھے یہ دیا ہے جو اس نے نہیں دیا آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہے بیان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل میں دنیادار فریبی ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

كِتَابُ الْآدَابِ

کتاب آداب کے بیان میں

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِأَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَمْ أَعْنِكَ إِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ۔

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت سے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس مسئلے میں علماء کے بہت سے مذہب ہیں ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لئے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی کہ ممانعت اس کو ہے جس کا نام محمد یا احمد ہے پانچویں یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہی مختصراً)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں۔ عبد اللہ اور عبد الرحمٰن

فائدہ :۔ اسی طرح عبد الرحیم عبد الملک عبد السلام عبد القدوس وغیرہ جن سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نکلے اور بڑے

برے نام وہ ہیں جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین عبدالنبی عبدالحسن وغیرہ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِيْ قَوْمِيْ لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيْ بِاسْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھنے دیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لاد کر لایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابو القاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (غنیمت یا زکوٰۃ کا مال اس لئے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا [illegible] لَا نَكْنِيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَسْتَامِرَهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ [illegible] بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمِيْ اَبَوْا [illegible] اَنْ يَكْنُوْنِيْ بِهِ حَتّٰى تَسْتَاذِنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ [illegible]

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہیں اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیں آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لئے نہیں جوڑتا۔

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوْا

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھنا وہ رسول

فَاَرَادَانْ یُسَمِّیَهٗ مُحَمَّدًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ ......

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا اچھا کیا انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَنْ ذَکَرْنَا حَدِیْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ حَدِیْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِیْهِ حُصَیْنٌ وَسُلَیْمَانُ قَالَ حُصَیْنٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ وَقَالَ سُلَیْمَانُ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ..........

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَکْنِیْکَ اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُکَ عَیْنًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهٗ فَقَالَ سَمِّ ابْنَکَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دیں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہ کریں گے وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور یہ بیان کیا آپ نے فرمایا تیرے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن ہے۔

عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَا نُنْعِمُکَ عَیْنًا

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ...

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو۔

عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَاَلُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَهُمْ۔

:۔ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) میں پڑھتے ہو یَا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑی ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِيْحَةِ : بُرے ناموں کا بیان

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ

:- سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع۔

فائدہ :- نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسی کی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے۔ کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنی فائدہ مند اور یسار کے معنی تونگر اور نافع کے معنی فائدہ دینے والا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَّلَا يَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا

ترجمہ :- سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِيْحًا وَّلَا اَفْلَحَ فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ

ترجمہ :- سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اس لئے کہ تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ وَّرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيْهِ اِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْاَرْبَعَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى عَنْ اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةٍ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَّبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا بعد اس کے رسول

فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کیا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ۔ بُرے نام کا بدل ڈالنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةُ قَالَ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جمیلہ ہے۔ (عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنی نیک اور خوب صورت)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھدیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

ترجمہ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلے (کیونکہ برہ کے معنی نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے)۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيْثِ لِهٰؤُلَاءِ دُوْنَ ابْنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زینب رکھا۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِيْ بَرَّةَ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ

ترجمہ:۔ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ

بِنْتُ جَحْشٍ وَاسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ -

کے پاس گئیں انکا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھ دیا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمُ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ -

ترجمہ:- محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالی جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا آپ نے فرمایا زینب رکھو۔

بَابُ تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ
شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ -

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالی کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالی کے۔ سفیان نے کہا ملک الملوک کے مانند ہے شہنشاہ۔

فائدہ:- ملک الملوک یعنی بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں نووی نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق الخلق وغیرہ مترجم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی بندے کے لئے کہنا درست نہیں اسی طرح قاضی القضاۃ بھی۔

عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ -

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ غصہ اللہ تعالی کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالی کے نزدیک وہ شخص ہوگا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ وَغَيْرِهٖ

بچہ کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو (جب وہ پیدا ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اس وقت ایک کملی اوڑھے تھے اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ نے ان کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ بعد اس کے بچے کا مونہہ کھولا اور اس کے منہ میں ڈال دیا بچہ اس کو چوسنے لگا آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چبا کر اس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور ان کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسی طرح عبد اللہ نام رکھنا انتہے مختصراً

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو انھوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم (ان کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ کنایہ ہے موت ہے اور کچھ جھوٹ بھی نہیں) پھر ام سلیم شام کا کھانا ان کے پاس لائیں۔ انھوں نے کھایا بعد اس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کر دو پھر صبح کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے پوچھا

وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

کیا تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابوطلحہ نے کہا ہاں آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان دونوں کو پھر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابوطلحہ نے مجھ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتھ تھوڑی کھجوریں بھیجیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو لے لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ ہے لوگوں نے کہا کھجوریں ہیں آپ نے کھجوروں کو لیکر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچہ کے مونہہ میں ڈالا پھر اس کا نام عبداللہ رکھا۔

فائدہ:۔ اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تھیں انھوں نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی اس خیال سے کہ وہ کھانا نہ کھاویں گے اور رات بھر رنج میں رہیں گے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ان دونوں کے حق میں قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا نودی نے کہا اس عبداللہ کی اولاد میں اسحاق میں پیدا ہوئے اور ان کے نو بھائی اور سب کے سب علما اور صالحین تھے مترجم کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلے میرا ایک ہی لڑکا تھا اشرف اس کا نام تھا جب میں بار دوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس میں مکہ معظمہ گیا تو وہ لڑکا بعارضہ ہیضہ و بخار مکہ میں گذر گیا اور جس وقت اس کا انتقال ہونے لگا میں تفسیر معالم التنزیل کے مطالعہ میں مصروف تھا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حق تعالی نے اس سے بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جن کے نام یہ ہیں۔ اشرف۔ احسن۔ محسن۔ حق تعالی ان کی عمر میں برکت دے دے اور ان کو عالم باعمل کرے آمین یارب العالمین۔

عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيْمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔

ترجمہ۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اس کے منہ میں ایک کھجور چبا کر ڈالی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِيْنَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:۔ عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسماء بنت ابی بکر (حضرت زبیر کی بی بی) جب ہجرت کے لئے نکلیں تو ان کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا میں آئیں (جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے) وہاں عبداللہ کو جنیں پھر اس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تاکہ آپ تحنیک کریں اس کی (تحنیک اس کو کہتے ہیں کچھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَمَكَثْنَا سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ أَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَإِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ أَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ بِذَلِكَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ۔

چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) آپ نے عبداللہ کو اسماؓ سے لے لیا اور اپنی گود میں رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈھتے رہے آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا اسماءؓ نے کہا پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا کی اور ان کا نام عبداللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لئے آپ نے جب ان کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر ان سے بیعت کی (برکت کے لئے کیونکہ وہ کم سن تھے)

عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ۔

ترجمہ:۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہو گئی تھی پھر میں مدینہ آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لئے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کی بعد ورنہ ہجرت کے بعد سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ۔ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ۔

کے پاس بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لئے اور تحنیک کرتے ان کی۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا۔

ترجمہ:- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لئے پھر ہم نے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهٖ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

ترجمہ:- سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے ران پر سے اٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اس کو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

بَابُ جَوَازِ تَكْنِيَةِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ

جس کا بچہ نہ ہوا ہو اسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ أَخٌ يُقَالُ لَهٗ أَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ

ترجمہ- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے (میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اس کا دودھ چھڑایا گیا تھا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا۔

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ لِغَيْرِ ابْنِهِ يَا بُنَيَّ وَاسْتِحْبَابِهِ لِلْمُلَاطَفَةِ

غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کے طور پر مستحب ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ۔

ترجمہ: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹا تو کیوں اس رنج میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہوگا۔

فائدہ: یعنی ان باتوں کی وجہ سے جو مومن ہیں وہ ہرگز گمراہ نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھ جاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہوں گے۔

عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِيْرَةِ اَيْ بُنَيَّ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ وَحْدَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ مغیرہ کو آپ نے بیٹا کہا۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

باب اذن چاہنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى فَزِعًا اَوْ مَذْعُوْرًا قُلْنَا مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے، ہم میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اتنے میں ابوموسیٰ اشعری آئے ڈرے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا انھوں نے کہا مجھ کو حضرت عمر نے بلا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انھوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا پھر انھوں نے کہا تم میرے گھر پاس کیوں نہیں آئے میں نے کہا میں

تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا يَقُوْمُ مَعَهٗ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهٖ ۔

تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھ کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسیٰ کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم أدخل یا أیدخل فلان اب اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے (انتہی مختصراً)
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسیٰ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرأت نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسیٰ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے یہاں تک کہ تواتر کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (انتہی مختصراً)

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ إِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ عِنْدَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَتٰى أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّٰى وَقَفَ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَ

ترجمہ۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے غصہ میں اور کھڑے ہو کر کہنے لگے میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔

وإلا فارجع قال أبي وما ذاك قال استأذنت على عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه أمس ثلاث مرات فلم يؤذن لي فرجعت ثم جئته اليوم فدخلت عليه فأخبرته إني جئت أمس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت فقال قد سمعناك ونحن حينئذ على شغل فلو ما استأذنت حتى يؤذن لك قال استأذنت كما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فوالله لأوجعن ظهرك وبطنك أو لتأتين بمن يشهد لك على هذا فقال أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه والله لا يقوم معك إلا أحدثنا سنا قم يا أبا سعيد فقمت حتى أتيت عمر رضي الله تعالى عنه فقلت قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا۔

ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو انھوں نے کہا میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجھ کو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا آج پھر میں انکے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی جب تک تم کو اجازت ملتی میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی انھوں نے کہا قسم خدا کی میں دکھ دوں گا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو تو گواہ لا اس حدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو اٹھ اے ابو سعید پھر میں اٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے۔

عن أبي سعيد رضي الله تعالى عنه أن أبا موسى رضي الله تعالى عنه أتى باب عمر رضي الله تعالى عنه فاستأذن فقال عمر واحدة ثم استأذن الثانية فقال عمر ثنتان ثم استأذن الثالثة فقال عمر ثلاث ثم انصرف فأتبعه فرده فقال إن كان هذا شيئا حفظته من رسول الله صلى الله عليه وسلم فها وإلا فلأجعلنك عظة قال أبو سعيد فأتانا فقال ألم تعلموا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الاستئذان ثلاث قال فجعلوا يضحكون قال فقلت أتاكم أخوكم المسلم قد أفزع

ترجمہ۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انھوں نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا یہ تین بار ہوئی بعد اس کے ابو موسیٰ لوٹے حضرت عمر نے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا لایا حضرت عمر نے کہا اے ابو موسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ میں تم کو ایسی سزا دوں گا جس سے اوروں کو نصیحت ہو یہ سن کر ابو موسیٰ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نَضْحَكُوْنَ اِنْطَلِقْ وَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ ہنسنے لگے میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو میں نے کہا اے ابوموسیٰ چل میں تیرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُوْلًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اِئْذَنُوْا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

ترجمہ:۔ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تین بار اجازت مانگی انھوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسیٰ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ انکو پھر وہ بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا انھوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا) حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابوموسیٰ نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے انھوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے پھر ابوسعید اٹھے اور انھوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر نہیں کھلا اور اس کی وجہ یہی ہے بازاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تجارت وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سن سکا جب حضرت عمر کو سب حدیثیں معلوم نہ ہوں تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے)

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ نہیں ہے کہ بازاروں میں خرید و فروخت کرنے سے اس حدیث میں سے میں غافل رہا۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ

ترجمہ:۔ ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبداللہ بن قیس ہے انھوں نے اجازت نہ دی ان کو اندر

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهٗ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسٰى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثًا فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدَهٗ قَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ ....

آنے کی پھر انھوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تین بار ہے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو لوٹ جا حضرت عمرؓ نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا) ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں ملیں گے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابو موسیٰ تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ ملا انھوں نے کہا ہاں ابی بن کعب موجود ہیں حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابو موسیٰ کیا کہتے ہیں ابی بن کعب نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھا میں اس کو زیادہ تحقیق کرنا (اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحاب کو تکلیف دوں نہ یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ جھوٹے ہیں۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهٗ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَاذِنِ اَنَا اِذَا قِيْلَ مَنْ هٰذَا

جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام لیوے، میں ہوں کہنا مکروہ ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَنَا

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ ..... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا نام بتایا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِيْ بَيْتِ غَيْرِهٖ

غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

ترجمہ:۔ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اس لئے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَرْجُلُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِیْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ ....

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهٗ لِيَطْعُنَهٗ ....

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اٹھے میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کونچا لگادیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَئُوْا عَيْنَهٗ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر میں بغیر ان کی اجازت کے تو ان کو حلال ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔

فائدہ: یعنی اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اس کو ماریں اور اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو گھر والوں کو کچھ سزا نہ ہو گی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر میں بغیر تیری اجازت کے پھر اس کو کنکری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

بَابُ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ : جو نظر دفعتہً پڑ جائے

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ

ترجمہ: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجھ کو نگاہ پھیر لینے کا۔

فائدہ: یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعتاً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اسی وقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ میں

اپنا منہ چھپانا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردوں کو اپنی نگاہ جھکانا چاہئیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت میں یا خریدتے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہےٰ۔

عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

کِتَابُ السَّلَامِ

بَابُ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِیْ وَالْقَلِیْلُ عَلَى الْکَثِیْرَۃِ

سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الرَّاکِبُ عَلَى الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَى الْکَثِیْرِ

:۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر۔

فائدہ :۔ نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس سے چند آدمیوں نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے کافی ہو جاوے گا اور جو کسی نے جواب نہ دیا تو سب گنہگار رہیں گے اور بہتر یہ ہے کہ یوں سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بھی درست ہے اور شروع میں علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ جواب میں بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واؤ علیکم السلام بھی کہنا درست ہے اور صرف علیکم جائز نہیں ہے البتہ وعلیکم میں دو قول ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنی السلام علیکم کے یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو یا سلام معنوں میں سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہےٰ مختصراً۔

بَابُ مِنْ حَقِّ الْجُلُوْسِ عَلَى الطَّرِیْقِ رَدُّ السَّلَامِ

راہ میں بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے ہم بیٹھے تھے

اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُوْدًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوْا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوْا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ

مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس میں باتیں کرتے ہوئے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا تم کو راہ میں بیٹھنے سے کیا مطلب ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لئے نہیں بیٹھے بلکہ ہم بیٹھتے تھے چپ ادھر ادھر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتیں کرتے تھے آپ نے فرمایا اچھا اگر نہیں مانتے تو اس کا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکھ نیچے رکھنا (اور نامحرم عورتوں کی طرف بدنظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا (جن سے لوگ خوش ہوں اور ان سے فائدہ پہنچے۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّهٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

ترجمہ:- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسوں میں بیٹھے بغیر نہیں ہو سکتا باتیں کرنے کو آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راہ کا حق ادا کرو انھوں نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ.. ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ

مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَاَسْنَدَهٗ

ترجمہ:- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھ جانا۔

مَرَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ـ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ ـ

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں لوگوں نے عرض کیا، کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنی یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اس کو پوچھنے کو جا اور جب مرجائے تو اس کے جنازے کیساتھ رہ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ ابْتِدَاءِ اَهْلِ الْكِتَابِ بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں تو کیسے جواب دے اسکا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم اس کے جواب میں وعلیکم کہو

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ قُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ ـ

ترجمہ:۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ

(یعنے تم مرو)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنی موت) تم کہو علیک

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ

...... ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ۔

عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انھوں نے کہا السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہیں جو انھوں نے کہا آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا اور وعلیکم کہہ دیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ ......

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں علیکم بغیر واو کے ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ....

....

ترجمہ:- ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انھوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپ نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنے تمہاری ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو انھوں نے کہا آپ نے نہیں سنا جو انھوں نے کہا آپ نے فرمایا میں نے سنا ہو انھوں نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو انھوں نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ......

......ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی بات کو سمجھ گئیں انھوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی کو پسند نہیں کرتا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللهُ یعنے جب وہ آتے ہیں تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہیں کہ ویسا اللہ نے تجھ کو سلام نہیں کیا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا۔ ....

ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپ نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئیں اور انھوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہنا آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ الٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ

ترجمہ :- ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دبا دو تنگ راہ کی طرف

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کا فر بیچ راستہ میں سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے میں تنگ راہ پر چلے اگر مسلمان اس راہ پر چلتے ہوں اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہیں مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرادے یا دیوار کا دھکا پہنچاوے اور اختلاف کیا ہی علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں ہمارا مذہب یہ ہو کہ ابتداً ان کو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کریں تو جواب میں صرف وعلیکم کہیں اور یہی قول ہے عامہ علماء اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہو کہ اہل کتاب کو ابتدءً سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا درست کرنا ہی لیکن نیت کرے مسلمانوں کی انتہے مختصراً۔

عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِّنَ الْمُشْرِكِينَ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر سلام کرنا مستحب ہی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ لَهُمْ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ .....

ترجمہ :- انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو۔

عَنْ سَيَّارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ :- سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا ان پر۔ اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسی طرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیئے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اس کا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اس کو سلام نہ کرے بلکہ اس کا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصراً۔

بَابُ جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِنَ الْعَلَامَاتِ

یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْمَعَ سِوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ - ....

ترجمہ :- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرے لئے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے بھید کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

فائدہ :- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے جب قرآن میں یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آویں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجھ کو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں ہرج ہوگا تیرا پردہ اٹھانا اور میرا منع نہ کرنا بھی اجازت کی نشانی - - ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لئے ایسی نشانی مقرر کر دینا درست ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ

عورتوں کو ضروری حاجت کے لئے باہر نکلنا درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَاِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِي يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاُوْحِيَ اللّٰهُ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهٖ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي حَدِيْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ..........

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہم کو پردے کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لئے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب سے عورتوں سے نکلی رہتیں موٹاپے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپ نہ سکتیں تھیں (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو دیکھا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں سکتیں اس لئے سمجھو تم کیسی نکلتی ہو یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی اتنے میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا ایسا کہا اسی وقت آپ پر وحی کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتھ ہی میں تھی آپ نے اس کو رکھا نہ تھا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لئے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لئے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کے جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیوں سے خاص تھا جس میں منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ کھلیں اور ان کو کپڑے کے اندر بھی اپنا جثہ دکھانا درست نہ تھا مگر حاجت ضروری کے لئے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو ان کی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تھا تاکہ ان کا جثہ معلوم نہ ہو۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا وَقَالَ اِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ........ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ

ترجمہ :۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

أَزْوَاجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ الْحِجَابُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رات کو نکلتی تھیں جب پائخانہ کو جاتیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھئے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں عشا کے وقت وہ ایک لمبی عورت تھیں حضرت عمر نے ان کو آواز دی اور کہا ہم نے پہچان لیا تم کو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اس واسطے کیا کہ پردہ کا حکم اترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترا

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُولِ عَلَيْهَا

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحًا أَوْ ذَا مَحْرَمٍ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باکرہ تو مردوں سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولی منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیئے نکاح حرام ہو۔ جیسے باپ بھائی چچا ماموں داد وغیرہ۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ......

ترجمہ :- عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتوں کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

فائدہ :- کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کرسکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے - ہندوستان میں یہ بری رسم شائع ہے عورتیں اکثر اپنے دیوروں اور جیٹھوں کے سامنے نکلتی ہیں اور مثل محرم کے انکے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہیں یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ أَخُو الزَّوْجِ وَمَا أَشْبَهَهُ مِنْ أَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِ

ترجمہ :۔ لیث بن سعد سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے حدیث میں جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہیں جیسے خاوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے سب عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا درست ہو تو وہ سب حمو میں داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضرور نہیں ہے)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَىٰ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ أَرَ إِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلَىٰ مُغِيبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے اس وقت اسماء انکے نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اس عورت کے گھر میں نہ جاوے جس کا خاوند غائب ہو (یعنی گھر میں نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لے کر۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہو کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یوں ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُولَ هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ ——— جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہدے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدَىٰ نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ

ترجمہ :۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس کو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان

مَجْرَى الدَّمِ ۔ انسان کے بدن میں ایسا پھرتا ہے جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید تیرے دل میں وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہیں)

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا أَوْ قَالَ شَيْئًا ۔

ترجمہ :۔ صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات میں میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہنچا دینے کو میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اس کی وجہ سے تم تباہ ہو)

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبر سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں انتہٰی مختصراً۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي ۔

ترجمہ :۔ علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دھاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں لوٹ جانے کو اور آپ بھی انکے ساتھ کھڑے ہوئے پہنچا دینے کو پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ

زنانہ، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا اے عبداللہ بن امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس مخنث کا نام ہیت یا تہیب تھا یا مارتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کمیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے بعد اس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی ہیں نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بناوے یہ ملعون ہے انتہی مختصراً

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهُ مِنْ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوْهُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں نمودار ہوتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہو (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيْقِ

اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

عَنْ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهٖ قَالَتْ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَ اَكْفِيْهِ مُؤْنَتَهٗ وَاَسُوْسُهٗ وَاَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهٖ وَ اَعْلِفُهٗ وَاَسْتَقِي الْمَآءَ وَاَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَ اَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُ لِيْ جَارَاتٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهُوَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَّالنَّوٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهٗ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَ عَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُّكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ

ترجمہ:۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور انکے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی ان کے گھوڑے کو چرائی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی انکے اونٹ کے لئے اور چرائی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکاسکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکادیتیں اور وہ بڑی محبت کی باتیں عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا۔ ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لارہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھلانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کرلیں مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابوبکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انھوں نے مجھے آزاد کردیا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا بڑے کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں

بَابُ مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ

زنانہ، اجنبی عورتوں کے پاس نہ جائے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِيْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّيْ اَدُلُّكَ عَلٰى بِنْتِ غَيْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَآءِ عَلَيْكُمْ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک مخنث ان کے پاس تھا۔ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے تو اس نے ام سلمہ کے بھائی سے کہا اے عبداللہ بن امیہ اگر اللہ تعالیٰ نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتادوں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی موٹی ہے اور عرب موٹی عورتوں کو پسند کرتے تھے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مخنث کا نام ہیت یا تہیب تھا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتیں ان لوگوں میں داخل کر کے جو کیرے ہیں اور عورتوں سے غرض نہیں رکھتے بعد اس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو خلقی ہیں نامرد ہو اس پر کوئی عذاب نہیں کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتوں کی طرح اپنے تئیں بنا دے یہ ملعون ہے انتہی مختصراً

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثٌ فَكَانُوْا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهٖ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَاَةً قَالَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ بِاَرْبَعٍ وَاِذَا اَدْبَرَتْ اَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَرٰى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هٰهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوْهُ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں میں سے سمجھتیں جن کو عورتوں سے غرض نہیں ہوتی (اور قرآن میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بٹیں لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹیں نمودار ہوتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پہچانتا ہے (یعنی عورتوں کے حسن اور قبح کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آئے پھر اس سے پردہ کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ اِرْدَافِ الْمَرْأَةِ الْاَجْنَبِيَّةِ اِذَا اَعْيَتْ فِي الطَّرِيْقِ

اگر اجنبی عورت راہ میں تھک گئی ہو تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

عَنْ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مِنْ مَّالٍ وَّلَا مَمْلُوْكٍ وَّلَا شَيْءٍ غَيْرِ فَرَسِهٖ قَالَتْ فَكُنْتُ اَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَ اَكْفِيْهِ مُؤْنَتَهٗ وَاَسُوْسُهٗ وَاَدُقُّ النَّوٰى لِنَاضِحِهٖ وَ اَعْلِفُهٗ وَاَسْتَقِي الْمَاءَ وَ اَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَ اَعْجِنُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْسِنُ اَخْبِزُ فَكَانَ يَخْبِزُ لِيْ جَارَاتٌ لِّيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ اَنْقُلُ النَّوٰى مِنْ اَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِيْ اَقْطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاْسِيْ وَهُوَ عَلٰى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَّ النَّوٰى عَلٰى رَاْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْ اِخْ لِيَحْمِلَنِيْ خَلْفَهٗ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَ عَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَحَمْلُكِ النَّوٰى عَلٰى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُّكُوْبِكِ مَعَهٗ قَالَتْ حَتّٰى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَنِيْ

ترجمہ:۔ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے) اور انکے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی انکے اونٹ کے لئے اور چراتی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکاسکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا دیتیں اور وہ بڑی محبت کی باتیں عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی۔ اپنے سر پر اور وہ مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا۔ ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس انگل کا اور انگل چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپکے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھلانے کی بولی بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر لیں مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابوبکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انھوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ کام جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ وہ کام ہیں جو مروت اور حسن معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں

ہیں لیکن یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں اس کا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین لبطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا اور کبھی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اس کے فروخت کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چندیاں وغیرہ انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی ہوئی تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسماء ابوبکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھیں گویا آپ کے گھر والوں کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ كُنْتُ اَخْدِمُ الزُّبَيْرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خِدْمَتَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهٗ فَرَسٌ وَّكُنْتُ اَسُوْسُهٗ فَلَمْ يَكُنْ مِّنَ الْخِدْمَةِ شَیْءٌ اَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهٗ وَاَقُوْمُ عَلَيْهِ وَاَسُوْسُهٗ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَآءَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْیٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِیْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّیْ مَئُوْنَةً فَجَآءَنِیْ رَجُلٌ فَقَالَ يَآ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِیْ ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّیْ اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبٰی ذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَیَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَآءَ فَقَالَ يَآ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ فَقِيْرٌ اَرَدْتُّ اَنْ اَبِيْعَ فِیْ ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَالَكَ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا دَارِیْ فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَالَكِ اَنْ تَمْنَعِیْ رَجُلًا فَقِيْرًا يَّبِيْعُ فَكَانَ يَبِيْعُ اِلٰی اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَیَّ الزُّبَيْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَثَمَنُهَا فِیْ ...

+ [illegible]

ترجمہ:۔ اسماء سے روایت ہے میں زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر کے کام کرتی ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا اس کے لئے میں گھانس لاتی اس کی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھالی پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے میں دکان لگاؤں میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زبیر خفا ہوں تو ایسا کر جب زبیر موجود ہوں انکے سامنے مجھ سے کہو وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبداللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں چاہتا ہوں تمہاری دیوار کے سائے میں دوکان کروں میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی سماء کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوا دینے کے لئے) زبیر نے کہا اسماء تم کو کیا ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے روپیہ کمایا وہ لونڈی میں نے اس کے ہاتھ بیچ ڈالی جس وقت زبیر

میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے زبیر نے کہا یہ پیسے مجھ کو ہبہ کر دو میں نے کہا میں صدقہ دے چکی ہوں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ

تین۳ آدمی ہوں تو ان میں سے دو۲ چپکے چپکے سرگوشی کریں بغیر تیسرے کی رضا کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کے مرضی کے بغیر۔

فائدہ:۔ یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتداء اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو ان میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں (نووی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی نہ کریں تیسرے کو جدا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے کہ اس کو رنج ہو گا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ — ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى

علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ۔

تو جبرئیل علیہ السلام یہ دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے میں مدد چاہتا ہوں وہ تم کو اچھا کرے گا ہر بیماری سے تم کو شفا دے گا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے کی نظر سے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ مخالف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جاویں گے جو منتر نہیں کرتے اور دونوں حدیثوں میں کچھ مخالف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تعریف میں وہ منتر مراد ہے جو کافروں کا کلام ہو یا جس کے معنی معلوم نہ ہوں یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان میں ہو تو وہ منتر مراد ہے برا ہے اس لئے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان سے منتر کرنا منع نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال میں لیکن یہ قول مختار نہیں ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دیوے اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر میں تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہیں) جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو۔

فائدہ:۔ امام ابو عبداللہ مازری نے کہا جمہور علماء کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہیں نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اس کا اور ان کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہیں ہے اور شریعت میں وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بد نظر جس نے کی

ہو اس کے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاویں اس کو زمین پر نہ رکھیں وہ شخص اس میں سے ایک چلو پانی لے کر کلی کرے اسی پیالہ میں پھر منہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ میں پانی لیکر داہنا ہاتھ دھوئے پھر داہنے ہاتھ میں پانی لے کر بائیں کہنی دھوئے پھر داہنا پاؤں دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیوں اور ٹخنوں کے بیچ میں نہ دھوئے یہ سب اسی پیالہ میں اندر دھوئے پھر اپنی تہہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دھوئے اور بعضوں نے کہا اپنی شرم گاہ دھوئے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے اس کی تاثیر حدیث سے ثابت ہو اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اس پر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لئے ہے اور بعضوں کے نزدیک جبر نہ ہو گا قاضی عیاض نے کہا علیہ الرحمۃ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اس کو حکم کرے اپنے گھر میں رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اس کو دیوے کیونکہ اس کا ضرر لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں جانے سے زیادہ ہے انتہی مختصراً۔

بَابُ السِّحْرِ : باب جادو کے بیان میں

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعضوں نے اس کا انکار کیا ہو اور جو باتیں سحر سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سحر کا اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت میں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثیں ہیں اس باب میں مذکور ہیں ان سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہیں ہے۔ پھر اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں اس کا اثر اتنا ہی ہے کہ جوروں میں لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہو کہ اس کی بہت سی تاثیرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر میں یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لئے خرق عادت کرتے ہیں اور ولی ساحر میں یہ ہو کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اس کا سیکھنا اور سکھانا بھی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں اب اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اس کا اقرار کرے تو اس پر قصاص واجب ہو گا اور گواہوں سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا انتہی مختصراً۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جس کو لبید بن اعصم کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اے عائشہ تجھ کو معلوم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي أَرْوَانَ قَالَ وَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

ہوا اللہ جل جلالہٗ نے مجھ کو بتلا دیا جو میں نے اس سے پوچھا میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پاؤں کے پاس (وہ دونوں فرشتے تھے) جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو ہوا ہے اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اس نے کہا کاہے میں جادو کیا ہے وہ بولا کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بالے کے غلاف میں اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے میں حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابؓ کے ساتھ اس کنویں پر گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ قسم خدا کی اس کنویں کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کو جلا کیوں نہیں دیا (یعنی ؤہ جو بال وغیرہ نکلے) آپ نے فرمایا مجھ کو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

فائدہ:۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرات جانتے میں کر چکا اور بخاری کی روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیوں سے صحبت نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے ابھی صحت کی خدا سے دعا کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت میں ہے میں نے کہا یا حضرت اس جادوگر یہودی کو سزا دیجئے اور شہر سے نکلوا دیجئے آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو صحت دی اب میں کیوں فساد کھڑا کروں۔ اور شور و غل مچاؤں حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھ کر آپ کو جادوگر کہتے اور مشہور یوں ہے کہ جادوگر پر جادو نہیں چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا۔ تحفۃ الاخیار۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ أَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَخْرِجْهُ وَلَمْ تَقُلْ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ السَّمِّ : زہر کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت لیکر آئی آپ نے اس میں سے کھایا پھر وہ عورت آپ کے پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تھی آپ کا مار ڈالتا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دینے والا نہیں (کہ تو اس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اس کو قتل کریں یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تھا اس عورت پر اس سے بھی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اس زہر کا اثر آپ کے کوے میں پاتا۔

فائدہ:- یعنی نشان اس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تھا اس میں آپ کے کئی معجزے ہیں ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یہ بتا دیا کہ اس میں زہر ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہدیا یہ بھی معجزہ ہے یہ عورت مردود زینب بنت حارث مرحب کی بہن تھی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت کو بشر بن براء کے وارثوں کے سپرد کردیا وہ اسی زہر سے مرا تھا انھوں نے اس خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ : بیمار پر منتر پڑھنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

ترجمہ:- ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر پھیرتے پھر فرماتے اذہب لباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اے مالک لوگوں سے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو میں

وَاجْعَلْنِیْ مَعَ الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰی۔

نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا یا اللہ بخشدے مجھ کو اور مجھ کو بلند رفیق کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا (یعنے وفات پائی آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے پاس بلا لیا) انا للہ وانا الیہ راجعون)

عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِیْرٍ فِیْ حَدِیْثِ هُشَیْمٍ وَشُعْبَةَ مَسْحَهٗ بِیَدِهٖ قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ مَسْحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ وَقَالَ فِیْ عَقِبِ حَدِیْثِ یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنَحْوِهٖ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَادَ مَرِیْضًا یَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهٖ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو فرماتے تھے۔ اَذْهِبِ الْبَاْسَ اخیر تک۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَی الْمَرِیْضَ یَدْعُوْلَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَا لَهٗ وَقَالَ اَنْتَ الشَّافِیْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ وَجَرِیْرٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْقِیْ بِهٰذِهِ الرُّقْیَةِ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِكَ الشِّفَاءُ لَا کَاشِفَ لَهٗ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب لباس اخیر تک

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر پھونکتے پھر جب آپ بیمار

أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى ابْنِ أَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ

ہوئے اس بیماری میں جس سے وفات پائی تو میں آپ پر پھونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کو ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا دعا اور منتر پڑھ کر پھونکنا آہستہ سے درست ہے اور پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب رکھا ہے اس کو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں نے پھونکنے اور تھوکنے کا انکار کیا ہے لیکن مراد وہی پھونکنا ہے جس میں کچھ تھوک بھی نکلے اور آہستہ پھونکنے کے جواز پر اجماع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے اور پھونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا إِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ ...... ترجمہ وہی جو گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

نظر اور نملہ اور زہر کے لئے منتر کرنا مستحب ہے

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

ترجمہ:۔ اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لئے منتر کرنے کی (جیسے سانپ یا بچھو کے لئے)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربتہ

وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى سَقِيمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا۔

اَرضِنا برِیقۃِ بعضِنا یشفی بہ سقیمنا باذن ربنا (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

ترجمہ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے۔

عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ۔

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے منتر کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑ جاتے ہیں) اور نظر کے لئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثٍ۔

ترجمہ رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنگ (زہر) اور نملہ کے لئے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً۔

ترجمہ:۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی ہے اس کے لئے منتر کرو۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ۔

ترجمہ:۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی حزم کے لوگوں کو سانپ کے لئے منتر کرنے اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابی طالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے ہیں اسماء نے کہا نہیں ان کو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ کو

سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِيْ عَمْرٍو وَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِّنَّا عَقْرَبٌ وَّنَحْنُ جُلُوْسٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْقِيْ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لئے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھو نے کاٹا ہم اس وقت بیٹھے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں منتر کروں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے تو وہ پہنچاوے۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَرْقِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَمْ يَقُلْ اَرْقِيْ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِيْ خَالٌ يَّرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا منتر کرتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکے پہنچاوے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ - ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَّرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔

ترجمہ۔ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِ اَخْذِ الْاُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْاَذْكَارِ

قرآن یا دُعا سے منتر کرکے اُس پر اُجرت لینا درست ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِيْ مَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِّنْ اَحْيَآءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَّاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيْعًا مِّنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوْا لِيْ بِسَهْمٍ مَّعَكُمْ۔

ترجمہ:- ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور ان سے دعوت چاہی انھوں نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے ان کے سردار کو بچھو نے کاٹا تھا صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھ کو منتر آتا ہے پھر اس نے سورہ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہو گیا اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ میں نے کچھ منتر نہیں کیا ہے سوا سورہ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیسا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے لے اور ایک حصہ میرے لئے بھی اپنے ساتھ لگانا۔

عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کرکے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہو گیا۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيْمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيْكُمْ مِّنْ رَّاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهٗ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَّسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهٗ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَاْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ:- ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم میں سے کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح منتر جانتا ہے پھر اس نے منتر کیا سورہ فاتحہ کا وہ اچھا ہو گیا ان لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو دودھ پلایا ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اَقْسِمُوْا وَ اضْرِبُوْا بِسَهْمِيْ مَعَكُمْ۔

تھے وہ بولا میں نے تو سورۃ فاتحہ کا منتر کیا ہے میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاویں پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اس کی اجرت لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے اسی طرح قرآن سکھانے کے لئے اجرت لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور اسحق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ یہ ان کے خوش کرنے کے لئے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گذرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے تبرعاً اور مروۃً سب ساتھیوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَابُنُهٗ بِرُقْيَةٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اس عورت کیساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔

ترجمہ :- عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی برائی سے اس چیز کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ۔ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں!!

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- عثمان بن ابی العاص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَقِرَاءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّي۔

کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلَاثًا۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابِ التَّدَاوِي

ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے!

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالَى۔

ترجمہ:- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے ان متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانے کا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہو گا انتہیٰ الاہو انتہیٰ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

ترجمہ:- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا میں نہیں ٹھیروں گا جب تک تم پچھنی نہ لگاؤ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِيْ اَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِيْ خُرَاجًا بِهٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِيْ قَالَ جِرَاحٌ بِهٖ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِيْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِيْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيْبُنِيْ اَوْ يُصِيْبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِيْنِيْ وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاٰى تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ ....

ترجمہ :- عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا کہ زخم کا (یعنی قرحہ پڑ گیا تھا) جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آیا وہ بولا پچھنے والے کا کیا کام ہے جابر نے کہا میں اس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھ کو ستا دیں گی اور کپڑا لگے گا تو تکلیف ہو گی مجھ کو اور سخت گذرے گا مجھ پر جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی بہتر دوا ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا راوی نے کہا پھر پچھنے لگانے والا آیا اور پچھنے لگائے اس کو اس کی بیماری جاتی رہی۔

فائدہ :- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو ان کا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسہل ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصراً۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ

ترجمہ :- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابوطیبہ کو ان کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے (جن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کے وقت دوا کے لئے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت یا لڑکا نہ ملے)

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُبَيِّ بْنِ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کے پاس

كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ جابر کہتے ہیں کہ بھیجا اس نے ایک رگ کاٹ (یعنی فصد لی) پھر داغ دیا اس پر۔

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا .... ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى أَكْحَلِهِ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابی بن کعب کو احزاب کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کو تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے ان کا ہاتھ سوج گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

ترجمہ :- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بھی دوا ڈالی (یعنی ناس لی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ۔

ترجمہ :- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنی دبا لیتے تھے تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی)۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

ترجمہ :- عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ـــــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ ـــــــ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ ـــــــ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہوتا ہے اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ..... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوْكَةِ فَتَدْعُوْ بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهٗ فِيْ جَيْبِهَا وَتَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

ترجمہ:- اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يُذْكَرْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰـــــــــذَا ترجمہ وہی جو گزرا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ

ترجمہ:- رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اس کو ٹھنڈا کرو پانی سے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَـــــــــالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خُدَيْجٍ ..... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعض ملحد اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہیں دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤں دھلانے سے اور اطبا متفق ہیں اس امر پر کہ صفراوی بخار میں ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہے مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ سر پر برف رکھیں اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلا دیں۔ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب کہتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بیمار کے حلق کے نیچے سے اترتے ہیں اس کو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت میں ملحدوں کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوب طب سے ناواقف ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ

ترجمہ:- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

فَأَشَارَ أَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ....

وسلم کے منہ میں دوا ڈالی آپ کی بیماری میں آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دوا مت ڈالو ہم لوگوں نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہیں (تو اس پر عمل کرنا ضرور نہیں) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ یہاں موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپ کا حکم نہ مانا۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْغَرْنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

ترجمہ:۔ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تھیں انھوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا اور میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو میں نے دبایا تھا (انگلی سے) عذرہ کی بیماری میں (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گھانٹی سے تم لازم کر لو عود ہندی (کوٹ) کو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (پانجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب میں اس کا منہ لگانا فائدہ دیتا ہے۔

فائدہ:۔ عود ہندی کو عربی میں قسط کہتے ہیں اور ہندی میں اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر میں ہے کہ وہ تیسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے چھڑکنے سے اور سر درد کو اس کا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگوں نے ذات الجنب میں قسط دینے سے انکار کیا ہے ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ بلغمی ذات الجنب میں قسط مفید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور درد دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑھاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بھی قاتل ہے جب شہد میں ملا کر استعمال کیا جاوے اور جھائیں کو دور کر دیتا ہے اور سوا اس کے بہت سے فائدے ہیں انتہی مختصراً۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

ترجمہ:۔ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَاَخْبَرَتْنِي اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى ثَوْبِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا۔

بیماری سے انھوں نے اس کا حلق دبایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (انگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چڑھا کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو دھویا نہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ

ترجمہ :۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

فائدہ :۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ ـــــــ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ .... ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلَّا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ان کے گھر میں کوئی مر جاتا تو عورتیں جمع ہوتیں پھر چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم کرتیں ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ بھوسی یا آٹے کا کبھی اس میں شہد بھی ملاتے ہیں) پھر وہ پکتا اس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اس پر ڈالدیتیں پھر وہ کہتیں عورتوں سے کھاؤ اس کو کیونکہ میں نے سنا

يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ......

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهٖ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ۔

ترجمہ: ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد پلا دے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہو گئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد پلایا وہ اچھا ہو گیا۔

فائدہ: شہد میں بالخاصیت شفا ہے اور قرآن مجید میں اس کو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر اسہال مادی ہو تو اس کا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسی واسطے شہد پلانے سے دست بڑھ گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہو گئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اس لئے نہیں کہ حدیث کی تصدیق ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیبوں کو جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا مطلب صحیح بیان کریں گے (نووی مع زیادۃ)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ عَرِبَ بَطْنُهٗ فَقَالَ لَهٗ اسْقِهٖ عَسَلًا بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ الطَّاعُوْنِ وَالطِّيَرَةِ وَالْكِهَانَةِ

طاعون، بدفالی اور کہانت کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

ترجمہ: عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے انکے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارٌ مِنْهُ۔

سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمودار ہو تو مت نکلو بھاگ کر اس کے ڈر سے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا انگلیوں یا اور کہیں بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا بھی طاعون کو کہتے ہیں اور ہر وبا ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمودار ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون ہے نہیں اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمودار ہوئی تھی وہ طاعون تھی جس کو طاعون عمواس کہتے ہیں اور اس کا بیان مقدمہ کتاب میں گزرا اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں کے لئے رحمت اور شہادت ہے صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ جو طاعون میں صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بھاگے اللہ کی تقدیر پر بھروسا کر کے اس کو شہید کا ثواب ہے اور طاعون کے ڈر سے بھاگنا منع ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافروں کے مقابلہ سے بھاگے اور بعض لوگوں نے طاعون سے بھاگنا اور جہاں طاعون ہو وہاں جانا دونوں درست رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسیٰ اشعری اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہے کہ وہ طاعون سے بھاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سے بھاگو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہے اور رحمت ہے اور ان لوگوں نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سے ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ آنے والا آنے کی وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والا بھاگنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہ ایسے ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لئے اور بھاگنے والے کے لئے۔ مقیم کے لئے تو اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں نہ بھاگا اس وجہ سے ہلاک ہوا اور بھاگنے والے کے لئے اس وجہ سے کہ وہ کہے گا میں بھاگا اس وجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے بھاگنا دونوں منع ہیں اور حدیث میں یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لئے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی)

مترجم کہتا ہے طاعون یا وبا سے بھاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لئے کہ سبب موت کچھ طاعون میں منحصر نہیں ہے بلکہ موت کے اسباب اس قدر بیشمار ہیں کہ انسان ان سے بچ نہیں سکتا اور موت

تو انسان کی ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے کیونکہ حکماء نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پھر جو چیز ہماری ماہیت میں داخل ہے اس سے بھاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا کہدے اے محمد موت یا قتل سے بھاگنا کچھ فائدہ نہ دے گا اگر بالفرض بچے بھی تو چند روز اور جیئیں گے پھر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بھی دنیا میں رہیں پھر بھی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسی طرح ناگوار رہے گی اس لئے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے اور موت کے لئے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے۔

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِّنْ عِبَادِهِ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوَهُ

ترجمہ :- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعضے بندوں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِّنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا .... ترجمہ وہی جو گذرا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوْا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا۔

ترجمہ :- عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم اَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ

ترجمہ :- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہی جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہی کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جائے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمود ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ ... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَنْ مَنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ ......

ترجمہ :- حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے۔ مجھ کو خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یسار اور اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہونے کی تو وہاں مت جا میں نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی انھوں نے کہا عامر بن سعد سے میں ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ ہے عذاب کا جو اگلے دن لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں سے موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگو اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انھوں نے انکار نہیں کیا ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ ـــــ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ ـــــ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ

ترجمہ :- عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے (سرغ ایک قریہ

لَقِيَهُ أَهْلُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ
بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ
لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَ
هُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا
فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى
أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ
النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلَى هٰذِهِ
الْوَبَاءِ قَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي الْأَنْصَارَ
فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ
الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ
ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ
هٰهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ
فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا
نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلَى
هٰذَا الْوَبَاءِ قَالَ فَنَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصْبِحٌ عَلَى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ
فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ
خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلَى قَدَرِ اللّٰهِ
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ
عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى
جَدْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيبَةَ رَعَيْتَهَا
بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا
بِقَدَرِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ
حَاجَتِهِ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ

ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) ان سے ملاقات
کی اجناد کے لوگوں نے (اجناد مراد شام کے پانچ
شہر ہیں فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین
ابو عبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں نے اور ان
سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وبا نمود ہوئی ہے
حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین
کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے دونوں
قبلہ کی طرف نماز پڑھی) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے کہا میں نے ان کو بلایا حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ نے ان سے مشورہ لیا اور ان سے بیان کیا کہ شام
کے ملک میں وبا پھیلی ہے انھوں نے اختلاف کیا بعضوں
نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو اگلوں میں باقی
رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کا وبائی ملک میں
لے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر
کہا انصار کے لوگوں کو بلاؤ میں نے ان کو بلایا انھوں
نے مشورہ لیا ان سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے
اور انہی کی طرح اختلاف کیا حضرت عمر نے کہا اب
تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑھوں کو بلاؤ جو
فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں
میں نے ان کو بلایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف
نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب سمجھتے
ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیے اور وبا کے سامنے
ان کو نہ کیجئے آخر حضرت عمر نے منادی کروادی لوگوں
میں میں صبح کو اونٹ پہ سوار ہوں گا (اور مدینہ
لوٹوں گا) یہ سن کر صبح لوگ بھی سوار ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت
عمر نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی
کہتا تو میں اس کو سزا دیتا) اور حضرت عمر بُرا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰہَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثُمَّ انْصَرَفَ

جانتے تھے ان کا خوف کرتے کہ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک وادی میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹ کو سرسبز اور شاداب کنارے میں چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب میں چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا ایسا ہی میں بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہوتا ہے ادھر لیجاتا ہوں اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے انھوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کا شکر کیا (ان کی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے۔

فائدہ :۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا اور توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا وا آجائے اس وقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیا یا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ بلا ہوئی۔

عَنْ مَعْمَرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ مَالِکٍ وَّزَادَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ لَہٗ اَیْضًا اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّہٗ رَعَی الْجَدْبَۃَ وَتَرَکَ الْخَصْبَۃَ اَکُنْتَ مُعَجِّزَہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا فَسَارَ حَتّٰی اَتَی الْمَدِیْنَۃَ فَقَالَ ھٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ ھٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا کیا تو سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ میں چرائے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو اس پر الزام دے گا ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو چلو پھر وہ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے حضرت عمرؓ نے کہا یہ جگہ ہے یا منزل ہے اگر خدا چاہے

عَنِ ابْنِ شِہَابٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَہٗ وَلَمْ یَقُلْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَرَجَ اِلَی الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَہٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے۔ حضرت عمر شام کی طرف نکلے جب سرغ میں پہنچے ان کو خبر آئی شام میں وبا پھیلنے کی عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا پھیلی ہے تو وہاں مت جاؤ اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

جب کسی ملک میں وبا پھیلے اور تم وہیں ہو تم مت نکلو وہاں سے بھاگ کر یہ سن کر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمٰن بن عوف کی حدیث سن کر۔

بَابُ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ وَلَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ: بیماری لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہیں، اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن پھر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا۔

فائدہ:- نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں یہ ہے کہ بیمار اونٹوں کو تندرست کے پاس نہ لے جائیں ان دونوں حدیثوں میں جمع یوں کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث میں نفی کیا ہے اس سے مراد نفی ہے اس اعتقاد کی جو جاہلیت والوں کا تھا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کیساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل میں اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہے اس کو نہ کرنا چاہیئے اور بعضوں نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہے اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تھے یعنی نسی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجھتے تھے اور دونوں اعتقاد باطل اور غلط ہیں یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے انتہی مختصراً مع زیادہ۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَاصَفَرَ وَلَاهَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ....

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاصَفَرَ وَلَاهَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَیُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ كَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُهُمَا كِلَیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَمَتَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ لَاعَدْوٰی وَاَقَامَ عَلٰی اَنْ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِی ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی فَاَبٰی اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَایُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ فَمَارَاهُ الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ قُلْتُ اَبَیْتُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ كَانَ اَبُوْهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابوسلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس۔

ابوسلمہ نے کہا ابوہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے تھے پھر بعد اس کے انھوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ پر تو حارث بن ابی نے جو ابوہریرہ کے چچازاد بھائی تھے ان سے کہا اے ابوہریرہ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کیساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہیں لگتی ابوہریرہ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لادا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس میں ابوہریرہ غصے ہوئے انھوں نے حبش کی زبان میں کچھ کہا پھر حارث سے پوچھا تم سمجھتے ہو میں نے کیا کہا حارث نے کہا نہیں ابوہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان

قَالَ لَاعَدْوٰی فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَوْنَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ۔

کرنے کا ابوسلمہ نے کہا میرے عمر کی قسم ابوہریرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں پھر معلوم نہیں ابوہریرہ اس حدیث کو بھول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انھوں نے منسوخ سمجھا۔

فائدہ :۔ لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنی تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لئے حاصل مطلب لکھا گیا۔

نووی علیہ الرحمتہ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابوہریرہ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں پھر اس کے ثبوت میں کیا شک ہے انتہی۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَاعَدْوٰی یُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لَایُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاهَامَةَ وَلَانَوْءَ وَلَاصَفَرَ۔

ترجمہ :۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوا نہ صفر :۔ نو کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچھتر سے بارش سمجھتے ہیں اور بعضوں نے کہا نو سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اللہ کی مرضی اور حکم سے ہے تاروں کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَةَ وَلَاغُوْلَ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔

فائدہ :۔ جیسے عوام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیطان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے۔ اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لئے قبرستان میں اس قسم کی روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے اس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورت میں بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لاغول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہیں سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غولوں کا زور ہو تو اذان دو اور ابوایوب کی روایت میں ہے کہ میری کھجور کو غول آ کر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادہ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لَاعَدْوٰی وَلَاغُوْلَ وَلَاصَفَرَ

ترجمہ: جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَاعَدْوٰی لَاصَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یَذْکُرُ اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَھُمْ قَوْلَہٗ وَلَاصَفَرَ فَقَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ الصَّفَرُ اَلْبَطْنُ فَقِیْلَ لِجَابِرٍ کَیْفَ قَالَ کَانَ یُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ یُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُوالزُّبَیْرِ ھٰذَا الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغَوَّلُ

ترجمہ:۔ ابوالزبیر سے روایت ہے انھوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں۔ صفر کچھ نہیں۔ غول کچھ نہیں ابن جریج نے کہا میں نے ابوالزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولاسفر کی تفسیر کی ابوالزبیر نے کہا صفر پیٹ کو کہتے ہیں جابر سے کہا گیا کیونکہ انھوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی ابوزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے مسافر کو۔

بَابُ الطِّیَرَۃِ وَالْفَالِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْہِ الشُّؤْمُ

بدفال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاطِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم میں سے سنے

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَحَدِیْثِ عُقَیْلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا قَالَ مَعْمَرٌ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ اَلْکَلِمَۃُ الْحَسَنَۃُ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ

ترجمہ:۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَیُعْجِبُنِی الْفَالُ قِیْلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ اَلْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ .... ترجمہ وہی جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاعَدْوٰی وَلَاطِیَرَۃَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور بدشگونی کوئی چیز

فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا طِیَرَۃَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں۔

فائدہ :- شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس سے نفع یا ضرر ہوگا اور اس کی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہاں سالم کی آواز دے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاوے گا یا کوئی کام ہو اور راجد کا لفظ سنے یا لڑائی پر جاتا ہو اور فتح خاں کوئی شخص ملے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِی الدَّارِ وَالْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں عورت میں اور گھوڑے میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثَۃٍ الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِکٍ لَا یَذْکُرُ اَحَدٌ مِنْھُمْ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوٰی وَالطِّیَرَۃَ غَیْرُ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ .... ترجمہ وہی جو گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنْ یَّکُ مِنَ الشُّؤْمِ شَیْءٌ حَقٌّ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ

ترجمہ :- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَقُلْ حَقٌّ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ وَالْمَرْاَۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ فَفِی الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ ... ترجمہ سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ

ترجمہ :- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔

فائدہ : نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاک کا اسی طرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور

اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہو گی اور خطابی اور بہت علماء نے کہا کہ یہ بطور استثنا کی ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اس کو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہو کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق نالائق ہو انتہی مختصراً۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكِهَانَةِ وَإِتْيَانِ الْكُهَّانِ

کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ۔

ترجمہ:۔ معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ ہم نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

فائدہ:۔ قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے محبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ باتیں آسمان کی خبریں اڑا کر بتا دیتا اور قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہو گئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں اور پوشیدہ ہوتی ہیں بتلا دے دیے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہیں لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونوں کی قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے رو سے آئندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند میں بھی بتلاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کرتا ہے لیکن اکثر ان کی خبریں جھوٹ ہوتی ہیں اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہو اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علامات سے آئندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور ان کی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی)

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيْثِهِ ذِكْرُ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ

نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ. ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے کہا بعضے لوگ لکیریں کھینچتے ہیں آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

فائدہ:- اس کی ایک آدھ بات سچ ہو جاوے گی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اس پیغمبر کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی دریافت نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہیں ریت کو وہ ریت میں لکیریں کھینچتے۔ مترجم نے رمالوں کا امتحان لیا ہے اور ان کی باتیں سب غلط پائیں اس کی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ باقی نہ رہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے میں مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلوں پر اعتقاد رکھتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر التفات نہیں کرتے حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ بھی حاجت نہیں ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ وَيَزِيْدُ فِيْهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ۔

ترجمہ:- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتیں ہم سے نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتے ہیں آپ نے فرمایا یہ سچ بات جن اس کو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سو جھوٹ اس میں بڑھا دیتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُوْنُ حَقًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ وَلِيِّهٖ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

ترجمہ:- ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات ان کی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جس کو جن اڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لئے (اور دوسرا مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوْسٌ

ترجمہ:- عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا

لَیْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُمِیَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ إِذَا رُمِیَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّیْلَةَ رَجُلٌ عَظِیمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِیمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا یُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ التَّسْبِیحُ أَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ الَّذِینَ یَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَیُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَیَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى یَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَیَقْذِفُونَ إِلٰى أَوْلِیَائِهِمْ وَیُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ یَقْذِفُونَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ۔

اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا انھوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لئے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہیں اسی طرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے ان سے وہ خبر جن اڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آ کر سناتے ہیں فرشتے جب ان جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے ان کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِی رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِی حَدِیثِ الْأَوْزَاعِیِّ وَلٰكِنْ یَقْرِفُونَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ وَفِی حَدِیثِ یُونُسَ وَلٰكِنَّهُمْ یَرْقَوْنَ وَیَزِیدُونَ وَزَادَ فِی حَدِیثِ یُونُسَ وَقَالَ اللّٰهُ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَفِی حَدِیثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْأَوْزَاعِیُّ وَلٰكِنَّهُمْ یَقْرِفُونَ فِیهِ وَیَزِیدُونَ۔

ــــــ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ صَفِیَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِینَ لَیْلَةً۔

ترجمہ :۔ صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے وہ کہتی تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

فائدہ :۔ معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر

یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا ہمارے زمانے میں بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا تو انکار کرتے ہیں لیکن نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں خدا کی پھٹکار ان کی عقل پر۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْذُوْمِ وَنَحْوِهٖ

جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان!

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صلعم اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ

ترجمہ:۔ عمرو بن شرید سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے اس سے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے۔

فائدہ:۔ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے اور حضرت عمرؓ نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور ان کے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنے کی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعض علماء کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسی طرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنے سے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاوے گا (نووی مختصراً)

كِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا

سانپوں کے مارنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِقَتْلِ ذِى الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهٗ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيْبُ الْحَبَلَ

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری دار سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الْاَبْتَرِ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ۔

ترجمہ: ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ صلعم قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهٗ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ نُهِىَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالتے

ایک بار ابولبابہ بن عبدالمنذر یا زید بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ یَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَالْکِلَابَ اقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّہُمَا یَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحُبَالٰی قَالَ الزُّہْرِیُّ وَنُرٰی ذٰلِکَ مِنْ سُمَّیْہِمَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَا اَتْرُکُ حَیَّةً اَرَاہَا اِلَّا قَتَلْتُہَا فَبَیْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَیَّةً یَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ مَرَّ بِیْ زَیْدُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَوْ اَبُوْ لُبَابَةَ وَاَنَا اُطَارِدُہَا فَقَالَ مَہْلًا یَا عَبْدَ اللّٰہِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِہِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَہٰی عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونوں بینائی کھو دیتے ہیں۔ اور پیٹ والیوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا میں تو جو سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالتا ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گذرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انھوں نے کہا ٹھہر اے عبداللہ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰی رَاٰنِیْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَیْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّہٗ قَدْ نُہِیَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ وَفِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ اقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَلَمْ یَقُلْ ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ کَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِیَفْتَحَ لَہٗ بَابًا فِیْ دَارِہٖ یَسْتَقْرِبُ بِہٖ اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الْتَمِسُوْہُ فَاقْتُلُوْہُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَا تَقْتُلُوْہُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُیُوْتِ۔

ترجمہ:۔ نافع سے روایت ہے ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لئے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاویں اتنے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقْتُلُ الْحَیَّاتِ کُلَّہُنَّ حَتّٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ

ترجمہ:۔ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر سب سانپوں کو مار ڈالتے یہاں تک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے

تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل جنان البيوت فامسك۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اس دن سے عبد اللہ بن عمر نے موقوف کر دیا

عن نافع انه سمع ابا لبابة رضي الله تعالى عنه يخبر ابن عمر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان۔

ترجمہ:۔ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

عن ابي لبابة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي في البيوت۔

ترجمہ: ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

عن نافع ان ابا لبابة بن عبد المنذر الانصاري رضي الله تعالى عنه وكان مسكنه بقباء فانتقل الى المدينة فبينما عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه جالس معه يفتح خوخة له اذا هم بحية من عوامر البيوت فارادوا قتلها فقال ابو لبابة رضي الله تعالى عنه انه قد نهي عنهن يريد عوامر البيوت، وامر بقتل الابتر وذي الطفيتين وقيل هما اللذان يلتمعان البصر ويطرحان اولاد النساء۔

ترجمہ:۔ نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبد المنذر انصاری کا گھر قبا میں تھا وہ مدینہ چلے آئے ایک بار عبد اللہ بن عمر ان کے سامنے بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپوں میں سے لوگوں نے اس کو مارنا چاہا ابولبابہ نے کہا ان کے مارنے سے ممانعت ہے۔ یعنے گھر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔

عن نافع قال كان عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه يوما عند هدم له فراى وبيص جان فقال اتبعوا هذا الجان فاقتلوه قال ابو لبابة الانصاري رضي الله تعالى عنه اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان التي تكون في البيوت الا الابتر وذا الطفيتين فانهما اللذان يخطفان البصر ويتتبعان ما في بطون النساء

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اس کو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم بریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اس کی نظر میں یہ تاثیر ہے)

عن نافع ان ابا لبابة رضي الله تعالى عنه

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے ابولبابہ عبد اللہ بن عمر کے

مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَرْصُدُ حَیَّۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ۔

کے پاس گذرے وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے جیسا کہ آگے آوے گا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہے کہ جنوں کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ گھر کے سانپوں کو ہر شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیئے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیئے بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیئے اور بعض علماء نے کہا کہ گھر کے سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیئے اور ڈرانے کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اس عہد کی جو حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا مت دینا اور آئندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُھَا مِنْ فِیْہِ رَطْبَۃً اِذْ خَرَجَتْ عَلَیْنَا حَیَّۃٌ فَقَالَ اُقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا لِنَقْتُلَھَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَاھَا اللّٰہُ شَرَّکُمْ کَمَا وَقَاکُمْ شَرَّھَا۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت آپ پر سورۃ والمرسلات عرفا اتری تھی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے اتنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ نکل کر چل دیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو بچایا اس کے شر سے۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَیَّۃٍ بِمِنًی۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ کے مارنے کا منا میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّاَبِیْ مُعَاوِیَۃَ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰی ھِشَامِ بْنِ زُھْرَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّیْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُہٗ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلَاتَہٗ

ترجمہ:۔ ابو السائب سے روایت ہے جو غلام تھے ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا منتظر تھا نماز پڑھ چکنے کا اتنے میں کچھ حرکت کی آواز

فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَأْذِنُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِي أَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَأَهْوَى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا نَدْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ وَقُلْنَا لَهُ ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوا فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

آئی ان لکڑیوں میں جو گھر کے کونے میں رکھیں تھیں میں نے ادھر دیکھا تو ایک سانپ تھا میں دوڑا اس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کوٹھڑی دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا اس میں ایک جوان رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی نئی شادی ہوئی تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دوپہر کو آپ سے اجازت مانگتا اور گھر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتھیار لیکر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بنی قریظہ کا (جنھوں نے دغابازی کی تھی اور موقع دیکھکر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے) اس شخص نے اپنے ہتھیار لے لئے جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی جورو کو دیکھا دونوں پٹوں کے بیچ میں دروازے پر کھڑی ہے اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبھال اور اندر جاکر دیکھ تو معلوم ہوگا میں کیوں نکلی ہوں وہ جوان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی مارے ہوئے بچھونے پر بیٹھا ہے جوان نے اس پر نیزہ اٹھایا اور اسی نیزہ میں کونچ لیا پھر نکلا اور نیزہ گھر میں گاڑ دیا وہ سانپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے مرا پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جوان کو پھر جلا دے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لئے بخشش کی پھر فرمایا مدینہ میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر اگر تم سانپوں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گذرا) اگر تین دن کے بعد بھی نکلیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن ہیں یا شریر سانپ ہیں)

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا أَبُو السَّائِبِ قَالَ

دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ إِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَإِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْهَا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهِ ثَلٰثًا فَإِنْ ذَهَبَ وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمُ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ

.... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ تخت کے تلے میں نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عمر والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو تنگ کرو (یعنے یوں کہوں کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی) اگر وہ پھر نہ نکلے تو خیر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہے اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ أَسْلَمُوْا فَمَنْ رَأٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلٰثًا فَإِنْ بَدَا لَهٗ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهٗ شَيْطَانٌ

ترجمہ:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اس کو تین بار جتادے اگر وہ اس پر بھی نکلے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ

گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ۔

ترجمہ:۔ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَأْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا وَأُمُّ شَرِيْكٍ إِحْدٰى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيْبٌ مِّنْهُ۔

ترجمہ:۔ ام شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلعم أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔

ترجمہ۔ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویسق رکھا (یعنے چھوٹا فاسق)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ

ترجمہ:۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ

تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو فویسق کہا۔ حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الْاُوْلٰی فَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُوْنِ الثَّانِيَةِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری مار میں مارے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری مار میں مار ڈالے اس کو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيْرًا وَحْدَهٗ فَاِنَّ فِیْ حَدِيْثِهٖ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کو سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِيْنَ حَسَنَةً۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی بار میں جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اس کے لئے ستر نیکیاں لکھی جاوینگی

فائدہ:۔ نووی نے کہا گرگٹ جس کو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت میں جو سو نیکیوں کا ذکر ہے دوسری میں ستر کا تو ان میں تعارض نہیں ہے کس لئے کہ غرض حصر نہیں ہے یا یوں ہو کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یوں کہو کہ بعضوں کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضوں کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اس واسطے اس بدذات کے مارنے میں ثواب ہے۔

بَابُ النَّهْیِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ
چیونٹی کے مارنے کی ممانعت!

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے

قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَفِيْ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

کسی پیغمبر کو کاٹا انھوں نے حکم دیا چیونٹیوں کے کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا جو اللہ تعالیٰ کی پاکی بولتی تھی۔

فائدہ :۔ پھر اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو تباہ کرے اور ان کی ذیل میں دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاویں تو کیا بعید ہے۔

نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ہمارے مذہب میں چیونٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے ابن عباس کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑیا کو مارنے سے روایت کیا اس کو ابو داؤد نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبروں میں سے ایک درخت کے تلے اترے ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا انھوں نے حکم دیا چیونٹیوں کا چھتہ نکالا گیا پھر انھوں نے حکم دیا وہ جلایا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی (دوسروں کا کیا قصور تھا)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَاَمَرَ بِهَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَحْرِيْمِ قَتْلِ الْهِرَّةِ

بلی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ [illegible] سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ

ترجمہ :۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لئے عذاب ہوا اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی (قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہو گی اور اس قصور سے سزا اس کی

خَشَاشِ الْأَرْضِ۔ اور بڑھ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اس نے بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا نہ دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ ترجمہ وہی جو گذرا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی ہے جو گذر چکا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ۔ ترجمہ وہی جو گذرا

بَابُ فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا

جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اِشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جا رہا تھا اس کو بہت پیاس لگی ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر نکلا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کھا رہا ہے وہ شخص بولا اس کتے کا بھی حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہو گا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لیکر اوپر چڑھا وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخشدیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے آپ نے

فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنے ہر حیوان کی جو موذی نہ ہو)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ ـ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوے کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشدیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ ـ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا۔ ایک کنوے کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ

زمانے کو برا کہنے کی ممانعت!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ ابْنُ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ـ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ـ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنے زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنیوالا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَقُولُ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا ـ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کمبختی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کمبختی زمانے کی اس لئے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لاتا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کردونگا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے دہر کو یعنے زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہیں کرسکتا کرنے والا اللہ ہی ہے)

فائدہ:۔ نووی نے کہا یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اس کا سبب یہ ہے کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے یعنے تم جس کو مصیبتوں کا لانے والا اور دکھ پہنچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہیں رکھتا بلکہ فاعل اللہ ہے تو تمہارے گالی اللہ پر پڑے گی معاذاللہ۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ الْعِنَبِ كَرْمًا
انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

فائدہ:۔ عرب کے لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لئے خود انگور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے انگور کے لئے اس نام کے بولنے کی بھی ممانعت کردی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم میں سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے (اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذاللہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لئے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلعم قَالَ لَا تَقُوْلُوا الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم انگور کو اس لئے کرم مسلمان کا دل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صلعم

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ هُوَ الْمُسْلِمُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لئے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ إِنَّمَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبَلَةُ يَعْنِي الْعِنَبَ۔

ترجمہ۔ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنے انگور کو)

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ۔

ترجمہ۔ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)۔

بَابُ حُكْمِ إِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَالْمَوْلٰى وَالسَّيِّدِ

عبد یا اُمّہ یا مولیٰ یا سیّد، ان لفظوں کے بولنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ إِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امتہ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد میری جوان عورت۔

فائدہ:- دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں نہ کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں ایک تو غلام کو ممانعت اپنے آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے خالق، مالک اور اللہ ہی اور حدیث میں جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے رب کو جنے گی اس کا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ

شاذ نادر کہنے سے قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر مکروہ رکھا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لئے یعنے سعد بن معاذ کے واسطے اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولےٰ کے سولہ معنے ہیں دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لئے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تعظیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے انتہے مختصراً اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہیں پر سنت کے موافق نہیں اور ان ناموں میں ایک طرح کا کذب بھی ہے کس لئے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے وہ پائی نہیں جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہیں پس بہتر یہ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت نکلے یہ نام رکھے یا پیغمبروں کے نام رکھے جیسے موسیٰ عیسیٰ ابراہیم اور صالح اور لوط ہود وغیرہ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ فَکُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ فَتَایَ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ سَیِّدِیْ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لئے کہ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو البتہ یوں کہے میرا جوان اور نہ غلام یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ فَاِنَّ مَوْلَاکُمُ اللّٰهُ۔ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتوں میں نہیں ہے اور اس کا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولیٰ کا اطلاق سوا خدا کے اوروں پر آیا ہے۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ اسْقِ رَبَّکَ اَطْعِمْ رَبَّکَ وَضِّئْ رَبَّکَ وَقَالَ لَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ رَبِّیْ وَلْیَقُلْ سَیِّدِیْ مَوْلَایَ وَلَا یَقُلْ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ اَمَتِیْ وَلْیَقُلْ فَتَایَ فَتَاتِیْ غُلَامِیْ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا جوان عورت کہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ

یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے!

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ كُرَيْبٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لٰكِنْ۔

ترجمہ:۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنے پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا (خبیث اور پلید کا ذکر کا لقب ہے اور بہت کریہ لفظ ہے اس لئے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)

عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ اِسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيْبِ

مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةٌ تَمْشِيْ مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقًا مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند رہتی تھی اس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونوں عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو بتلایا۔

فائدہ:۔ اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مشک پاک ہے اور اس کا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی بیع ناجائز

ہے بالاجماع اور مشک اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کی جاوے وہ مردار ہے یا اس کا حکم مثل پچادر انڈے اور دودھ کے ہے اور اس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہن کر اپنے تئیں لمبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمائش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبودار گھاس دیا جاوے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اس کو نہ پھیرے اس لئے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ۔ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب دھونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس میں اور کچھ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو عود کے ساتھ ڈالتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح خوشبو لیتے۔

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهِ فَأَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ ثُمَّ أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهِ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ۔

ترجمہ:- عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک بیت پڑھی آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو بیتیں پڑھیں

عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ لَقَدْ كَانَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهٖ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

فائدہ:۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی الصلت کے شعروں کو پسند کیا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کیونکہ ان میں اقرار تھا توحید الٰہی کا اور اقرار تھا حشر کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں فحش مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا اور سننا جائز ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہے کہ بہت شعریں پڑھا کرے یا بہت شعریں یاد کرے لیکن قلیل میں کوئی قباحت نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے۔ ماسوا حق کے ہر ایک شے لغو ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم رہا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلَّا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيْهِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعریں بھرنے سے۔

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا ترجمہ:۔ سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے

فائدہ:- نووی نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن حدیث کیساتھ تھوڑی سی شعریں بھی یاد ہوں تو کچھ قباحت نہیں اس لئے کہ اس کا پیٹ شعر سے نہیں بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ رکھا ہے اگرچہ اس میں فحش نہ ہو اور اکثر کا یہ قول ہے کہ شعر مباح ہے اگر اس میں فحش نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اس کا عمدہ ہے اور برا برا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعریں سنی ہیں اور پڑھوائی ہیں اور حسان ثابت کو حکم دیا آپ نے مشرکوں کی ہجو میں شعریں کہنے کا اور آپ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سفر وغیرہ میں شعریں پڑھی ہیں اور خلفا اور صحابہ اور فضلائے سلف نے شعریں پڑھی ہیں اور کسی نے انکار نہیں کیا البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپ نے شیطان کہا وہ اس کے کفر کی وجہ سے ہوگا یا وہ رات دن شعر میں مصروف ہوگا یا اس کی شعریں بری ہوں گی۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا۔

ترجمہ:- ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں ایک شاعر سامنے آیا جو شعریں پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اس شیطان کو پکڑو اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے۔

بَابُ تَحْرِیْمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ

چوسر کھیلنا حرام ہے!

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِیْرٍ وَّدَمِہٖ۔

ترجمہ- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگے۔

فائدہ:- معاذ اللہ چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور شطرنج ہمارے مذہب میں مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین سے اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا انہوں نے اس کو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے مترجم کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع

کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اس کو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

کِتَابُ الرُّؤْیَا

کتاب خواب کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اُعْرٰی مِنْھَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ حَتّٰی لَقِیْتُ اَبَا قَتَادَۃَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ حُلُمًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ ....

ترجمہ:۔ ابوسلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہاں تک کہ میں ابوقتادہ سے ملا ان سے بیان کیا انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے پھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِھِمْ قَوْلَ اَبِیْ سَلَمَۃَ کُنْتُ اَرَی الرُّؤْیَا اُعْرٰی مِنْھَا غَیْرَ اَنِّیْ لَا اُزَمَّلُ ....

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا اُعْرٰی مِنْھَا وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ حِیْنَ یَھُبُّ مِنْ نَوْمِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .... ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ شَیْئًا یَکْرَھُہٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْیَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّھَا فَاِنَّھَا لَنْ تَضُرَّہٗ فَقَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا اَثْقَلَ عَلَیَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا ھُوَ اِلَّا سَمِعْتُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ فَمَا اُبَالِیْھَا .... ترجمہ وہی جو گذرا۔ ابوسلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پرواہ نہ رہی۔

عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ الثَّقَفِیِّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَاِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَابْنِ نُمَیْرٍ قَوْلُ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَابْنِ نُمَیْرٍ قَوْلُ اَبِیْ سَلَمَۃَ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِیْ رِوَایَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ فَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ ترجمہ وہی جو اوپر

کذا، ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھوتھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا السُّوْءُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَمَنْ رَاٰی رُؤْیَا فَکَرِہَ مِنْھَا شَیْئًا فَلْیَنْفُثْ عَنْ یَسَارِہٖ وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ لَا تَضُرُّہٗ وَلَا یُخْبِرْ بِھَا اَحَدًا فَاِنْ رَاٰی رُؤْیَا حَسَنَۃً فَلْیَبْشِرْ وَلَا یُخْبِرْ اِلَّا مَنْ یُحِبُّ ....

ترجمہ:۔ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور شیطان کی طرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اب وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

فائدہ:۔ تاکہ عمدہ تعبیر دے دے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دے گا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع ہو یا بیکار رنج ہو۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا تُمْرِضُنِیْ قَالَ فَلَقِیْتُ اَبَا قَتَادَۃَ فَقَالَ وَاَنَا اِنْ کُنْتُ لَاَرَی الرُّؤْیَا فَتُمْرِضُنِیْ حَتّٰی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنَ اللّٰہِ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یُحِبُّ فَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اِلَّا مَنْ یُحِبُّ وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَہُ فَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّھَا وَلَا یُحَدِّثْ بِھَا اَحَدًا فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ

ترجمہ:۔ حضرت ابو سلمہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہ سے ملا انھوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان نہ کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہو گا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَھُھَا فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِہٖ ثَلَاثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِہِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْہِ

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہو (یعنی دن رات برابر ہوں یا جب قیامت قریب آجاوے گی) تو مسلمان کا خواب جھوٹ نہ ہو گا اور تم میں

خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ فَاِنْ رَّاٰى اَحَدُكُمْ مَّا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ ....

[illegible] سچا خواب اسی کا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتوں میں اور مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب جو خوشخبری ہے اللہ کی طرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کی طرف سے ہے تیسرے وہ خواب جو اپنے دل کا خیال ہو پھر جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے اور میں خواب میں بیڑیاں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتا ہوں اور گلہ میں طوق برا سمجھتا ہوں۔ ایوب نے کہا میں نہیں جانتا یہ کلام حدیث میں داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے۔

فائدہ:- امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتوں میں پینتالیس حصوں کا ذکر ہے بعض ستر میں کا بعض میں چھیالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں انچاس کا بعض میں پچاس کا بعض میں چھبیس کا بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو اس کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لئے بہتر ہے کہ اس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے۔ اور طوق جہنمیوں کی صفت ہے انتہی مختصراً۔

عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا مجھ کو بیڑی دیکھنا پسند ہے اور طوق کو مکروہ جانتا ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہؓ پر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ ...... ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کچھ کمی بیشی ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ ترجمہ:- عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُوْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّۃِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

ترجمہ: انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ یَرَاھَا اَوْ تُرٰی لَہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْھِرٍ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ مِنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مقرر اس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

فائدہ:۔ ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے ہیں مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک فنا ہو گیا بلکہ احادیث سے اس کی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے

اس حالت پر جب آپ کو مطابق آپ کے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ مجال نہیں کہ آپ کی صورت پر بنے اس لئے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بن کر جھوٹ کہہ دیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہو جاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالیٰ کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

عَنْ اَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَةِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جاگتے میں دیکھے گا۔ یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا۔

فائدہ:۔ مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کے زمانے میں تھے یعنے جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجھکو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجھ سے ملے گا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اس لئے کہ آخرت میں آپ کو سب مسلمان دیکھیں گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کیساتھ جو اوروں کو نہ ہوگا مجھے دیکھے گا۔

عَنِ ابْنِ اَخِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْهِمَا سَوَاءً مِّثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِهٖ فِی الْمَنَامِ۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب میں اس سے کھیلتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَشَبَّهَ بِیْ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت بنے۔

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَآءَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَمْتُ اَنَّ

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور

رَأْسِي قُطِعَ فَأَنَا أَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ۔

کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھ سے کھیل کرتا ہے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

فائدہ:۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یوں کہتے ہیں کہ اس کی حکومت یا دولت میں خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرض دار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوفزدہ دیکھے تو بے خوف ہوگا واللہ اعلم بالصواب۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ أَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں جابر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس سے کھیلے خواب میں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ إِذَا لُعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ۔

ترجمہ:۔ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ذکر نہ کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ

ترجمہ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ اس کو اپنی لپوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی

بِهٖ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهٖ رَجُلٌ فَانْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ وُصِلَ لَهٗ فَعَلَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُرْهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِيْ يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهٗ وَلِيْنُهٗ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِيْ اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهٖ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُوْ بِهٖ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهٖ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهٖ ثُمَّ يُوْصَلُ لَهٗ فَيَعْلُوْ بِهٖ فَاَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ بَعْضًا وَّاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ مَا الَّذِيْ اَخْطَاْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔

لٹکی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھاما وہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما وہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھاما تو وہ ٹوٹ گئی پھر جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پہ قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہنے دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن یاد ہے اور بعضوں کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھتا جاوے گا پھر اور ایک شخص تھامے گا اور اس کا بھی یہی حال ہوگا پھر ایک شخص تھامے گا تو کچھ خلل پڑے گا لیکن وہ آخر خلل مٹ جاوے گا اور وہ بھی چڑھ جاوے گا اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ میں نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا اور ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجئے میں نے کیا غلطی کی آپ نے فرمایا غلطی مت کر۔ قسم مت کھا۔

فائدہ:۔ اور غلطی بیان نہیں کی کس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علماء نے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر میں غلطی بیان نہیں کی بلکہ ان کی غلطی یہی تھی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہیں کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح ہے کس لئے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت میں تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گھی اور شہد سے انہوں نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد کہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گھی مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت میں انہوں نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہیں ہوا بلکہ حضرت عثمان جبراً خلافت سے اتارے گئے اور قتل ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو جوڑا۔ اور ابوبکر نے قسم کھائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اسی وقت ضرور ہے جب اس

میں کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے میں کوئی مفسدہ ہو گا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تھی (نووی مختصراً)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ۔

ترجمہ: ۔ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا أَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

ترجمہ۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے میں اس کی تعبیر کروں گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر

بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔

ترجمہ: ۔انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سوتا آدمی دیکھتا ہے۔ جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہو گا اور آخرت میں نیک انجام ہو گا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے۔

فائدہ: ۔آپ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی بلندی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا

ترجمہ۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک

فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

مانگی ایک ان میں بڑا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ۔

ترجمہ:۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کھجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یمامہ اور ہجرت کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے اور میں نے اپنی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلی احد کے دن پھر میں نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی آگے سے اچھی اس کی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت قائم ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور میں نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کاٹی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے (یعنے یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ لوگ تھے مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

فائدہ: یمامہ اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں۔ وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کے خواب سچ ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف سچ ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور تعین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں اور نہ ان پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور اسی وجہ سے اس کا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد اپنے

شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ أَتَعَدّٰى أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا أُرِيتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

خلافت مجھ کو دیں تو میں ان کی پیروی کرتا ہوں مسلیمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپکے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ مسلیمہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے مسلیمہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہو گیا) اور مقرر میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھلایا گیا اور یہ ثابت تجھ کو میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ وہاں سے چلے گئے ابن عباس نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب میں تجھے دکھلایا گیا ابوہریرہ نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ سے سونے کے دو کنگن دیکھے وہ مجھ کو برے معلوم ہوئے خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک دے میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے میں نے ان کی تعبیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا عنسی صنعا والا اور دوسرا یمامہ والا۔

فائدہ :۔ صنعا یمن میں ایک شہر ہے وہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنے ابوالاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوی کرتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کا منکر نہ تھا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور یمامہ عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسلیمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوی کرتا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی دعوت کا منکر نہ تھا۔ لیکن وہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی خلافت میں وحشی کے ہاتھ سے مارا گیا حضرت کو خواب میں خدائے تعالیٰ نے فتح اسلام دکھادی صرف ان دو   مردود ہوا تھا۔ سو خدائے تعالیٰ نے ان کو بھی برباد کیا معلوم ہوا کہ اگر مرد ہاتھ میں کنگن دیکھے خواب میں اس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کا زیور اگر مرد خواب میں دیکھے پہنے ہوئے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے میں دیکھنا دلیل ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤں میں گجرے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا ؛

میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھاری لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونکنے کا میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے بیچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا

ترجمہ:۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے ؛

تمت

ان حضرات نے اس بابرکت کتاب کی صحت و تکمیل میں حصہ لیا ہے!

۱۔ مولینا الحافظ ابو محمد عبد الجبار صاحب. متعلم مدرسہ دار السلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی
۲۔ مولینا الحافظ ابو محمد عبد الرحمٰن السلفی. نائب ناظم مدرسہ دار السلام کراچی
۳۔ مولانا الحافظ محمد انیس الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ دار السلام کراچی
۴۔ مولانا الحافظ الحاج القاری عبد الحکم کرم الجلیلی مدرس مدرسہ دار السلام کراچی
۵۔ مولانا الحافظ الحاج ابو محمد عبد الواحد صاحب مدرس مدرسہ دار الکتاب و السنہ صدر دہلی حال کراچی
۶۔ مولانا الحافظ الحاج ابو عمار عبد القہار صاحب مدرس مدرسہ دار السلام۔ کراچی
۷۔ مولانا الحافظ الحاج عبد الغفار السلفی۔ مدرس مدرسہ دار السلام و امام محمدی مسجد۔ و سکریٹری محمدی مسجد۔ و صدر محرر دار الامارت۔ و نائب مفتی محکمۃ القضاء الاسلامیہ۔

عبدہُ المذنب محمد شعیب السلفی
ناظم مکتبہ شعیب۔ برنس روڈ۔ کراچی